

# پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ  
کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2015ء



بینک دولت پاکستان

## سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر و چیئرمین	جناب اشرف محمود و تھرا
سیکرٹری فنانس ڈویژن	ڈاکٹر وقار مسعود خان
رکن	جناب محمود مائٹوی والا
رکن	جناب ایم نواز ٹوانہ
رکن	جناب اسکندر محمد خان
رکن	خواجہ اقبال حسن
رکن	جناب محمد ہدایت اللہ
رکن	جناب ظفر مسعود
کارپوریٹ سیکرٹری	محترمہ سحر بابر



## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان  
کراچی  
16 جولائی 2015ء

محترم چیئرمین صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2014-15ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(اشرف محمود و قہرا)  
گورنر

میاں رضا ربانی  
چیئرمین  
سینیٹ  
اسلام آباد

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان  
کراچی  
16 جولائی 2015ء

محترم اسپیکر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2014-15ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(اشرف محمود دھڑا)  
گورنر

سردار ایاز صادق  
اسپیکر  
قومی اسمبلی  
اسلام آباد

## اظہارِ تشکر

منتظم مطبوعہ

محمود الحسن خان

تجزیہ

اسما خالد (بیرونی شعبہ)، امتیاز حسین (زراعت)، محمود الحسن خان (زری شعبہ)، محمد اکمل (خدمات)، محمد فاروق عاربی (مالیاتی شعبہ)، محمد ادریس (سرکاری قرضہ)، محمد شکیل اکبر (مالیاتی سرگرمیاں)، نانکھ ارم (تجارت)، صباحت (بڑے پیمانے کی اشیا سازی)، سید محمد طارق (گرانی، مالیاتی اخراجات)، سید ساجد علی (حقیقی پیداوار کا شعبہ)، سید ذوالقرنین حسین (زری مجموعے اور نجی شعبے کا قرضہ) اور وسیم فضل الرحمن (ادائیگیوں کا توازن)۔

جائزہ پینل

اندرونی مطبوعات جائزہ کمیٹی  
ریاض ریاض الدین، قاسم نواز، محمد اشرف خان، سید عرفان علی، سید شمر  
حسین، محمد علی ملک، ڈاکٹر فاروق پاشا اور ڈاکٹر آصف علی

مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز  
ظفر مسعود (چیئرمین) اور محمد ہدایت اللہ (رکن)  
کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ قابل قدر مشورے فراہم کرنے پر شعبہ ہائے زری پالیسی، تحقیق اور شماریات کا شکر گزار ہے۔

تبصرے اور سوالات کے لیے: [quarterly.report@sbp.org.pk](mailto:quarterly.report@sbp.org.pk)

ترجمہ طیم

نگراں

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی  
منصور احمد

تزئین و آرائش

ذیشان سلیمان

## فہرست

1	1	عمومی جائزہ	1
9	2	حقیقی پیداوار کا شعبہ	2
9	2.1	عمومی جائزہ	2.1
10	2.2	زراعت	2.2
13	2.3	صنعت	2.3
17	2.4	خدمات	2.4
19	3	زری پالیسی و گرانہ	3
19	3.1	عمومی جائزہ	3.1
21	3.2	زری مجموعوں میں پیش رفت	3.2
22	3.2.1	خالص بیرونی اثاثے	3.2.1
22	3.2.2	خالص ملکی اثاثے	3.2.2
25	3.3	نہجی شعبے کا قرضہ	3.3
28	3.4	گرانہ	3.4
33	4	مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	4
33	4.1	مالیاتی کارروائیاں	4.1
34	4.2	محاصل	4.2
35	4.3	اخراجات	4.3
37	4.4	صوبائی مالیاتی سرگرمیاں	4.4
38	4.5	سرکاری قرضہ	4.5

43	بیرونی شعبہ	5-
43	5.1 عمومی جائزہ	
45	5.2 جاری کھاتہ	
47	5.3 سرمایہ و مالی کھاتہ	
48	5.4 شرح مبادلہ	
48	5.5 تجارتی کھاتہ	
57	5.6 امکانات	
59	ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح	
63	فہرست اصطلاحات	

# 1 عمومی جائزہ

مالی سال کے ابتدائی مہینوں کے دوران مشکلات کے باوجود مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی کا اختتام ملک کے معاشی ماحول میں نمایاں بہتری پر ہوا۔ بیرونی شعبہ، جو پاکستانی معیشت کا کمزور ترین جز رہا ہے، خاصا بہتر ہو گیا: (الف) کارکنوں کی ترسیلات زر کی بھرپور نمو، اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت زیادہ رقم کی آمد اور تیل کی قیمتوں میں یکدم کمی سے فائدہ جاری کھاتے کو فائدہ ہوا اور مرس 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں نمایاں فاضل درج کیا گیا<sup>1</sup>، اور (ب) اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر ایک سال پہلے کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ ہو گئے جو ملک کے تین ماہ کے درآمدی بل کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔

نتیجتاً شرح مبادلہ کے استحکام اور بین الاقوامی نرخوں میں کمی کا فائدہ ملکی صارفین کو منتقل کرنے کے حکومتی فیصلے اور محتاط زرعی انتظام کی بنا پر نہ صرف سال بسال گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) ایک عشرے کی پست ترین سطح پر آگئی بلکہ گرانی کی توقعات بھی کم ہوئیں جیسا کہ آئی بی اے اسٹیٹ بینک اعتماد صارف سروے سے ظاہر ہے۔<sup>2</sup> میزانی خسارے کی مالکاری کے اسٹیٹ بینک سے ہٹنے کے عمل نے بھی پست گرانی کا ماحول پیدا کرنے میں کردار ادا کیا ہوگا۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ آئی ایم ایف پروگرام کے تحت طے شدہ اصلاحات کا عمل صحیح راستے پر گامزن ہے اور آخر مارچ 2015ء کے تمام مقداری (کارکردگی) کے اہداف پورے کر لیے گئے۔ حقیقی جی ڈی پی نمو 4.24 فیصد ہے، جو ہدف سے کم ہے لیکن پچھلے سات سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ حال ہی میں موڈیز انویسٹر سروس نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ ایک درجہ بڑھادی ہے اور اسے مستحکم منظر نامہ دیا ہے۔

ان بہتر حالات کی بنا پر پالیسی سازوں کی توجہ استحکام سے بتدریج معاشی نمو کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے زری نرمی شروع کر دی ہے اور اپنا پالیسی ریٹ تاریخ کی پست ترین سطح پر لے آیا ہے تاکہ معاشی سرگرمی کو تحریک ملے۔<sup>3</sup> حکومت نے ترقیاتی منصوبوں پر اپنا خرچ بھی بڑھا دیا ہے جو بلا واسطہ اور بالواسطہ طور پر معاشی نمو کو بڑھانے میں کردار ادا کر رہا ہے۔ سرمایہ کاری کو، جو حالیہ برسوں میں معاشی نمو کے حوالے سے تشویش کا باعث رہی ہے، زری نرمی اور چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت مجوزہ سرمایہ کاری سے فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔

1 یہ ایک دہائی میں دوسرا موقع ہے جب سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے میں فاضل درج کیا گیا، پہلا موقع مرس 11ء کی چوتھی سہ ماہی میں آیا تھا۔

2 مارچ 2015ء میں آئی بی اے ایس بی پی کے اعتماد صارف سروے سے اگلے چھ ماہ کی پست گرانی کی توقعات ظاہر ہوتی ہیں (تفصیلات کے لیے دیکھیے تیسرا باب)۔

3 مجموعی طور پر اسٹیٹ بینک نے آخر مئی 2015ء تک مسلسل چار زری پالیسی اعلانات میں شرح سود کو ریڈو کی بلانی حد میں 300 بی بی ایس کی کمی کر کے اسے 7.0 فیصد کر دیا۔

اہم معاشی اظہاریوں میں نمایاں بہتری کے باوجود طویل عرصے سے موجود بعض ساختی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے جو مختلف شعبوں کی کارکردگی کو متاثر کرتے رہے ہیں۔ سب سے بڑھ کر آمدات، جو ملک کے لیے زرمبادلہ لانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہوتی ہیں، حالیہ ماضی میں جمود کا شکار رہی ہیں اور جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران کم ہوئیں۔ دوم، چونکہ غیر قرضہ جاتی رقوم کی آمد کم رہی اس لیے ملک کو جاری کھاتے کا خسارہ پورا کرنے اور زرمبادلہ کے سیال ذخائر بڑھانے کے لیے قرضوں کی آمد پر انحصار کرنا پڑا۔ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اگرچہ پچھلے سال کی سطح پر رہی تاہم منافع منقسمہ کی مد میں رقوم کے اخراج کے مقابلے پر نہ آسکی۔

سوم، ٹیکس وصولیوں کی معتدل نمو بدستور مشکل رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹیکس محاصل کی پست نمو اور غیر صوابدیدی خرچ کے بڑے حصے نے نمو کو بڑھانے کے لیے مالیاتی گنجائش سکڑ دی۔ آخراً، اداروں کے درمیان قابل وصولی رقوم کا معاملہ شعبہ توانائی کے موثر طور پر کام کرنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ بنا رہا۔

#### 1.1 معاشی جائزہ

قومی آمدنی کے حسابات کے عبوری تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 15ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 4.24 فیصد بڑھ گئی (جدول 1.1)۔ اگرچہ م س 08ء سے اب تک یہ بلند ترین شرح تھی تاہم سال کے 5.1 فیصد ہدف سے کم رہی کیونکہ معاشی سرگرمی کی راہ میں حائل بیشتر رکاوٹیں قائم رہیں۔ 4 م س 15ء کے دوران شعبہ زراعت میں م س 14ء کی شرح 2.7 فیصد کے مقابلے میں کسی قدر بلند نمو (2.9 فیصد) درج کی گئی۔ اس کی بنیادی وجہ گھ بانی<sup>5</sup> کی بھرپور نمو تھی جبکہ فصلوں کا شعبہ صرف 1.0 فیصد بڑھ سکا۔ چاول اور کپاس کے سوا کوئی اہم فصل گذشتہ سال جیسی کارکردگی بھی نہ دکھاسکی، چہ جائیکہ سال کا ہدف حاصل کرتی۔ م س 15ء میں اہم فصلوں کی نموصرف 0.3 فیصد ہوئی جبکہ پچھلے برس 8.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ جو عوامل رکاوٹ بنے ان میں خریف کے دوران موسلا دھار بارشیں (پنجاب کے بعض علاقوں میں سیلاب) اور ربیع کے دوران طویل عرصے تک کم درجہ حرارت شامل ہیں۔<sup>6</sup>

کمزور فصلوں (جیسے گنا) کے ذیلی اثرات شعبہ اشیا سازی میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔<sup>7</sup> اس کے علاوہ پست بیرونی طلب توانائی کی مسلسل قلت (ماسوائے کم شدید ہونے کے) نے دوران سال اشیا سازی کو نقصان پہنچایا۔ جولائی تا مارچ م س 15ء میں بڑے پیمانے پر اشیا سازی (LSM) صرف 2.5 فیصد نمو پاسکی جبکہ سال کا ہدف 7.0 فیصد تھا اور پچھلے سال کی اسی مدت میں 4.6 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 1.1)۔

بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے اندر گاڑیوں اور تعمیرات سے منسلک صنعتوں نے گذشتہ برس سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اوّل الذکر کو نئے

4 سالانہ منصوبہ م س 15ء میں توانائی کی بہتر فراہمی، سرمایہ کاری میں نمایاں اضافے، سیاسی استحکام اور موسم کے سازگار حالات کو متصور کیا گیا تھا۔ سال کے دوران ان میں سے کسی عنصر میں بھی نمایاں بہتری نہیں آئی جس سے معاشی نمو محدود ہوئی رہی۔

5 گلہ بانی کی قدر اضافی مجموعی اضافہ قدر (GVA) میں درمیانی صرف کو منہا کر کے نکالا جاتا ہے۔ فرق پیدا کرنے والا عامل درمیانی صرف (سب سے بڑھ کر چارہ) ہے جو براہ راست فصلوں کے شعبے کی کارکردگی سے جڑی ہوئی ہے۔ م س 15ء میں درمیانی صرف فقط 0.8 فیصد بڑھی جبکہ م س 14ء میں اس کی نمو 6.0 فیصد تھی جس سے گلہ بانی کے شعبے کی نمو بڑھ گئی۔

6 یہ بات قابل ذکر ہے کہ قارم کی آمدنی میں یکدم کمی درج کی گئی ہوگی کیونکہ سال کے دوران چاول اور کپاس دونوں کی قیمتیں گر گئیں۔

7 جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران چینی کے شعبے میں 6.1 فیصد کی سال ب سال کی درج کی گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں دوہندسی نمو تھی۔



جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے			
جولائی تا مارچ م 15ء	جولائی تا مارچ م 14ء	م 15ء	جولائی تا مارچ م 15ء
شرح نمو (فیصد)			
4.6	7.0	2.5	بڑے پیمانے پر اشیا سازی الف
8.1	8.0	5.1	صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) الف
10.0	دستیاب نہیں	5.5	نئی شعبے کا قرضہ ب
5.9	دستیاب نہیں	5.7	رسد زر (زر 2) ب
5.9	5.8	-6.0	برآمدات (کسٹم) الف
0.8	6.2	2.8	درآمدات (کسٹم) الف
1574.8	2,605*	1775.1	ٹیکس بحاصل - ایف بی آر ارب روپے ج
1.1	دستیاب نہیں	-3.1	شرح مبادلہ (+ اضافہ - کمی فیصد) ب
ارب ڈالر			
5.4	دستیاب نہیں	11.6	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (آخر مدت) ب
11.6	16.7	13.3	کارکنوں کی ترسیلات زر ب
0.7	4.3	0.7	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ب
-2.7	-2.8	-1.6	جاری کھاتے کا توازن ب
فیصد بی ڈی پی <sup>1</sup>			
-3.9	-5.1	-3.8	مالیاتی توازن <sup>2</sup>
سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں مندرجہ حکومت کے مقرر کردہ اہداف -			
* ایف بی آر کا اصل ہدف 2810 ارب روپے تھا جو نظر ثانی کر کے 2605 ارب روپے کر دیا گیا۔			
1 سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں بیان کردہ پورے سال کے بی ڈی پی تخمینوں پر مبنی۔			
ماخذ: الف - پاکستان دفتر شماریات؛ ب - بینک دولت پاکستان؛ ج - وفاقی بورڈ آف ریونیو؛ د - وزارت خزانہ۔			

کار ماڈلز اور پنجاب حکومت کی اپنا روزگار اسکیم سے بہت فائدہ پہنچا جبکہ موخر الذکر نے تعمیرات کی بھرپور سرگرمیوں کی وجہ سے نمو پائی۔ شعبہ تعمیرات نے گزشتہ سال کے 7.2 فیصد کے بعد م 15ء میں 7.0 فیصد نمو حاصل کی۔ چونکہ اس شعبے کے عقبی اور امانی (backward and forward) روابط مضبوط ہیں اس لیے تعمیرات کی بھرپور سرگرمی معیشت کے لیے نیک سگن ہے۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں (زراعت اور صنعت) کی پست نمو کے باوجود خدمات کا شعبہ م 15ء کے دوران 5.0 فیصد نمو حاصل کرنے میں کامیاب رہا جو پچھلے سال کی 4.4 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔<sup>8</sup> اس کی تحریک عمومی حکومتی خدمات سے آئی جو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافے کی عکاس ہے۔ ایک اور بڑا ہوا مالیات اور بیمہ کے شعبے کی بھرپور نمو سے ملا جس کی وجہ حکومتی تسکات میں مالی اداروں کی سرمایہ کاری تھی۔

م 14ء کی طرح کمرشل بینک دوران سال اپنی رقوم خطرے سے پاک حکومتی تسکات کی طرف منتقل کرتے رہے۔ مطلق لحاظ سے سال کے پہلے نو ماہ کے دوران 12 کھرب روپے کے اضافے کی بنا پر حکومتی تسکات میں کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری آخر مارچ 2015ء تک 53 کھرب روپے تک پہنچ گئی جو تاریخ کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ اضافہ پی آئی بیز اور ٹی بلز کے درمیان تقریباً مساوی طور پر منقسم تھا۔ یہ رسدی اور طلبی دونوں عوامل کے باہم ارتباط کا نتیجہ تھا۔ اگرچہ کمرشل بینکوں نے حکومتی تسکات کی اوّلین نیلامیوں میں بھرپور حصہ لیا تا کہ گرتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں بلند یافتہ پر اپنے فنڈ استعمال کر سکیں تاہم حکومت نے بھی کھل کر قبولیت کا سلسلہ جاری رکھا کیونکہ اس نے

8 خدمات میں تھوک اور خوردہ تجارت کی کارکردگی جس کا بی ڈی پی میں 18.3 فیصد حصہ ہے اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی نمو سے گہرا ربط رکھتی ہے۔ چنانچہ یہ باعث حیرت نہیں ہے کہ م 15ء میں تھوک اور خوردہ تجارت میں 3.4 فیصد کی قدرے کم نمودرج کی گئی جبکہ پچھلے سال 4.0 فیصد تھی۔

ایک اور وجہ نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی سست نمو تھی۔ تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریلوے اور انٹر نیشنل میں نمایاں بہتری مواصلات کی منفی نمو کی وجہ سے دب گئی۔ سیلر سسٹر انجنری کی تعداد کم تھی کیونکہ خدمات فراہم کرنے والوں کی توجہ کم کارڈز کی توثیق پر تھی۔ تھری جی رفروری ایکسپلرٹ پر مبنی اختراعی ٹیکنیجز متعارف کیے جانے کے ساتھ مواصلاتی خدمات آئندہ سال بہتر ہونے کا امکان ہے۔

نیلامیوں کے کیلنڈر میں اعلان کردہ اہداف سے بڑھ کر قوم اکٹھا کیں۔ ان نیلامیوں سے نسبتاً زیادہ رقم کی آمد سے حکومت کو اسٹیٹ بینک سے اپنے کچھ قرضے واپس کرنے کا موقع ملا۔ نتیجتاً حکومت اسٹیٹ بینک سے لیے گئے قرضوں کو آخر مارچ 2015ء کے لیے آئی ایم ایف کی بالائی حد کے اندر رکھنے میں کامیاب رہی بلکہ اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء میں مقرر کردہ صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کو بھی پورا کر لیا۔

گمرشل بینکوں سے بھاری حکومتی قرض گیری کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے قرضے کا بہاؤ جاری رکھنے کے لیے نومبر 2014ء سے ادخال سیالیت بڑھا دیا۔ تاہم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران نجی شعبے کو قرضے میں صرف 5.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 10.0 فیصد ہوا تھا۔ یہ نمایاں سست روی بنیادی طور پر طلبی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے بشمول: اجناس (تیل، کپاس، چاول، خوردنی تیل وغیرہ) کی قیمتوں میں یکدم کمی جس سے فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کم ہو گئیں، کارپوریٹ کے بھاری منافع، توانائی کی مسلسل قلت، اور قرض کی نسبتاً بلند حقیقی لاگت۔ اگرچہ قرضے کے کم استعمال میں ہر عامل کے کردار کو الگ الگ کر کے دیکھنا ممکن نہیں تاہم اجناس کی پست قیمتوں کے اثر کا تجزیہ جاری سرمائے کے قرضے کو تھوک قیمتوں سے ڈیفلیٹ کر کے کیا جاسکتا ہے۔ نجی شعبے کے کاروبار کو جاری سرمائے کے قرضے جن میں تھوک قیمتوں میں تیزی سے کمی کا لحاظ رکھا جائے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 8.9 فیصد کی نمو ظاہر کرتے ہیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ شرح 7.5 فیصد تھی۔ مزید یہ کہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضے 9.3 فیصد بڑھ گئے جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء کی اسی مدت میں 6.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (تیسرا باب)۔

اجناس کی کم قیمتوں اور تیل کی پست قیمتوں کی عوام کو منتقلی سے مہنگائی کم کرنے میں مدد ملی۔ اس کے ہمراہ نومبر 2014ء تک محتاط زری سختی کے موثر اثر، مستحکم شرح مبادلہ اور تلف پذیر غذائی اشیاء کی وافر فراہمی سے مارچ 2015ء میں گرانی لحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 2.5 فیصد رہ گئی اور گرانی کی توقعات کم ہوئیں۔ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران عمومی گرانی گھٹ کر 5.1 فیصد رہ گئی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 8.6 فیصد تھی۔<sup>9</sup> یہ کم وسیع البینا د ہے: قوزی گرانی کے تمام پیمانوں (غیر غذائی غیر توانائی، تراشیدہ اوسط اور صارف اشاریہ قیمت کا نسبتاً مستحکم جز) میں تجزیے کے عرصے کے دوران نمایاں کمی درج کی گئی (تیسرا باب)۔

آئی بی اے اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے سے اسٹیٹ بینک کو اپنا زری پالیسی موقف نمایاں طور پر نرم کرنے میں مدد ملی۔ اسٹیٹ بینک نے پچھلے سات ماہ میں (نومبر 2014ء سے مئی 2015ء تک) مسلسل چار زری پالیسی فیصلوں میں شرح سود کو ریڈور کی بالائی حد مجموعی طور پر 300 بی پی ایس کم کر کے 7.0 فیصد کر دی جو تاریخ کی پست ترین سطح ہے۔ شرح سود میں کمی کے ساتھ نومبر 2014ء سے بازار زر کے سودوں (OMOs) کے ذریعے سیالیت کے ادخالات کیے گئے جس سے اپریل 2015ء میں بازار زر کے سودوں کا حجم دس کھرب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ بلند حجم بازار زر کی شبیہ شرح کو کم کر کے مطلوبہ سطح تک لانے اور زری مجموعوں میں معقول نمو کو یقینی بنانے کے لیے ضروری تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کی قطع شرح سود اور شرح سود کو ریڈور کی حد کے درمیان وسط فروری 2015ء سے تقریباً یکساں تفاوت رکھا تا کہ نئے شرح سود کو ریڈور فریم ورک کو ہموار منتقلی ہو سکے۔<sup>10</sup>

<sup>9</sup> تازہ ترین اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ م س 15ء میں اوسط سالانہ گرانی لحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 4.5 فیصد رہ گئی جبکہ م س 14ء میں 8.6 فیصد تھی۔  
<sup>10</sup> مئی 2015ء اسٹیٹ بینک نے ایک نیا "ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ" متعارف کرایا ہے اور شرح سود کو ریڈور کا عرض 250 بی پی ایس سے کم کر کے 200 بی پی ایس کر دیا ہے۔ نئے شرح سود کو ریڈور فریم ورک کے تحت اسٹیٹ بینک نے ماریٹ سے واضح طور پر عہد کیا ہے کہ شبیہ بازار زر کی شرح ٹارگٹ ریٹ کے قریب رکھی جائے گی۔

بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے بھاری ادخالات کا زر بنیاد پر کم اثر ہوا جو جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران صرف 4.9 فیصد بڑھا جبکہ م س 14ء کی اسی مدت میں 8.0 فیصد بڑھا تھا۔ درحقیقت بازار زر کے سودوں کے ادخالات اور بڑھتے ہوئے خالص بیرونی اثاثوں کے زر بنیاد پر توسیعی اثر کی اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کی خالص واپسی کی وجہ سے جزو اتلافی ہو گئی۔ اسی طرح جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران زر وسیع کی رسد بھی 5.7 فیصد کی پست شرح سے بڑھی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 5.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سست رفتاری کی وجہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (NDA) کی پست نمو تھی۔<sup>11</sup> خالص ملکی اثاثوں کو کم کرنے میں نجی شعبے کو پست قرض نے کردار ادا کیا جبکہ اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری پچھلے برس سے قدرے زیادہ تھی۔

جولائی تا مارچ م س 15ء میں بجٹ خسارہ تھوڑا سا کم ہو کر جی ڈی پی کے 3.8 فیصد پر پہنچ گیا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 3.9 فیصد تھا۔ تاہم جولائی تا مارچ م س 15ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 12.7 فیصد بڑھیں جو جولائی تا مارچ م س 14ء کی نمو 17.9 فیصد سے خاصی کم تھیں۔ یہ سست رفتاری کئی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے جن میں یہ شامل ہیں: (الف) تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی جس سے توانائی کی مصنوعات پر ٹیکس وصولیاں گھٹ گئیں، (ب) کمی پورا کرنے کے لیے حکومت کے بعض اقدامات کو قانونی دشواریوں کا سامنا ہوا، اور (ج) اشیا سازی کی سرگرمیوں کا دھماکا پڑنا۔ علاوہ ازیں دستاویزیت، ٹیکس انتظام کی کارکردگی اور تاثیر میں بہتری اور ٹیکس کی ادائیگی سے گریز میں کمی لانے کے اقدامات کی جانب سست پیش رفت کی وجہ سے ایف بی آر کی وصولیاں بدستور متاثر ہوتی رہیں۔

محصولات کے برخلاف اخراجات پر قابو پانے کی حکومتی کوششوں سے مالیاتی یکجائی کو سہارا ملا۔ جولائی تا مارچ م س 15ء میں مجموعی اخراجات 8.3 فیصد بڑھ گئے جبکہ م س 14ء کے اسی عرصے میں 8.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اخراجات میں کمی کا اثر ترقیاتی اخراجات پر نہیں پڑا جو زیر جائزہ مدت کے دوران 20 فیصد سے زائد سال بسال بڑھ گئے۔ صوبائی حکومتیں اس حوالے سے آگے رہیں کیونکہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں پر ان کے خرچ میں 46.0 فیصد سال بسال کا بھاری اضافہ درج کیا گیا۔ اگرچہ صوبائی حکومتوں کے جاریہ اخراجات پچھلے سال کی نسبت زیادہ شرح سے بڑھے تاہم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران وہ مجموعی طور پر 194.0 ارب روپے کا فاضل درج کرنے میں کامیاب رہیں جس سے مالیاتی یکجائی میں ان کے کردار کی عکاسی ہوتی ہے۔

غیر صوابدیدی اخراجات کا حصہ زیادہ ہونے کے باوجود وفاقی حکومت نے جولائی تا مارچ م س 15ء میں اپنے جاریہ اخراجات کی نمو کو 8.3 فیصد تک محدود رکھا۔ اخراجات کی تمام مدوں میں سست رفتار سے اضافہ ہوا سوائے ہنگامی واجبات کی ادائیگی اور پی ایس ایف کی مدد کے لیے دی گئی وفاقی حکومت کی گرانٹس کے (صوبوں کے علاوہ)۔ سودی ادائیگیاں جو وفاقی حکومت کے جاریہ اخراجات کے 40.0 فیصد سے زیادہ تھیں جولائی تا مارچ م س 15ء میں 7.2 فیصد بڑھ گئیں جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 17.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ کمی زیادہ پی آئی بی پر ششماہی کو پن ادائیگیوں کی وجہ سے ہوئی جس نے واپسی قرض کا نظام الاوقات تبدیل کر دیا ہے۔<sup>12</sup>

<sup>11</sup> دوسری جانب جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں 134.4 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 103.2 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی جس سے بیرونی محاذ پر اطمینان بخش صورت حال کی عکاسی ہوتی ہے۔

<sup>12</sup> پی آئی بی پر کو پن ادائیگیاں ششماہی بنیاد پر معینہ شرح کے مطابق کی جاتی ہیں۔ نئے پی آئی بی سال میں ایک بار جاری کیے جاتے ہیں اور یہی بانڈ پی آئی بی کی اگلی نیلامیوں میں دوبارہ کھولے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کی پہلی ششماہی میں جاری کی جانے والے تمام پی آئی بی کی دوسری کو پن ادائیگی جولائی 2015ء میں ہوگی جو م س 16ء کی پہلی سدماہی میں مالیاتی کارروائیوں کا حصہ بن جائے گا۔

خسارے کی مالکاری کے ذرائع میں بھی نمایاں بہتری ہوئی کیونکہ بینکوں کی مالکاری پر حکومت کا انحصار پچھلے سال کی نسبت کم ہو گیا۔ بینکاری نظام کے اندر حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض پر انحصار نہیں کیا جس سے گرائی بڑھتی ہے بلکہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 674.4 ارب روپے (نقد بنیاد پر) کی بھاری رقم واپس کر دی۔ مزید یہ کہ بین الاقوامی منڈی میں صکوک کے کامیاب اجرا اور بین الاقوامی مالی اداروں (آئی ایم ایف کے سوا) سے ملنے والی رقوم سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران خسارے کا بہت چھوٹا حصہ پورا کرنے میں مدد ملی۔

پاکستان کے قرضے کے اسٹاک میں سال کے پہلے نو ماہ کے دوران 933.6 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا اور وہ بڑھ کر آخر مارچ 2015ء میں 174 کھرب روپے ہو گیا۔ یہ اضافہ تمام ملکی قرض میں اضافہ کی وجہ سے ہوا کیونکہ بیرونی قرضے میں دوران سال 83.0 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی۔ اس کی وضاحت کی ضرورت ہے کیونکہ حکومت نے بین الاقوامی منڈی میں صکوک جاری کر کے کامیابی سے ایک ارب ڈالر جمع کیے، آئی ایم ایف سے ملنے والی رقوم واپس کی گئی رقوم سے زیادہ تھیں اور بین الاقوامی مالی اداروں (خصوصاً اسلامی ترقیاتی بینک) سے ملنے والے قرضے بھی پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں زیادہ تھے۔<sup>13</sup> جس عنصر نے فرق پیدا کیا وہ نو قدر پیمائی کے 4.4 ارب ڈالر کے فوائد تھے (جو اہم کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے ملے) جس سے تجزیے کی مدت کے دوران بیرونی قرضے میں اضافے کی کافی تلافی ہو گئی۔

آنے والی رقوم میں اضافے اور تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں یکدم کمی سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بیرونی شعبے میں نمایاں بہتری پیدا ہوئی۔ آخر مارچ 2015ء تک اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر 11.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جس سے ملک کا تین مہینے کا درآمدی بل ادا کیا جاسکتا ہے۔<sup>14</sup> خالص بین الاقوامی ذخائر (NIR) بھی بڑھ گئے کیونکہ اسٹیٹ بینک نے بین الینک بازار سے اسپاٹ خریداریاں جاری رکھیں۔

جاری کھاتے کے توازن میں م س 15ء کی تیسری سہ ماہی میں 778.0 ملین ڈالر کا بھرپور فاضل درج کیا گیا جس سے جولائی تا مارچ م س 15ء کا جاری کھاتے کا خسارہ کم کر کے 1.6 ارب ڈالر تک لانے میں مدد ملی۔ تیسری سہ ماہی میں فاضل درج ہونے کے اسباب میں یہ شامل ہیں: (الف) اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم جو م س 14ء کی تیسری سہ ماہی کی رقوم سے دگنی تھیں<sup>15</sup>، (ب) کارکنوں کی ترسیلات زر کی مستحکم نمو جو سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ پورا کرنے کے لیے کافی سے زیادہ تھا، اور (ج) تیل اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں یکدم کمی جس سے تجارتی خسارے کو گھٹانے میں مدد ملی۔

بہر حال، تیل کی پست قیمتوں کا ملک کی درآمدات پر سازگار اثر تیل کے سوا دیگر درآمدات میں اضافے کی وجہ سے زائل ہو گیا۔ مطلق لحاظ سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران درآمدات 31.0 ارب ڈالر تھیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 31.2 ارب ڈالر تھیں۔ درآمدات کی بنیاد پر ترقی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اضافہ زیادہ تر دھاتی مصنوعات، مشینری، گاڑیوں کے حصوں (بشمول الگ الگ پرزوں کی شکل میں رسی

<sup>13</sup> مجموعی طور پر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بیرونی قرضوں کی تقسیم (آئی ایم ایف کے سوا) 3.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 2.3 ارب ڈالر تھی۔

<sup>14</sup> اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر 11.5 ارب ڈالر کے اضافے سے 26 جون 2015ء کو 13.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

<sup>15</sup> مجموعی طور پر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت آنے والی رقوم 1452 ملین ڈالر تھیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 675.0 ملین ڈالر تھیں۔

حد تک الگ الگ پرزوں کی شکل میں) اور دیگر خام مال کی درآمد بڑھنے سے ہوا۔ چونکہ یہ درآمدات معاشی سرگرمی کا کلیدی اظہار یہ ہے اس لیے ان سے تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں بھرپور نمو کی عکاسی ہوتی ہے۔

درآمدات کے مقابلے میں برآمدات میں کمی تشویشناک تھی۔ یہ کمی وسیع البیاد تھی جس سے ساختی مسائل، کمزور بیرونی طلب اور اجناس کی نرم بین الاقوامی قیمتوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ کمزور بین الاقوامی طلب کا اثر ٹیکسٹائل کی پست برآمدات سے ظاہر ہے جبکہ اجناس کی کم قیمتوں نے دھاگے اور نیفتھا کی برآمدات گھٹا دیں۔

ایک اور کمزور کڑی آنے والی غیر قرضہ جاتی رقوم کا کم حجم ہے۔ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے تحت آنے والی رقوم 711.0 ملین ڈالر تھیں جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 741.0 ملین ڈالر کی رقم آئی تھی۔ یہ رقوم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران موجودہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع و منافع منقسمہ کے اخراج سے کم تھیں جو 2.2 ارب ڈالر تھا۔ تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں اور آئی ایم ایف کی جانب سے ملک کی مثبت جانچ کے بعد پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری آنے کے امکانات بحال ہو گئے ہیں۔

## 1.2 معاشی منظر نامہ

گذشتہ دو برسوں کے دوران استحکام کی پالیسیوں کے نفاذ اور اس مالی سال میں معاشی اظہاریوں میں نمایاں بہتری کے بعد پاکستان کی معیشت بلند نمو کے راستے پر گامزن ہونے والی ہے۔ مالی سال 16ء میں مثبت کاروباری احساسات کے نتیجے میں حقیقی جی ڈی پی نمو مستحکم ہونے کا امکان ہے۔ م س 16ء کے سالانہ منصوبے کے مطابق زراعت میں کچھ بہتری کے بعد صنعت اور خدمات کے شعبوں کی جانب سے اچھی کارکردگی کی توقع ہے۔ اس تناظر میں چار نکات قابل ذکر ہیں:

- اسٹیٹ بینک معاشی سرگرمیوں کو تحریک دینے کے لیے پچھلے سات ماہ کے دوران پالیسی ریٹ کو کم کر کے تاریخ کی پست ترین سطح پر لے آیا ہے۔ شرح میں کمی کے علاوہ نجی شعبے کو سستا قرضہ فراہم کرنے کے لیے سیالیت کے ادخالات کیے گئے ہیں تاکہ قرضے کی فراہمی مناسب رہے۔

- ایل این جی کی درآمد اور توانائی کے کچھ منصوبوں کی تکمیل پر توانائی کی فراہمی بہتر ہونے کی توقع ہے۔ تیل کی مسلسل کم قیمت سے بھی توانائی کی رسد میں سہولت ہوگی کیونکہ اس سے ٹریف میں اضافے کی لاگت اور کاروباری اداروں کے توانائی سے متعلق اخراجات کم ہوں گے۔

- بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں اور نجی شعبے کے بڑھتے ہوئے رہائشی منصوبوں سے تعمیراتی سرگرمی کو فائدہ ہوگا۔ مزید برآں، چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت سڑکوں کی تعمیر کے کام میں اگلے مالی سال کے دوران تیزی آنے کی امید ہے۔ اس بڑھتی ہوئی سرگرمی سے تعمیرات اور منسلکہ صنعتیں مستفید ہوں گی اور اشیا سازی کے شعبے کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

- طویل عرصے بعد سرمایہ کاریوں میں بحالی کی توقع ہے کیونکہ: (الف) توانائی کی قلت کے مزید کم ہونے کا امکان ہے، (ب) شدت پسندوں کے خلاف جاری مہم کے حوصلہ افزا نتائج سے سلامتی کے مسائل کی سنگینی کم ہوگی، (ج) عالمی مالی اداروں اور کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے معیشت کی مثبت جانچ سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بہتر ہوگا، (د) چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت آنے والی رقوم سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو فائدہ ہوگا، اور (ه) شرح سود کی تاریخی پست ترین سطح سے بھی سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو تحریک ملے گی۔

مندرجہ بالا تبدیلیاں حوصلہ افزا ہیں تاہم ساختی مسائل کا باقی رہنا معاشی منظر نامے کے لیے بدستور خطرہ ہے۔ اس تناظر میں اگرچہ حکومت اصلاحات کے ایک متعین طریقہ کار (آئی ایم ایف پروگرام کے تحت) پر عمل پیرا ہے تاہم پائیدار معاشی نمو کو ترویج دینے کے لیے سخت اقدام کرتے ہوئے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ تین اہم شعبے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

اول، ٹیکس جی ڈی پی کا کم تناسب بار بار پیدا ہونے والا مسئلہ ہے۔ ہمارا نقطہ نظریہ ہے کہ ٹیکس کے حوالے سے کئی تبدیلیوں اور پچھلے کچھ مہینوں میں جی ڈی پی کی وصولیوں کے لیے قانونی مشکلات حل کیے جانے کے باوجود ایف بی آر کے لیے سال کے آخر تک نظر ثانی شدہ ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔<sup>16</sup> معیشت کی دستاویزیت، ٹیکس مستثنیات کے خاتمے، بہتر نظم و نسق، ٹیکس وصولیوں کے مسائل کم سے کم کیے جانے اور صوبائی ٹیکس محکموں کے استحکام کی کوششوں کے ساتھ موثر کنٹرول نفاذ، پراپرٹی حقوق، احتساب اور انصاف کی فراہمی ٹیکس وصولیوں کو بہتر بنانے کے لیے از حد ضروری ہیں۔

دوم، نقصان میں جانے والے پی ایس یز ایک بوجھ ہیں۔ ان پی ایس یز کی نجکاری کے عمل سے ابھی تک ٹھوس نتائج نہیں نکلے۔ ابھی تک حکومت نے نفع بخش مالی اداروں (یو بی ایل، اے بی ایل اور ایچ بی ایل) میں اپنے حصص سرمایہ منڈی کی لین دین کے ذریعے فروخت کیے ہیں۔ اس فروخت کے کسی عمل میں انتظامیہ تبدیل نہیں ہوئی کیونکہ توانائی سے متعلق پی ایس یز کی نجکاری کا معاملہ ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ نفع آور اداروں کی نجکاری پہلے کی گئی گھائے میں جانے والی پی ایس یز کی نجکاری میں تاخیر خزانے پر بوجھ ہوگی۔

سوم، بیرونی کھاتے میں نمایاں بہتری کے باوجود جولائی تا مارچ مہ 15ء کے دوران برآمدات میں 3.2 فیصد کمی آئی جبکہ سالانہ منصوبے مہ 15ء کے مطابق برآمدی نمو 5.8 فیصد ہونی تھی۔ اگرچہ کمزور بیرونی طلب نے کردار ادا کیا تاہم حقیقی مسئلہ ساختی رکاوٹیں ہیں۔ برآمد کے قابل فاضل پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بہت سوچ سمجھ کر طویل مدتی صنعتی پالیسی تشکیل دی جائے جو ملک کے دور رس مقاصد سے ہم آہنگ ہو۔ اس کے ساتھ پیداواریت بہتر بنانے اور رسدی زنجیر کو مضبوط کرنے کی مربوط کوششیں بھی ہونی چاہئیں۔

خوش قسمتی سے حالیہ مثبت اقدامات اور بہتر ہوتے ہوئے کاروباری احساسات سے پالیسی سازوں کے لیے نمو کی جامع حکمت عملی پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے گنجائش پیدا ہو گئی ہے جس کی بے حد ضرورت تھی۔

<sup>16</sup> ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں جولائی تا مارچ مہ 15ء کے دوران 12.8 فیصد اضافے سے 1969.0 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو سال کے نظر ثانی شدہ ہدف 75.6 فیصد ہے۔

## 2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

### 2.1 عمومی جائزہ

جدول 2.1: جی ڈی پی شرح نمو				
فیصد				
	نمو			
	م 15ء	م 15ء ع	م 14ء ن	حصہ م 15ء
ہدف				
زراعت	0.6	3.3	2.9	20.9
جس میں				
فصلیں	0.1	2.4	1.0	8.3
گلہ بانی	0.5	3.8	4.1	11.8
صنعت	0.7	6.8	3.6	20.3
جس میں				
بڑے پیمانے کی اشیاء سازی	0.3	7.0	2.4	10.6
تعمیرات	0.2	7.5	7.0	2.4
خدمات	2.9	5.2	5.0	58.8
جس میں				
مالیات و بیمہ	0.2	5.8	6.2	3.1
عمومی حکومت	0.7	4.3	9.4	7.4
جی ڈی پی	5.1	4.24	4.03	100
یادداشتی جز				
شرح سرمایہ کاری	15.7	15.1	15.0	
ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری				
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات				

مالی سال 15ء کے سالانہ منصوبے میں توانائی کی بہتر فراہمی، سازگار موسمی حالات، سرمایہ کاری کے بہتر امکانات، کچھ مالیاتی یکجائی اور سیاسی استحکام کی بنا پر 5.1 فیصد جی ڈی پی نمو حاصل کرنے کا ہدف تھا۔ منصوبے میں صنعتی اور خدمات کے شعبوں پر انحصار کیا گیا تھا کہ وہ جی ڈی پی نمو کو آگے کی طرف لے جائیں گے کیونکہ شعبہ زراعت تاریخی اوسط کے زیادہ قریب تھا۔

جی ڈی پی نمو میں تیزی آئی اور وہ 4.24 فیصد تک پہنچ گئی (سات سال کی بلند ترین شرح) لیکن پھر بھی ہدف سے خاصی نیچے رہی۔ اگرچہ شعبہ خدمات میں تھوڑی بحالی دکھائی دی تاہم صنعتوں کا متوقع احیا نہ ہوسکا۔ حتیٰ کہ منصوبے میں زراعت کے حوالے سے جو معمولی بحالی تجویز کی گئی تھی وہ بھی حقیقت نہ بن سکی (جدول 2.1)۔

دوران سال کئی رکاوٹیں معاشی نمو کی راہ میں حائل رہیں: پچھلے سال سے بہتر ہونے کے باوجود سلاستی

کے حالات مشکل رہے، سرمایہ کاری کی شرح مطلوبہ رفتار سے نہ بڑھ سکی، فصلوں کے شعبے کو خریف کے دوران موسلا دھار بارشوں اور ریت میں طویل عرصے تک کم درجہ حرارت کی وجہ سے نقصان ہوا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کمزور بیرونی طلب اور توانائی کی مسلسل قلت کی بنا پر صنعت کی کارکردگی سست رہی۔



جدول 2.2: زراعت کی قدر اضافی					
حصہ اور نمونہ فیصد میں؛ کروا فیصدی درجے میں					
زراعت کا نمونہ کردار	نمو				حصہ م 15ء
	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 13ء
فصل	0.4	1.3	1.0	3.2	1.5
اہم فصلیں	0.1	2.0	0.3	8.0	0.2
دیگر فصلیں	0.1	-0.7	1.1	-5.4	5.6
کپاس کی جنگ	0.2	0.0	7.4	-1.3	-2.9
گلہ بانی	2.3	1.5	4.1	2.8	3.4
جنگل بانی	0.1	-0.1	3.2	-6.7	6.6
ماہی گیری	0.1	0.0	5.8	1.0	0.7
مجموعی			2.9	2.7	2.7
سالانہ ہدف			3.3	3.7	4.0
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

اس صورت حال میں جی ڈی پی نمو کو تعبیرات کے شعبے سے کچھ سہارا ملا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے دوران سرکاری انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں پر زیادہ توجہ دی گئی۔ نمو کو سب سے زیادہ فائدہ شعبہ خدمات سے ہوا۔ علی الخصوص، عمومی حکومتی خدمات میں تیزی سے بحالی درج کی گئی جو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شعبہ بینکاری کی بھرپور نفع یابی کی بنا پر مالیات اور بیمہ کے شعبے میں بحالی درج کی گئی۔

## 2.2 زراعت

م 15ء کے دوران گلہ بانی کے ذیلی شعبے کی بہتر کارکردگی نے زراعت کو پچھلے سال کی نمو کی سطح تک پہنچنے میں مدد دی (جدول 2.2)۔ تاہم زراعت کی مجموعی نمو مسلسل تیسرے برس ہدف سے کم رہی۔

جدول 2.3: اہم فصلیں					
پیداوار ملین ٹن، کپاس کے لیے ملین گانٹھیں، نمونہ فیصد میں					
نمو	پیداوار				اہم فصلوں میں فیصد حصہ (م 15ء)
	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء
کپاس	9.5	-2.0	15.1	14.0	12.8
چاول	3.0	22.8	6.8	7.0	6.8
گنا	-7.1	5.8	65.5	62.7	67.5
گندم	-1.9	7.3	26.0	25.5	25.9
مکئی	-5.0	17.2	4.3	4.7	4.9
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

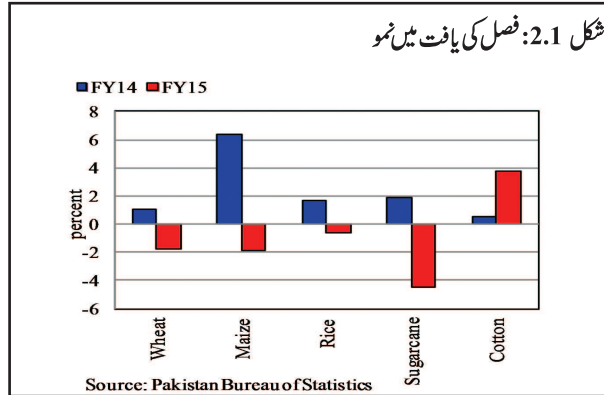
بڑی وجہ فصلوں کے شعبے کی کمزور کارکردگی تھی۔ گندم، گنا اور مکئی (جن کا بڑی فصلوں کی قدر اضافی میں 60 فیصد سے زیادہ حصہ ہے) پچھلے سال کی پیداواری سطح تک نہیں پہنچ سکے جبکہ کپاس بھی جس کے لیے بڑا ہدف مقرر کیا گیا تھا یہ ہدف حاصل نہ کر سکا (جدول 2.3)۔ چھوٹی فصلوں میں 1.1 فیصد کی معتدل نمو درج کی گئی جبکہ گزشتہ سال کے نقصانات سے بھرپور بحالی کی توقع تھی۔

فصلوں کے شعبے کی یہ ناقص کارکردگی بنیادی طور پر گزشتہ موسم میں کاشت کاروں کو ملنے والی کم قیمتوں اور ناسازگار موسم کا نتیجہ تھی۔<sup>1</sup> خاص طور

1 اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کے فصلوں کے شعبے پر اثر کی پیمائش کرنا قبل از وقت ہوگا تاہم سمجھتے ہیں کہ فصلوں کی پیداوار پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا کیونکہ ستمبر 2014ء میں جب عالمی قیمتیں گریں تو خریف کی بیشتر فصلیں کٹائی کے مرحلے کے قریب تھیں (گندم کا زیر کاشت علاقہ بھی۔ جو ربیع کی دہر میں ہوئی جانے والی اہم ترین فصل ہے۔ پچھلے سال کی نسبت زیادہ تبدیل نہیں ہوا)۔ اس دوران کاشت کاروں کی آمدنی بھی دباؤ میں آئی ہے جب (الف) زرعی پیداوار کی ملکی منڈی میں قیمتیں بین الاقوامی رجحان کے ساتھ (اور مقامی حرکیات کی وجہ سے بھی، جیسے گنے کے معاملے میں) تبدیل ہوئیں، اور (ب) خام مال کی قیمتیں (سوائے ڈیزل کے) عالمی منڈی میں زوال کے رجحان کے باوجود بڑھیں۔



جدول 2.4: خام مال کی دستیابی			
میں 14ء		میں 15ء	
پانی (ایم اے ایف)			
65.5		69.3	
26.9		28.2	
کھاد (فیصد تبدیلی)			
6		-4.1	
17		1.2	
زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا مارچ)			
تقسیم		سال بسال نمو	
میں 14ء		میں 15ء	
255.7		27.5	
234.7		22.9	
21.0		78.9	
ماخذ: سپارکو (پانی کے لیے)، این ڈی ایف سی (کھاد کے لیے)، اسٹیٹ بینک (قرضے کے لیے)			



پر 14-2013ء میں خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کی بنا پر گنے کی جامد قیمتوں نے م 15ء کے دوران کاشت کاروں کی گنا اگانے کے حوالے سے حوصلہ شکنی کی۔<sup>2</sup> اسی طرح کپاس کے معاملے میں کاشت کاروں نے بازار میں غیر پرکشش قیمتوں کی وجہ سے تیسری اور چوتھی بار کپاس چنے جانے کے عمل کا انتظار نہیں کیا۔ آخر ا کٹائی کے وقت طویل مدت تک پست درجہ حرارت اور ژالہ باری نے بھی جزوی طور پر گندم کی فصل کو نقصان پہنچایا۔<sup>3</sup>

جہاں تک زرعی خام مال کا تعلق ہے، پانی کی دستیابی خریف اور ربیع دونوں فصلوں کے دوران پچھلے سال سے زیادہ رہی (جدول 2.4)۔ علاوہ ازیں شعبہ زراعت کو ملنے والے قرضے میں جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران 27.5 فیصد کی سال بسال نمو درج کی گئی۔ جیسا کہ توقع تھی فصلوں کے شعبے میں سب سے زیادہ پیداواری قرضے دیے گئے۔ تاہم کھاد کا استعمال کم رہا کیونکہ زرعی پیداوار کی گرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کاشت کاروں کی آمدنی دباؤ میں آ گئی۔<sup>4</sup>

زراعت میں ایک اہم مسئلہ م 15ء کے دوران تمام اہم فصلوں (ماسوائے کپاس) کی یافت میں کمی ہے (شکل 2.1)۔ یہ صورت حال مایوس کن ہے کیونکہ پاکستان میں یافت پہلے ہی کم ہے۔ معیاری بیجوں اور کھاد کا موثر استعمال فصلوں کی یافت بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے تاہم کاشت کاروں کو (زمین کی تیاری، بوائی، پانی لگانے، کھاد کے استعمال، پودوں کی حفاظت، کٹائی اور بعد از کٹائی کے شعبوں میں) بہترین زرعی طور طریقوں سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔

<sup>2</sup> م 15ء میں گنے کی فصل کے زیر کاشت علاقہ 2.7 فیصد کم ہو گیا۔

<sup>3</sup> طویل عرصے تک ابرآلود موسم کے ساتھ ژالہ باری رطوبتی ہوائیں اور کٹائی کے موقع پر بے وقت بارشوں کے نتیجے میں شمالی پنجاب اور خیبر پختونخوا کے نہری علاقوں میں گندم کی یافت میں کمی آئی۔

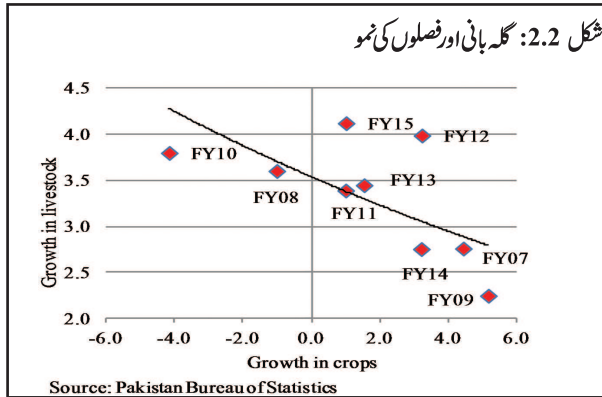
<sup>4</sup> بین الاقوامی زرخیز میں کچھ کمی کے باوجود یورپ کی ملکی قیمت مارچ 2014ء میں 1844 روپے فی 50 کلوگرام سے بڑھ کر مارچ 2015ء میں 1929 روپے ہو گئی۔

جدول 2.5: گلہ بانی کی قدر اضافی				
ارب روپے				
نمو	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء
3.3	3.3	1,510	1,461	خام پیداوار (الف)
2.9	2.9	350	340	ذبیحہ کے لیے بیچے گئے جانور
3.0	3.0	218	212	فطری نمو اور افزائش
2.9	2.9	801	778	گلہ بانی کی مصنوعات
3.4	3.2	683	660	دودھ
1.3	1.1	120	118	دیگر
7.5	7.4	141	131	پولٹری کی مصنوعات
0.8	6.0	260	258	درمیانی صرف (ب)
3.9	2.7	1,250	1,203	مجموعی قدر اضافی (الف-ب)
--	7.3	8	5	دیگر
4.1	2.8	1,258	1,209	مجموعی خام قدر اضافی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

چھوٹی فصلوں کے شعبے میں اس سال مضبوط بحالی متوقع تھی کیونکہ فصلوں میں پچھلے سال وسیع پیمانے پر نقصانات ہو چکے ہیں۔ تاہم مندرجہ نمو صرف 1.1 فیصد تھی، شاید ناسازگار موسم کی وجہ سے۔ چھوٹی فصلوں میں دالوں (چنا، ماش اور مونگ)، سبزیوں (خصوصاً آلو اور پیاز) اور پھلوں کی کارکردگی بہتر رہی جبکہ روغنی بیجوں (توریا اور سروسوں، سورج مکھی اور کنولا) کی کارکردگی کم ہو گئی کیونکہ گرتی ہوئی بین الاقوامی قیمتیں ملک کے اندر روغنی بیجوں کی فصلوں کی کم قیمتوں پر منتج ہوئیں۔

فصلوں کے شعبے کی کمزور کارکردگی کے باوجود زرعی نمو گزشتہ برس کی سطح سے بڑھ گئی جس کی بڑی وجہ گلہ بانی میں کسی قدر بحالی تھی۔ گلہ بانی کی قدر اضافی میں جانوروں کی تعداد اور ان کی مصنوعات (دودھ، گوشت اور اون وغیرہ)، پولٹری اور اس کی مصنوعات (گوشت اور انڈے) اور حیوانات پروری کے طور طریقے شامل ہیں۔ جیسا کہ جدول 2.5 میں دکھایا گیا ہے، گلہ بانی کی مجموعی پیداوار کی نمو پچھلے برس جتنی رہی ہے۔ یہ متوقع تھا کیونکہ پیداوار ماضی کے سرویز کے نتائج سے اخذ کی جاتی ہے۔ م 15ء میں تبدیلی پیدا کرنے والا عامل درمیانی صرف تھا (خصوصاً چارہ) جو صرف



0.8 فیصد بڑھا جبکہ م 14ء میں 6.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ چارے کی نمو فصلوں کے شعبے کے راست متناسب ہے یعنی فصلوں کی کم پیداوار کے نتیجے میں چارے کی پیداوار کم ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گلہ بانی کی کارکردگی بھی فصلوں کے شعبے سے منسلک ہے: فصلوں کی پست نمو عام طور پر گلہ بانی کی مضبوط نمو سے منسلک کی جاتی ہے (شکل 2.2)۔

### 2.3 صنعت

شعبہ صنعت میں نہ صرف پچھلے برس سے کم نمودرج کی گئی بلکہ سالانہ ہدف بڑے فرق سے رہ گیا۔ بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی کمزور نمونے تعمیرات کے ذیلی شعبے کی مستحکم نمو اور کاکنی و معدنیات کی بحالی کو ماند کر دیا (جدول 2.6)۔

#### بڑے پیمانے کی اشیا سازی

میں 15ء کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کا 7.0 فیصد ہدف توانائی کی بہتر دستیابی اور جی ایس پی پلس کے تحت یورپی یونین کی منڈیوں تک

جدول 2.6: صنعت میں نمو						
حصہ اور نمونہ فیصد میں؛ کردار فیصدی درجے میں						
صنعت کا نمونہ میں کردار	نمو					جی ڈی پی میں حصہ
	میں 15ء	میں 14ء	میں 15ء	میں 15ء	میں 14ء	
کاکنی اور معدنیات	0.6	0.2	6.5	3.8	1.6	2.9
اشیا سازی	2.1	2.9	6.9	3.2	4.5	13.3
بڑے پیمانے پر	1.3	2.1	7.0	2.4	4.0	10.6
چھوٹے پیمانے پر	0.7	0.7	8.4	8.2	8.3	1.7
ذبیحہ	0.2	0.2	--	3.3	3.4	0.9
بجلی کی پیداوار و نیم، گیس کی تقسیم	0.2	0.5	5.5	1.9	5.6	1.7
تعمیرات	0.8	0.8	7.5	7.0	7.2	2.4
صنعت	3.6	4.5	6.8	3.6	4.5	20.3
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات						

### جدول 2.7: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی منتخب صنعتوں کی نمو (جولائی تا مارچ)

فیصد میں						
وزن	مجموعی نمو					فیصد کردار
	میں 13ء	میں 14ء	میں 15ء	میں 13ء	میں 14ء	میں 15ء
بڑے پیمانے پر اشیا سازی	3.4	4.6	2.5	100.0	100.0	100.0
ٹیکسٹائل	0.9	1.5	0.5	8.0	9.2	5.7
سوئی دھاگہ	1.3	1.8	0.5	7.0	7.1	3.5
سوئی کپڑا	0.2	0.7	0.1	0.6	1.5	0.2
غذا	7.5	8.4	-1.0	46.8	40.7	-9.6
چینی	3.0	10.9	-6.1	8.0	21.0	-23.2
خوردنی تیل	14.9	0.5	-0.3	14.8	0.4	-0.4
مشروبات	17.1	37.3	14.5	7.5	13.8	13.1
پٹرولیم مصنوعات	13.5	9.5	2.5	21.1	12.1	6.2
فولاد	13.2	3.4	35.6	10.4	2.2	41.9
سیمنٹ	6.1	0.2	2.7	18.2	0.5	11.1
گاڑیاں	-12.0	0.3	17.0	-20.6	0.4	32.9
جینیں اور کاریں	-22.9	1.3	23.1	-21.3	0.7	21.4
کھاد	-5.0	21.6	1.0	-7.7	22.7	2.2
کانغہ	17.8	9.3	-7.3	17.2	7.6	-11.5
چینی اور کھاد کال کر	4.0	3.0	3.6			
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات						

جدول 2.8: بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمونہ کا خاکہ			
شعبوں کی تعداد		صنعت میں وزن	
م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء
37	46	29.6	57.6
18	18	47.5	31.7
36	27	22.9	10.7
91	91	100.0	100.0
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

زیادہ رسائی کی بنا پر برآمدی صنعتوں (مثلاً ٹیکسٹائل) کی بلند نمو کو فرض کر کے رکھا گیا تھا۔

اب تک بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں جولائی تا مارچ م 15ء صرف 2.5 فیصد کی سال بسال نمو درج کی گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی نمو کی تقریباً نصف ہے (جدول 2.7)۔<sup>5</sup> اس سست

رفتاری کی جزوی طور پر توقع تھی کیونکہ چینی اور کھاد (م 14ء کی بہترین کارکردگی دکھانے والی دو صنعتیں) م 15ء میں اپنی نمو کی تیزی برقرار نہ رکھ سکیں تاہم دیگر صنعتوں میں بھی سست رفتاری آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ پیداوار میں کمی کا مظاہرہ کرنے والی صنعتوں کی تعداد میں جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران م 14ء کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے (جدول 2.8)۔ مستثنیات میں صارفی پائیدار اشیاء (مثلاً گاڑیاں اور الیکٹرانکس) اور تعمیرات اور منسلکہ صنعتیں شامل ہیں۔

بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی کمزور کارکردگی کی کئی تشریحات ہیں۔ مثلاً:

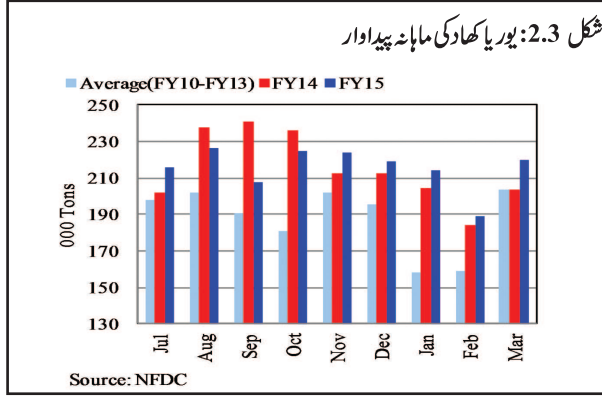
- (1) گنے کی فصل میں کمی اور کاشت کاروں اور چینی کی ملوں کے درمیان قیمتوں کے تنازع کے نتیجے میں چینی کی پیداوار خاصی گر گئی۔
- (2) چونکہ بعض صنعتوں (مثلاً پٹرولیم مصنوعات، کھاد اور خوردنی تیل) میں م 14ء کے دوران غیر معمولی نمو ہوئی اس لیے م 15ء میں سست رفتاری متوقع تھی۔
- (3) برآمدات کی سست طلب نے، خصوصاً چین اور بنگلہ دیش میں، بعض برآمدی صنعتوں (مثلاً سوتی لمبوسات) میں پیداوار کی حوصلہ شکنی کی۔
- (4) آخری، کئی صنعتوں (مثلاً ٹیکسٹائل، شیشہ، کاغذ، چمڑا) میں توانائی کے مسائل پیداوار کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے۔

تعمیرات اور منسلکہ صنعتوں (سیمنٹ، فولاد) میں مضبوط نمو درج کی گئی تاہم بعض صنعتوں (مثلاً کیمیکل، لکڑی اور شیشہ) میں، جن کا ایل ایس ایم اشاریے میں حصہ کم تھا، سست رفتاری دیکھی گئی کیونکہ منڈی کے نئے اور بڑے نوواردوں نے چھوٹے یونٹوں سے زیادہ اچھی کارکردگی دکھائی۔ چونکہ پی پی ایس ڈیٹا سیٹ میں ابھی تک نوواردوں کو شامل نہیں کیا گیا اس لیے چھوٹے یونٹوں کی بندش نے بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کے مجموعی اعداد و شمار کو کم کر دیا۔ مثال کے طور پر لکڑی کے شعبے میں صرف ایک مینوفیکچرنگ یونٹ کی بندش سے جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمو پانچویں حصے (1/5) کے مساوی کم ہو گئی۔<sup>6</sup>

<sup>5</sup> م 15ء کے لیے بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمو 2.4 فیصد (جسے جدول 2.1 میں استعمال کیا گیا ہے) تخمین کی گئی ہے جس کی پیش گوئی جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی کارکردگی کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

<sup>6</sup> ابھی تک پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار میں نئے قائم شدہ مینوفیکچرنگ یونٹ کا پیداواری ڈیٹا شامل نہیں، جو پاکستان کی سب سے بڑی چوبی پٹیل صنعت ہے۔

### شعبہ وار تفصیل



#### کھاد

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران کھاد کے شعبے میں تیزی سے کمی آئی۔ یہ سست رفتاری متوقع تھی کیونکہ پچھلے سال کی نمو غیر معمولی طور پر بلند تھی۔ ایک اینگرو پلانٹ (یعنی این ون) کی پیداوار میں گیس کی بہتر رسد کی بنا پر غیر معمولی اضافہ درج کیا گیا۔ چونکہ کھاد کے بیشتر پلانٹس میں گیس کی

رسد سال کے دوران یکساں رہی اس لیے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران اس صنعت کی پیداوار میں ایک فیصد کمی برائے نام نمود درج کی گئی (شکل 2.3)۔

#### پٹرولیم

جولائی تا مارچ م س 15ء میں پٹرولیم کی پیداوار کی نمو کم ہو کر 2.5 فیصد ہو گئی جبکہ مالی سال 14ء میں 9.5 فیصد تھی۔ گزشتہ سال بلند نمو ایک نئی ریفاٹری کی بنا پر ہوئی جس نے م س 14ء میں کام شروع کیا۔ چنانچہ م س 15ء میں پیداوار میں کچھ سست رفتاری متوقع تھی۔

ریفاٹنگ کی صنعت کے مال خانے میں بھی کچھ نقصانات ہوئے خصوصاً م س 15ء کی دوسری سہ ماہی میں، جب عالمی منڈیوں میں خام تیل کی قیمتیں کم ہو گئیں۔ تاہم م س 15ء کی تیسری سہ ماہی میں تیل کی نسبتاً مستحکم قیمتوں نے ریفاٹریوں کو اپنے کچھ نقصانات پر قابو پانے میں مدد دی۔

#### غذا

جولائی تا مارچ م س 15ء میں مجموعی طور پر غذا کے شعبے میں ایک فیصد کمی کی درج کی گئی۔ گزشتہ پانچ برسوں کی اس کمزور ترین کارکردگی کی وجہ چینی اور خوردنی تیل و گھی کے شعبوں کی پیداوار میں کمی تھی جبکہ مشروبات میں بھرپور نمو دیکھی گئی۔ م س 14ء میں جب خوردنی تیل اور گھی بنانے والوں کو خام مال (خصوصاً پام آئل) کی قیمتوں میں تیزی سے کمی سے فائدہ ہوا تو انہوں نے مال خانے میں خوب ذخیرہ کیا۔

جولائی تا مارچ م س 15ء میں چینی کی پیداوار 6.1 فیصد کم ہو گئی جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں اس نے 10.9 فیصد بھرپور نمو حاصل کی تھی۔ گنے کی فصل میں کمی کے علاوہ کاشت کاروں اور چینی کی ملوں کے درمیان (گنے کی امدادی قیمت پر) تنازع نے بھی پیداوار میں کمی کی تاہم کردار ادا کیا۔ علی الخصوص سندھ اور پنجاب کی حکومتوں نے خام مال کی بڑھی ہوئی لاگت کے حوالے سے کاشت کاروں کو تحفظ دینے کے لیے گنے کی امدادی قیمت 170 روپے سے بڑھا کر بالترتیب 182 روپے اور 180 روپے کر دی۔ تاہم چینی کی ملیں کاشت کاروں کو گنے کی یہ

اضافی قیمت دینے سے گریز ان تھیں کیونکہ بازار میں چینی کی قیمت پہلے ہی کم تھی (جس کی بڑی وجہ ملکی مال خانے میں موجود بھاری ذخائر اور بین الاقوامی منڈی میں کم قیمتیں تھیں)۔

ابتداء میں کاشت کاروں اور چینی کی ملوں کے درمیان اس تنازع نے کچل کاری کو موخر کر دیا۔ بعد ازاں سندھ کی صوبائی حکومت نے کاشت کاروں کو 12 روپے فی کلوگرام زراعت دے کر چینی کی ملوں کا بوجھ کم کرنے کا فیصلہ کیا۔<sup>7</sup> تاہم چونکہ پنجاب میں چینی کی ملوں کو گنے کی پوری امدادی قیمت ادا کرنا پڑی اس لیے صوبے کے کئی یونٹوں کو پیداوار کی بلند لاگت سے بچنے کے لیے اپنا کام بند کرنا پڑا۔

#### ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ مہ 15ء میں ٹیکسٹائل کی پیداوار میں 0.5 فیصد کی پست نمود راج کی گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 1.5 فیصد تھی۔ اسپننگ کے شعبے کو سخت نقصان ہوا کیونکہ بیرونی طلب میں کمی اور پچھلے سال کی نسبت کپاس کی بہتر فصل نے دھاگے کی مقامی قیمتوں کو کم کر دیا۔

علاوہ ازیں، اگرچہ پاکستان کی ٹیکسٹائل پر یورپی یونین کی کساد بازاری کا براہ راست اثر کم ہے (کیونکہ پاکستان مارکیٹ میں اپنا حصہ برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے) تاہم اس سے چین اور بنگلہ دیش سے کپاس پر مبنی خام مال کی طلب کمزور ہوئی ہے (پانچواں باب)۔

جہاں تک ٹیکسٹائل کی قدری زنجیر میں دیگر فریقوں کا تعلق ہے، انہیں دھاگے کی گرتی ہوئی قیمتوں سے فائدہ ہوا ہے لیکن ایل ایس ایم اشاریہ ان کی سرگرمی کا احاطہ نہیں کرتا۔<sup>8</sup>

#### کاغذ اور گتّا

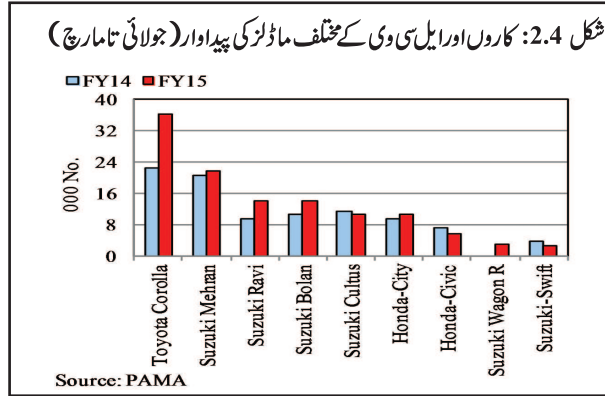
عالمی قیمتوں میں کمی نے کاغذ کی صنعت کو متاثر کیا۔ درآمد شدہ مصنوعات کی جانب سے سخت مسابقت نے مقامی فرموں کو قیمتیں کم کرنے پر مجبور کیا۔ مجموعی بنیاد پر جولائی تا مارچ مہ 15ء میں کاغذ کی پیداوار 7.3 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس یہ شرح 9.3 فیصد تھی۔

#### تعمیرات سے منسلک صنعتیں

جولائی تا مارچ مہ 15ء کے دوران سیمنٹ، فولاد اور رنگ و روغن میں بھرپور نمود دیکھی گئی (جدول 2.8)۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا ہے، تعمیرات سے منسلک ان شعبوں کی زیادہ تر طلب بڑے رہائشی اور انفراسٹرکچر منصوبوں کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

<sup>7</sup> ساتھ ہی وفاقی حکومت نے چینی کی ملوں کو فاضل ذخائر کی برآمد پر 8 روپے فی کلوگرام ری بیٹ دی۔ تاہم برآمدی حجم کم ہی رہا کیونکہ بین الاقوامی منڈی میں چینی کی قیمتیں پہلے ہی دباؤ میں تھیں۔

<sup>8</sup> ایل ایس ایم اشاریہ میں صرف سوئی دھاگے اور کپڑے کے زمرے شامل ہیں، بلند قدر اضافی کی حامل ایشیا ایل ایس ایم اشاریہ کا حصہ نہیں۔ تاہم ان کی برآمدی کارکردگی کی بنیاد پر کچھ جانچ کی جاسکتی ہے۔ تجارتی اعداد و شمار کے مطابق قدر اضافی کی حامل ایشیا (مثلاً بننے ہوئے کپڑے اور گاڑمنش) کی برآمدات میں پچھلے سال کے دوران جی ایس پی حیثیت کی بنا پر بلند نمود دیکھی گئی (تفصیل کے لیے دیکھیے تجارت کے بارے میں پانچویں باب کا سیکشن)۔



#### گناؤں کی صنعت

بسوں اور موٹر سائیکلوں کے سوا گاڑیوں کے تمام دیگر اجزاء (بشمول ٹریکٹر، کاریں اور جلیپیں، ٹرک اور ہلکی کمرشل گاڑیاں) میں مضبوط نمو دیکھی گئی (شکل 2.4)۔ کاروں اور جلیپوں اور ہلکی کمرشل گاڑیوں کے زمروں میں طلب کی بڑی وجہ مقامی طور پر تیار کی جانے والی سیڈان کا نیا ماڈل اور حکومت پنجاب کی اپنا روکار اسکیم تھی۔

جدول 2.9: خدمات کی قدر اضافی					
حصہ اور فیصد میں: کردار فیصدی درجے میں					
خدمات کا نمونہ کردار		ممو		جدول 2.9: خدمات کی قدر اضافی	
				جی ڈی پی میں حصہ	
میں	میں 14ء	میں 15ء	میں	میں 14ء	میں 15ء
1.1	1.3	3.4	4.0	31.0	تھوک اور خوردہ تجارت
1.0	1.0	4.2	4.6	22.7	نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات
0.3	0.2	6.2	4.2	5.3	مالیات اور بیمہ
0.5	0.5	4.0	4.0	11.5	مکاناتی خدمات
1.1	0.4	9.4	2.9	12.7	عمومی حکومتی خدمات
1.0	1.0	5.9	6.3	16.8	دیگر نجی خدمات
5.0	4.4	5.0	4.4	100	مجموعی
ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری					
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

#### 2.4 خدمات

مالی سال 15ء میں شعبہ خدمات نے جی ڈی پی نمو میں دو تہائی حصہ ڈالا۔ خدمات کی مجموعی نمو 14ء میں 4.4 فیصد سے بڑھ کر 15ء میں 5.0 فیصد تک پہنچ گئی جس نے اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی سست کارکردگی کی ضرورت سے بڑھ کر تلافی کردی (جدول 2.1)۔ نمو کی تحریک عمومی حکومتی خدمات اور مالیات و بیمہ کے شعبے سے آئی (جدول 2.9)۔

عمومی حکومتی خدمات کی مضبوط نمو متوقع تھی جس کی وجہ یہ تھیں: (الف) سرکاری انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں پر حکومت کا بلند خرچ، اور

(ب) سرکاری شعبے کے ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ۔ علاوہ ازیں، بینکاری شعبے کی مستحکم نفع آوری (جس کا محرک خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں بھاری سرمایہ کاریاں تھیں) کی عکاسی مالیات اور بیمہ کے شعبے میں بلند قدر اضافی میں ہوئی۔

تھوک اور خوردہ تجارت (جو شعبہ خدمات کا تقریباً ایک تہائی) کی قدر اضافی قابل تجارت فاضل اور تاجروں کے مارجن کے متعین تناسب کا اطلاق ملک کے اجناس پیدا کرنے والے شعبوں اور درآمدات پر کر کے نکالی جاتی ہے۔ مالی سال 15ء کے دوران بڑے پیمانے پر اشیا سازی اور فصلوں کے شعبوں کی کم نمو تھوک اور خوردہ تجارت کے شعبے کی کمزور تر کارکردگی پر منتج ہوئی۔

جدول 2.10: نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات			
فیصد			
مسمو	مسمو	15ء میں حصہ	
مسمو	مسمو	15ء میں حصہ	
ریلوے	121.4	233.6	0.5
آبی ٹرانسپورٹ	-4.0	10.1	3.5
فضائی ٹرانسپورٹ	27.3	12.7	6.0
پائپ لائن ٹرانسپورٹ	-7.9	-6.1	0.2
مواصلات	0.0	4.4	15.3
روڈ ٹرانسپورٹ	3.8	3.7	72.1
ذخیرہ کاری	3.2	3.9	2.5
	4.2	4.6	100.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالی سال 15ء میں پچھلے سال کے مقابلے میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ذیلی شعبے میں نسبتاً کم نمو درج کی گئی۔ جیسا کہ جدول 2.10 سے ظاہر ہے اس کی بڑی وجہ شعبہ مواصلات کی سست رفتاری تھی۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ میں واضح کیا گیا، تھری رفرور جی اسپیکٹرم کے اجرا کے باوجود اس جز کو مسمو 15ء کے دوران کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ مثال کے طور پر ملک میں سمرز کی باؤمیٹرک تصدیق کی مہم کی وجہ سے مالی دباؤ کا معاملہ۔

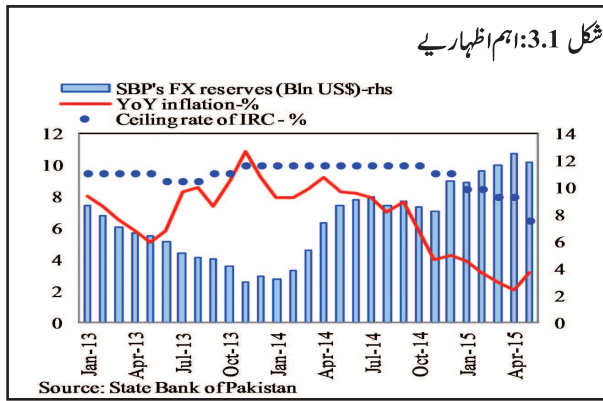
پاکستان ریلویز اور پی آئی اے کی عملی کارکردگی اور مالی اظہارِ یہ سال کے دوران بہتر ہو گئے۔ ریلوے کی کارکردگی مال بردار ٹرینوں اور انجنوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے بہتر ہوئی۔<sup>9</sup> مزید یہ کہ مسافر ٹرینوں کی آمدورفت میں تاخیر کافی کم ہو گئی ہے۔ پی آئی اے کے نقصانات کم ہونے کی بڑی وجہ جیٹ فیول کی گرتی ہوئی قیمتوں اور لیز پرائیمنڈن کا بہتر استعمال کرنے والے طیاروں کی تعداد میں اضافہ تھا۔

<sup>9</sup> مال بردار ٹرینوں کے انجنوں کی تعداد بڑھا کر روزانہ بنیادوں پر 50 کر دی گئی ہے جس سے پاکستان ریلوے کو کراچی بندرگاہ سے روزانہ چھ سے زائد مال بردار گاڑیاں چلانے کا موقع ملا ہے۔



### 3 گرانہ اور زری پالیسی

#### 3.1 عمومی جائزہ



معاشی ماحول میں قابل ذکر بہتری کے ساتھ نومبر 2014ء میں زری نرمی شروع ہو گئی تھی جس کی رفتار میں دوسری سہ ماہی کے دوران تیزی آ گئی۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے جنوری تا مئی 2015ء کے زری پالیسی فیصلوں میں شرح سود کو ریڈور کی بالائی شرح میں مجموعی طور پر 250 بی پی ایس کٹوتی کی (شکل 3.1)۔<sup>1</sup> مجموعی طور پر بالائی شرح چار لگاتار زری پالیسی اعلامیوں میں 300 بی پی ایس کی کے ساتھ آخر مئی 2015ء تک 7.0 فیصد کی

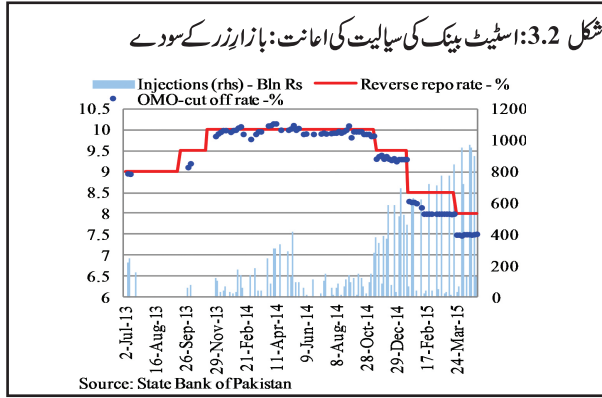
تاریخی پست سطح پر پہنچ گئی۔ اس کے اہم محرکات یہ تھے: (الف) گرانہ میں تیزی سے کمی کے ساتھ گرانہ کے امکانات میں بہتری (ب) بیرونی محاذ پر بڑھتی ہوئی اطمینان کی سطح اور (ج) قدرے محدود بجٹ خسارہ اور اس میں اسٹیٹ بینک سے مالکاری میں تبدیلی کا رجحان۔ اس کی وجوہات میں دانشمندانہ اقتصادی انتظام اور خوش قسمتی دونوں کا ہاتھ تھا۔

تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے ساتھ کارکنوں کی ترسیلات زر میں بلند نمو، بین الاقوامی منڈی میں کامیابی سے صکوک کے اجرا اور آئی ایم ایف پروگرام کے تحت (پالیسی اقدامات کی بنیاد پر) رقوم ملنے سے جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران بیرونی شعبے کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ اس کا خالص اثر ان عوامل سے نمایاں ہے: (الف) آخر مارچ 2015ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر بڑھ کر 11.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جو ایک سال پہلے کی سطح کے مقابلے میں دگنے سے بھی زائد ہے (شکل 3.1)۔<sup>2</sup> اور (ب) شرح مبادلہ (امریکی ڈالر کے ساتھ پاکستانی روپے کی مساوات) میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 3.1 فیصد کمی واقع ہوئی۔

پاکستانی روپے میں استحکام، حکومت کی جانب سے تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کا فائدہ ملکی صارفین کو منتقل کرنے کے حکومتی فیصلے اور دانشمندانہ زری پالیسی کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثر نے گرانہ اور گرانہ کی توقعات دونوں کو نرم کر دیا۔ مارچ 2015ء میں سال بسال عمومی گرانہ کم ہو کر

<sup>1</sup> شرح سود کو ریڈور کے متعلق امور کے لیے فٹ نوٹ نمبر 5 ملاحظہ فرمائیے۔

<sup>2</sup> اسٹیٹ بینک نے آئی ایم ایف کے تحت آخر مارچ 2015ء کے لیے خالص بین الاقوامی ذخائر کا ہدف بآسانی پورا کر لیا۔



ایک دہائی کی پست ترین سطح 2.5 فیصد پر آگئی، مدتی اوسط (جولائی تا مارچ مالی سال 15ء) کم ہو کر 5.1 فیصد رہ گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.6 فیصد تھی۔<sup>3</sup> یہ ارزانی وسیع البہنیا دہے کیونکہ گرانی (غذائی، غیر غذائی، غیر غذائی غیر توانائی، تراشیدہ اور صارف اشاریہ قیمت کے قدرے مستحکم جز)<sup>4</sup> کے تمام پیمانوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران قابل ذکر کمی دیکھی گئی۔

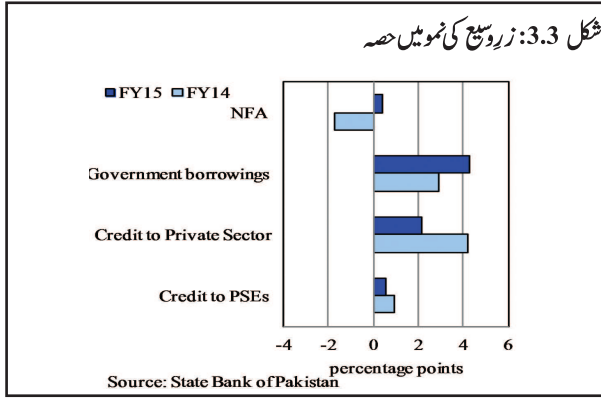
پست گرانی کے ماحول کو خسارے کی مالکاری، خصوصاً بینکاری نظام سے، کے اجزائے ترکیبی میں موافق تبدیلیوں سے بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اگرچہ مطلق لحاظ سے حکومتی قرض گیری گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کچھ زیادہ تھی لیکن معیشت میں زری توسیع کے لیے اس کے خاصے مختلف مضمرات ہوتے ہیں۔ خصوصاً، حکومت نے جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے 58.8 ارب روپے قرضہ لیا تھا جس کے زیر بنیاد پر توسیعی اثرات مرتب ہوئے تھے۔ اس کے مقابلے میں حکومت نے جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران اسٹیٹ بینک کو 674.4 ارب روپے کے خالص قرضے واپس کیے، جس سے زیر بنیاد سکڑ گیا ہے۔ قرضوں کی خالص واپسی سے نہ صرف حکومت کو اسٹیٹ بینک سے اپنے قرضوں کو آخر مارچ 2015ء تک آئی ایم ایف سے طے شدہ حد تک رکھنے میں مدد ملی بلکہ ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں دی گئی صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کو بھی با آسانی حاصل کر لیا۔

اسٹیٹ بینک کو قرضوں کی واپسی کے سکڑاؤ کے اثر کے ساتھ نومبر 2014ء میں شروع ہونے والی زری نرمی نے سیالیت کے انتظام کو پیچیدہ بنا دیا۔ اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے ذریعے اپنے سیالیت کے ادخالات میں اضافہ کیا جس سے آخر مارچ 2015ء تک بازار زر کے سودوں کا حجم 10 کھرب روپے تک پہنچ گیا۔ شکل 3.2 سے ظاہر ہوتا ہے کہ بازار زر کے سودوں کی قطع شرح سود کو مطلوب سطح تک کم کرنے کے لیے بھاری حجم کی بھی ضرورت تھی، جسے وسط فروری 2015ء سے اسٹیٹ بینک کے معکوس ریپورٹ (شرح سود کو ریڈور کی حد) سے 50 بی پی ایس کم رکھا گیا تھا۔ بازار زر کے سودوں کی قطع شرح ہائے سود میں اس کے ماضی کے رجحان کے مقابلے میں نمایاں تبدیلی شرح سود کو ریڈور فریم ورک میں ممکنہ تبدیلیوں کو ظاہر کرتی ہے جس کا نفاذ 25 مئی 2015ء کو کیا گیا۔<sup>5</sup>

<sup>3</sup> مالی سال 15ء میں اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 4.5 فیصد رہ گئی جو سال کے مقررہ 8.0 فیصد اور مالی سال 14ء کی 8.6 فیصد اوسط گرانی کے مقابلے میں خاصی کم ہے۔

<sup>4</sup> صارف اشاریہ قیمت کا اضافی مستحکم جز، قومی گرانی کا ایک نیا پیمانہ ہے۔ اس میں صارف اشاریہ قیمت باسکٹ سے قدرے تغیر پذیر اجناس کو مستقل خارج کر دیا جاتا ہے۔ تاہم اس میں غذائی و غیر غذائی دونوں اجناس کو شامل کیا جاتا ہے جس سے پاکستان میں قیمت کے پائیدار رویے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے اس لنک [http://www.sbp.org.pk/publications/Inflation\\_Monitor/2015/Mar/IM\\_Mar\\_2015.pdf](http://www.sbp.org.pk/publications/Inflation_Monitor/2015/Mar/IM_Mar_2015.pdf) پر مارچ 2015ء کا انفلیشن مانیٹر۔

<sup>5</sup> خصوصاً 24 فروری 2015ء کو جاری کردہ اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ اسٹیٹ بینک شرح سود کو ریڈور پر نظر ثانی کر رہا ہے اور بازار زر شینیر ریپورٹ کی جگہ ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ متعارف کرائے گا۔ بازار زر کے سودوں کی قطع شرحوں اور شرح سود کو ریڈور کی حد کے درمیان تقریباً معین تفاوت برقرار رکھنے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اسٹیٹ بینک نے نئے آئی آر سی فریم ورک پر مؤثر انداز میں منتقلی کے لیے 25 مئی 2015ء سے کافی پہلے ممکنہ تبدیلیوں کو پوری طرح سے نافذ کر دیا ہے۔



جہاں تک زری رسد پر اسٹیٹ بینک کی سیالیت کے ادخالات کے اثر کا تعلق ہے، اسے وسیع تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بازار زر کے سودوں کے بڑھتے ہوئے حجم کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران زر بنیاد میں صرف 4.9 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.0 فیصد تھی۔ مزید برآں، اس معتدل اضافے کا سبب بیرونی کھاتوں میں قابل ذکر بہتری تھی جبکہ اس مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں 22.1 ارب روپے (0.9 فیصد) کی خالص تخفیف دیکھی گئی۔

جدول 3.1: زری مجموعے (جولائی تا مارچ)

آمدورفت ارب روپے میں، نمو فیصد میں

آخر جون سے مطلق تبدیلیاں	ذخائر میں سال بسال نمو	
	م 14ء	م 15ء
زری رسد (زر)	526.6	568.1
خالص ملکی اثاثے	629.8	433.6
بینک دولت پاکستان	178.0	-21.1
جدولی بینک	451.8	454.8
خالص بیرونی اثاثے	-103.2	134.4
بینک دولت پاکستان	-59.0	160.9
جدولی بینک	-44.2	-26.5

ماخذ: بینک دولت پاکستان

زر بنیاد کی طرح زری وسیع میں بھی جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 5.7 فیصد کی کچھ کم شرح سے نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.9 فیصد تھی۔ اس کے ساتھ زری وسیع کی رسد میں پست نمو اسٹیٹ بینک کے نرم زری پالیسی موقف سے ہم آہنگ نہیں۔ اسے سمجھنے کے لیے یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے: (الف) اسٹیٹ بینک شرح سود کو مطلوبہ سطح تک رکھنے کے لیے سرگرمی سے سیالیت فراہم کرتا رہا ہے اور (ب) نجی شعبے کو قرضے میں سست روی کا سبب اجناس کی قیمتوں میں نرمی ہو سکتا ہے۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں یکدم کمی (تیل، کپاس، چاول، خوردنی تیل، دھاتیں وغیرہ)، صحت مند کارپوریٹ منافع اور کارپوریٹ شعبے کے پاس اضافی گنجائش نے نامیہ لحاظ سے بینک کے قرضے کی طلب کو کم کر دیا۔

### 3.2 زری مجموعوں میں پیش رفت

گزشتہ برس زری سخت گیری اور خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے کمی کے باعث زری توسیع کو محدود رکھنے میں مدد ملی تھی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران غیر ضروری سست روی کا سبب بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں سست روی تھی (جدول 3.1)۔ خالص ملکی اثاثوں میں حکومتی شعبے کی قرض گیری کا توسیعی اثر نجی شعبے اور سرکاری شعبے کی انٹریڈائز کے قرضوں میں پست توسیع نے زائل کر دیا (شکل 3.3)۔

### 3.2.1 خالص بیرونی اثاثے

بیرونی محاذ پر بڑھتی ہوئی اطمینان کی سطح نے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کو خاصا بہتر کر دیا ہے۔ مطلق لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں 134.4 ارب روپے کی توسیع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 103.2 ارب روپے کی تخفیف ہوئی تھی۔ ادارہ جاتی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس توسیع میں بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کا تھا جو کثیر فریقی/دوطرفہ رقوم کی آمد (علاوہ آئی ایم ایف) میں تیزی اور صکوک بانڈ کے اجرا کے زری اثر کو ظاہر کرتا ہے۔

مزید برآں، جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں قدرے کم (26.5 ارب روپے) رہی۔ معمولی بہتری کا سبب جدولی بینکوں کے بیرون ملک رکھے گئے اثاثوں کا بڑھنا تھا جس میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 18.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 10.9 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی۔ ایف ای 25 امانتوں پر تجارتی مالکاری کی خالص واپسی سے بھی بینکوں کو اپنی بیرون ملک رکھی گئی رقوم کو بڑھانے میں مدد ملی۔<sup>6</sup> جدولی بینکوں کے بیرونی واجبات میں بھی کمی آئی کیونکہ بیرون ملک بینکوں سے قرض گیری گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی تھی۔

### 3.2.2 خالص ملکی اثاثے

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 433.6 ارب روپے کی توسیع ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 629.8 ارب روپے تھی۔ اس قدرے کم توسیع کا سبب نجی شعبے کے قرضوں میں سست روی تھی جس نے حکومتی قرض گیری میں نمو کا اثر زائل کر دیا۔ ادارہ جاتی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 21.1 ارب روپے کی کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 178.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس تخفیف کا اہم سبب مالیاتی حکام کی جانب سے بھاری رقوم کی واپسی تھی۔

اگرچہ جدولی بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران کوئی تبدیلی نہیں آئی لیکن گذشتہ برس کے مقابلے میں اس کے عوامل میں قابل ذکر تبدیلیاں دیکھی گئیں۔ خصوصاً، جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران جدولی بینکوں سے حکومتی قرض گیری کی سطح کے مقابلے میں حکومتی قرض گیری تین گنا زیادہ تھی جبکہ کمرشل بینکوں کی جانب سے نجی شعبے اور سرکاری شعبے کی انٹرپرائزز کو دیے جانے والے قرضے گذشتہ برس کی نصف سطح پر تھے۔ درج ذیل سطور میں ان دو امور پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

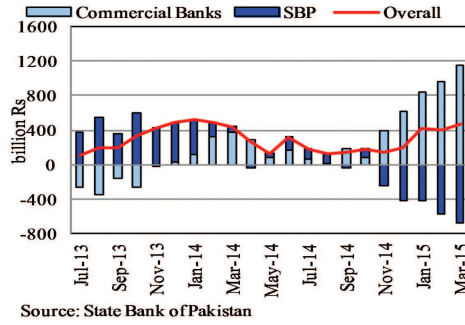
#### اعانتِ میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری<sup>7</sup>

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران مجموعی طور پر بینکاری شعبے سے حکومتی قرض گیری میں گذشتہ برس کے مقابلے میں معمولی اضافہ ہوا۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران حکومتی قرض گیری کے اجزائے ترکیبی گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصے مختلف تھے۔

6 جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران ایف ای 25 امانتوں پر تجارتی مالکاری 940 ملین ڈالر تھی جبکہ اس کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 192 ملین ڈالر کی رقوم واپس کی گئیں۔

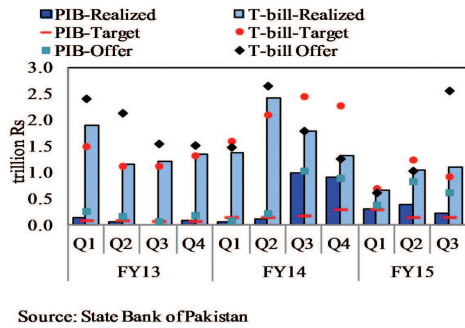
7 یہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ اس سیکشن میں بیان کردہ نقد بنیادوں پر حکومتی قرض گیری کے ڈیٹا اور واجب الوصول بنیادوں پر مرتب کردہ زری سروے میں مماثلت ضروری نہیں۔

شکل 3.4: خالص میزانی قرض گیری۔ مجموعی بہاؤ



جیسا کہ شکل 3.4 میں دکھایا گیا ہے، اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران گزشتہ برس کی معمولی قرض گیری کے مقابلے میں بھاری واپسی دیکھی گئی۔ قرضے کی واپسی سے حکومت کو اپنی اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری کو آخر مارچ 2015ء کے لیے آئی ایم ایف سے طے شدہ حدود اور ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت صفر قرض گیری کی سہ ماہی حد پورا کرنے میں مدد ملی۔

شکل 3.5: نیلامی کا خاکہ



حکومت نے اسٹیٹ بینک کو قرضے کی خالص واپسی کی جزوی مالکاری کمرشل بینکوں سے حاصل کی تھی۔ خصوصاً جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران حکومت نے کمرشل بینکوں سے 1,143.8 ارب روپے کا قرض لیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ رقم 378.1 ارب روپے تھی۔

حکومتی تمسکات کی نیلامیوں کے ایک مختصر

جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف حکومت قرض گیری کے لیے آمادہ تھی بلکہ کمرشل بینک بھی زیر جائزہ مدت کے دوران خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری میں دلچسپی لے رہے تھے۔ جیسا کہ شکل 3.5 میں دکھایا گیا ہے، کمرشل بینکوں نے دستیاب شرح ہائے سود پر اپنے فنڈز کو رکھنے کے لیے حکومتی تمسکات کی ابتدائی نیلامیوں میں جارحانہ شرکت کی تھی کیونکہ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں زری نرمی کی توقع کی جا رہی تھی۔<sup>8</sup>

حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کے لیے سب سے زیادہ قابل ترجیح تمسک 3 سالہ پی آئی بی تھا۔ اصل میں دستیاب خط یافت کے ٹی بل اور پی آئی بی کے اجزاء کے درمیان رابطہ کا فقدان تھا، خصوصاً نومبر 2014ء میں زری پالیسی موقف میں تبدیلی سے قبل۔<sup>9</sup> بینکوں نے پی آئی بی نیلامیوں میں

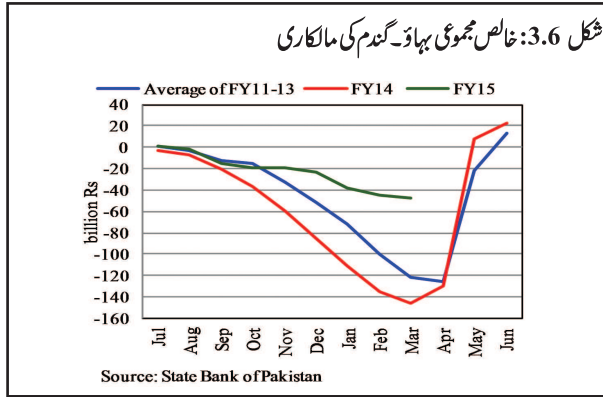
8 یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اسٹیٹ بینک نے سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران غذائی گرانی پر اگست 2014ء کے سیلاب کے ممکنہ اثر، سیاسی محاذ پر غیر موافق صورت حال اور آئی ایم ایف پروگرام کے چوتھے جائزے میں تاخیر کے باعث اپنے زری پالیسی موقف میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ مزید برآں، بازار زری میں سیالیت کو محتاط انداز میں سخت رکھا گیا تاکہ شرح مبادلہ پر کسی غیر ضروری دباؤ سے بچا جاسکے اور آئی ایم ایف پروگرام کے تحت استحکام میں سہولت دی جاسکے۔

9 خصوصاً مالی سال 15 کی پہلی سہ ماہی کے دوران 3 سالہ پی آئی بی اور ششماہی ٹی بلز کے درمیان اوسط میعاد پر پی ایم 229 پی آئی بی ایس تھا جو مالی سال 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کم ہو کر 117 پی آئی بی ایس رہ گیا اور بالآخر جنوری تا فروری مالی سال 15ء میں کم ہو کر 11 پی آئی بی ایس رہ گیا۔

جدول 3.2: اجناس کی سرگرمیوں کے قرضے (جولائی تا مارچ)		
ارب روپے	م 14ء	م 15ء
گندم	-146.1	-47.6
چینی	3.0	-0.8
یوریا	9.3	-8.9
چاول	0.1	0.1
کپاس	0.0	1.5
مجموعی	-133.7	-55.7

ماخذ: بینک دولت پاکستان

جارجانہ شرکت کے ذریعے اس موقع سے فائدہ اٹھایا جو خاصا فائدہ مند ثابت ہوا کیونکہ حکومت نے اپنے ملکی قرض کی عرصیت کے خاکے میں بہتری لانے کے لیے نیلامی سے قبل کے اہداف سے خاصی زیادہ رقوم قبول کیں۔ مثلاً، بینکوں نے مالی سال 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کی نیلامیوں میں 828.6 ارب روپے کی پیشکش کی جبکہ اس کا مجموعی ہدف صرف 150.0 ارب روپے تھا اور حکومت کو ان نیلامیوں سے 354.3 ارب روپے حاصل ہوئے (ہدف کے مقابلے میں دگنے سے بھی زائد)۔



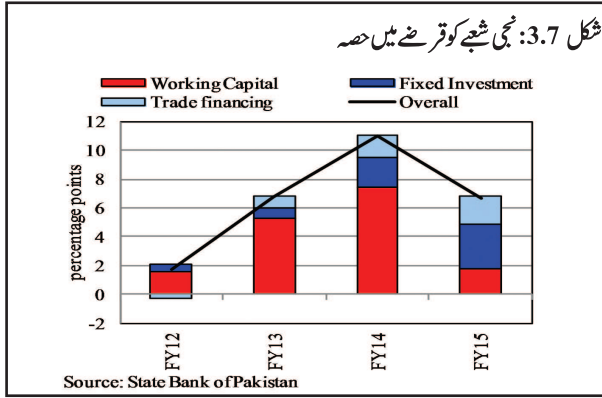
مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران حکومتی تمسکات کی نیلامیوں میں بولی کے رجحان سے نشاندہی ہوتی ہے کہ پی آئی بی کے لیے کمرشل بینکوں کی طلب بلند سطح پر پہنچ چکی ہے اور ٹی بلز کی طلب میں کسی حد تک بحالی آئی ہے (شکل 3.5)۔ سال کی پہلی اور دوسری سہ ماہیوں کی طرح کمرشل بینک مالی سال 15ء کی تیسری سہ

ماہی کے دوران ٹی بل نیلامیوں میں بھرپور شرکت کر رہے تھے۔ اس کے نتیجے میں حکومت کو ان نیلامیوں سے 1,107.2 ارب روپے حاصل ہوئے جو کہ عرصیت مکمل کرنے والی رقوم کے مقابلے میں دگنا اور سہ ماہی کے لیے 925.0 ارب روپے کے مجموعی ہدف سے خاصا زیادہ ہے۔<sup>10</sup>

#### اجناس کی سرگرمیاں

آخر مارچ 2015ء تک اجناس کی سرگرمیوں کے واجب الادا قرضے کم ہو کر 436.8 ارب روپے رہ گئے جو آخر جون 2014ء میں 492.4 ارب روپے تھے۔ تاہم، جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 55.7 ارب روپے کی خالص واپسی گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران واپس کیے گئے 133.7 ارب روپے کے مقابلے میں خاصی کم تھی (جدول 3.2)۔ اس کا سبب گندم کی مالکاری تھی کیونکہ خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیاں نئی فصل کی آمد سے قبل گندم کے ذخائر کو فروخت نہیں کر سکی تھیں جس نے جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران ان کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو متاثر کیا تھا۔

10 حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کی ان سرمایہ کاریوں کی جزوی مالکاری مرکزی بینک کی جانب سے قلیل مدتی قرض گیری سے کی گئی۔



اصل مسئلہ ملکی منڈی میں بین الاقوامی بازار کے مقابلے میں گندم کی قدرے بلند قیمت ہے۔ قیمت کے اس فرق سے فائدہ اٹھانے کے لیے نجی شعبے نے جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 0.7 ملین ٹن گندم درآمد کی۔ منڈی میں گندم کی اضافی رسد کے ساتھ گندم کی امدادی قیمت کے مسئلے نے بھی خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیوں کے لیے قرضوں کی موسمی واپسی کو مشکل بنا دیا تھا۔ مزید برآں، یہ بات ذہن نشین رہنی

چاہیے کہ مالی سال 14ء ایک قدرے غیر معمولی سال تھا کیونکہ اس مدت کے دوران بھاری رقوم واپس کی گئی تھیں (شکل 3.6)۔

جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی ابتدائی رپورٹوں میں نشاندہی کی جا چکی ہے، زراعت اور فروخت کی آمدنی سے قابل وصولی رقوم اجناس کی سرگرمیوں کے واجب الادا قرضوں کا تقریباً 50 فیصد بنتی ہیں۔ مالیاتی شفافیت کو بڑھانے اور اجناس کی سرگرمیوں کی مالی لاگت کو محدود رکھنے کے لیے ان قابل وصولی رقوم کا اچھے طریقے سے تصفیہ ضروری ہے۔

### 3.3 نجی شعبے کو قرضہ

مطلق لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران نجی شعبے کو قرضے میں 204.9 ارب روپے کی توسیع ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 133.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ اس سست روی میں طلب و رسد دونوں عوامل نے اہم کردار ادا کیا تھا لیکن طلب کا اثر زیادہ تھا۔ خصوصاً، اجناس کی قیمتوں میں تیزی سے کمی، صحت مند کارپوریٹ منافع، صنعتی شعبے کے پاس اضافی گنجائش، توانائی کی قلت کے تسلسل اور قرض گیری کی حقیقی بلند لاگت نے بینک قرضے کی طلب کم کر دی تھی۔ دوسری جانب، اگرچہ خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری میں بینکوں کی دلچسپی نے نجی شعبے کے لیے قرض دینے کے قابل فنڈز کی دستیابی میں کمی کر دی تھی لیکن اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے بھاری ادخالات کی موجودگی اور شرح ہائے سود میں نمایاں کمی کے باعث یہ اسے محدود کرنے والا اہم عامل نہیں سمجھا جاسکتا۔<sup>11</sup>

قسم کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سست روی میں تمام کردار نجی کاروباری اداروں کو جاری سرمائے کے قرضوں کی پست سطح کا تھا (شکل 3.7)۔ دیگر عوامل کے علاوہ اجناس کی قیمتوں میں تیزی سے کمی اس کا ایک اہم سبب معلوم ہوتا ہے۔ تھوک قیمتوں میں کمی کا لحاظ رکھتے ہوئے جاری سرمائے کے قرضوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران ان میں 8.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 7.5 فیصد تھی۔ مزید برآں، جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں میں 84.4 ارب روپے (جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں دیکھی جانے والی توسیع کا 1.7 گنا) کا اضافہ ہوا (جدول 3.3)۔

11 سیالیت کے ادخال کے لیے بازار زر کے سودوں کا اوسط حجم مالی سال 15ء کی پہلی، دوسری اور تیسری سہ ماہی میں بالترتیب 178.4 ارب روپے، 217.4 ارب روپے اور 390.3 ارب روپے تھا۔



جدول 3.3: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے (جولائی تا مارچ)								
بہاؤ ارب روپے میں								
مجموعی قرضہ		جاری سرمایہ		معیّن سرمایہ کاری		تجارتی مالکاری		
م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	
271.7	185.1	177.0	50.6	50.7	84.4	44.1	50.2	نجی شعبے کا کاروبار
16.6	14.3	11.1	11.1	4.7	8.2	0.8	-5.0	(1) زراعت
215.1	104.6	143.4	26.7	36.4	44.0	35.4	34.0	(2) اشیا سازی
95.2	56.8	71.0	24.2	15.6	17.2	8.6	15.4	غذا و مشروبات
36.9	10.1	25.4	0.0	2.3	5.0	9.3	5.1	چاول
49.7	40.1	38.8	19.7	10.3	17.2	0.6	3.2	چینی
13.1	6.1	12.5	3.4	0.0	1.5	0.5	1.3	مشروبات
68.6	29.5	53.7	15.9	1.3	1.8	13.6	11.8	ٹیکسٹائل
-7.2	-1.6	-5.8	-1.7	-1.6	0.5	0.1	-0.4	سینٹ
26.8	-3.2	8.0	1.0	19.2	-6.0	-0.4	1.9	(3) بجلی
-7.9	10.2	2.3	8.3	-11.3	1.0	1.2	0.9	(4) ٹیلی کام
51.2	60.9	38.4	-19.0	9.1	52.7	3.8	27.2	(5) دیگر *
* مائی گیری، ہوٹل، ٹرانسپورٹ، پیٹرولیم، خوردنی تیل، تعلیم، کامرس و تجارت، تعمیرات، کان کنی و کوہ کنی، جہاز رسانی، ریل اسٹیٹ، بھت وغیرہ								
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

معاشی عوامل کے علاوہ شعبہ جاتی پیش رفت نے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران قرضوں میں اضافے کو متاثر کیا جن کا اگلی سطور میں مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

#### غذا اور مشروبات کا شعبہ

اشیا سازی کے شعبے میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران غذا اور مشروبات کے شعبوں کے قرضوں میں ہونے والا خالص اضافہ جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں دیکھی جانے والی رقم کا نصف تھا۔ اجناس کی قیمتوں میں کمی کی اس کا ایک اہم عامل تھا کیونکہ:

- مالی سال 14ء کے دوران دھان کی قیمت 2400 تا 2500 روپے فی 40 کلوگرام سے گر کر زیر جائزہ مدت کے دوران صرف 1500 تا 1600 روپے رہ گئی جس نے چاول کی پروسیسنگ ملز کی قرضہ جاتی ضروریات کو کم کر دیا۔

- جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران چینی کی صنعت کی جانب سے لیا گیا قرضہ گزشتہ برس کے مقابلے میں کچھ کم تھا جس کا پتہ پیداوار میں کمی سے چل سکتا ہے۔ گنے کی فصل مالی سال 14ء کے 67.5 ملین ٹن سے گر کر موجودہ موسم میں 62.6 ملین ٹن پر آگئی تھی۔<sup>12</sup>

<sup>12</sup> جیسا کہ سابقہ سہ ماہی رپورٹوں میں بیان کیا جا چکا ہے، ایک اہم پیدا کنندہ ملک میں تین گرین فیلڈ پیداواری پائٹس لگانے کے عمل سے گزر رہا ہے جس کا معین سرمایہ کاری قرضوں میں بڑا حصہ ہے۔



- مشروبات کے شعبے کو قرضوں میں توسیع جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران دیکھے جانے والے اضافے کے مقابلے میں نصف سے بھی کم تھی۔ جاری سرمائے کے قرضوں کی پست طلب بظاہر اس کا سبب بننے والا اہم عامل معلوم ہوتا ہے کیونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران معین سرمایہ کاری قرضے بڑھ گئے تھے۔

جدول 3.4: صارفی مالکاری (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے				
م 15ء	م 14ء	م 13ء	م 12ء	
16.0	21.5	8.5	-17.4	مجموعی
0.1	-0.1	-2.4	-5.4	ہاؤس ہلڈنگ کے لیے
12.7	9.0	2.3	-10.6	ٹرانسپورٹ جیسے کاروبار کی خریداری
-0.5	-0.5	-1.9	-3.4	کریڈٹ کارڈز
-0.1	0.2	-0.1	0.0	پائیدار صارفی اشیا
4.9	13.9	10.2	0.4	ذاتی قرضے
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

#### ٹیکسٹائل کا شعبہ

کپاس کی قیمتوں میں کمی اور کمزور بیرونی طلب وہ اہم عوامل تھے جو ٹیکسٹائل کے شعبے کی جانب سے قرضوں کی پست طلب کا باعث بنے۔ مزید برآں، بیشتر ٹیکسٹائل فرمیں مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنے معین سرمایہ کاری قرضے واپس کر رہی تھیں۔ اگر یہ قرضے واپس نہ کیے جاتے تو قرضوں کا مجموعی استعمال کچھ زیادہ ہو سکتا تھا کیونکہ مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب بڑھ گئی تھی۔

#### توانائی کا شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران قرضوں میں 26.8 ارب روپے کی خالص توسیع کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران توانائی کی انفراسٹرکچر نے 3.2 ارب روپے واپس کیے۔ جاری سرمائے کے قرضوں کی سطح گزشتہ برس کے مقابلے میں پست رہی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں میں 6.0 ارب روپے کی خالص واپسی دیکھی گئی۔ دیگر عوامل کے علاوہ یہ پیش رفت مالی سال 14ء کے آغاز میں توانائی کے شعبے کی اداروں کے مابین قابل وصولی رقوم کے تصفیے سے بھی منسلک ہیں جن سے بجلی پیدا کرنے میں مدد ملی تھی۔ آپریشنز کی بحالی اور توسیع کے نتیجے میں اس مدت کے دوران جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب پیدا ہوئی۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں کی واپسی اور جاری سرمائے کی پست ضروریات کی وجہ سے یہ رجحان تبدیل ہو گیا۔<sup>13</sup>

#### ٹیلی کام شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران ٹیلی کام شعبے کو 7.9 ارب روپے کے قرضوں کی خالص واپسی کی گئی جبکہ زیر جائزہ مدت کے دوران ٹیلی کام

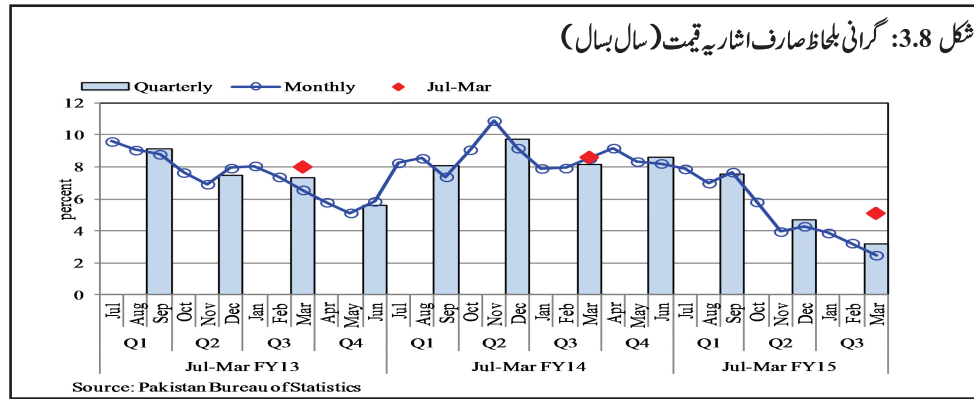
13 اداروں کے مابین قابل وصولی رقوم دوبارہ نمودار ہو کر 280 ارب روپے کی سطح پہنچ گئی ہیں جو توانائی کے شعبے کے مؤثر کام کرنے کی صلاحیت کو محدود کر رہی ہیں۔

شعبے کے قرضوں میں 10.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اپریل 2014ء میں تھری جی فور جی اسپیکٹر متعارف کرائے جانے کے بعد جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں دونوں میں اضافہ ہوا تھا۔ بعد ازاں، موبائل فون کمپنیوں کی جانب سے بائیو میٹرک توثیق سے متعلق آلات کی خریداری اور ایک بڑی موبائل کمپنی کی جانب سے دسمبر 2014ء میں فور جی ایل ٹی ای متعارف کرانے سے بھی قرضوں کے استعمال کی سطح بڑھ گئی تھی۔

#### صدارتی مالکاری

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران صارفی مالکاری میں 16.0 ارب روپے کی توسیع ہوئی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں 21.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 3.4)۔ یہ سست روی گزشتہ برس کے مقابلے میں ذاتی قرضوں میں معمولی اضافے کا نتیجہ تھی۔ قدرے بلند اساسی اثر کے ساتھ گزشتہ دو برسوں کے دوران قرضوں کی واپسی اور ذاتی قرضوں کی معروف اسکیموں کا بھاری استعمال اس کا سبب بننے والے اہم عوامل ہیں۔

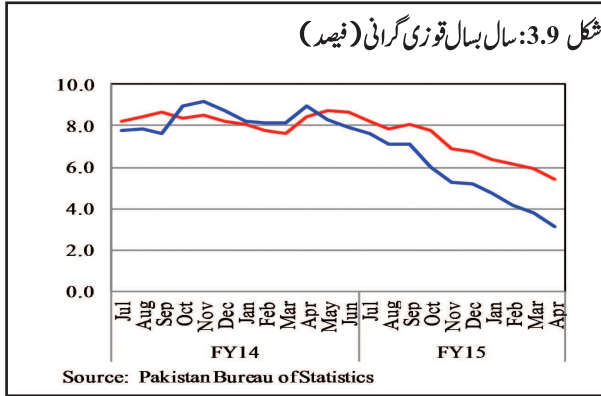
جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران کار مالکاری، جس کا صارفی مالکاری میں حصہ 30 فیصد بنتا ہے، اس میں 11.6 فیصد کی بھرپور نمو ہوئی۔ ضوابطی شرائط میں تبدیلی جس کے تحت بینکوں کو 9 سال تک پرانی کاروں کی مالکاری کرنے کی اجازت دی گئی تھی اور نئی مقامی طور پر اسمبل کی جانے والی سیڈان اس کا باعث بننے والے اہم عوامل ہیں۔



#### 3.4 گرانے

گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں تیسری سہ ماہی کے دوران کی کار رجحان جاری رہا اور یہ مارچ 2015ء میں ایک دہائی کی پست ترین سطح 2.5 فیصد پر آ گئی۔ مالی سال 15ء کے ابتدائی نو مہینوں کے دوران اوسط گرانے 5.1 فیصد تھی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 3.5 فیصدی درجے زیادہ تھی (شکل 3.8)۔ گرانے میں تیزی سے اس کی اہم وجوہات میں تیل کی عالمی قیمتوں میں مسلسل کمی، جنہیں ملکی صارفین کو منتقل کیا گیا، اور عالمی منڈیوں میں اجناس کی پست قیمتیں تھیں<sup>14</sup> جبکہ اسے اضافی تقویت مستحکم شرح مبادلہ اور مالی سال 14ء اور مالی سال 15ء کے ابتدائی مہینوں میں سخت زری پالیسی کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثرات سے حاصل ہوئی۔

<sup>14</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران آئی ایم ایف کے اجناس اشاریہ قیمت (مجموعی) میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 20.1 فیصد کی دیکھی گئی جبکہ اس مدت کے دوران غذائی قیمتوں کے ذیلی اشاریے میں 9.7 فیصد کی واقع ہوئی۔



اس مدت کے دوران غذائی وغیرہ غذائی گروپوں دونوں کی سال بسال گرانی تیزی سے کم ہوئی جبکہ قوزی گرانی بھی خاصی کم ہو گئی (شکل 3.9)۔ خصوصاً، قوزی گرانی جس کی پیمائش تراشیدہ اوسط سے کی جاتی ہے اور جس کی قیمتوں میں انتہائی تبدیلیوں کو شامل نہیں کیا جاتا، وہ بھی نمایاں کمی کو ظاہر کر رہی ہے۔ اصل میں صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل تقریباً ایک چوتھائی اجزاء میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سال کی

تیسری سہ ماہی کے دوران یا تو کمی ہوئی یا ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

اجناس کے تمام گروپوں میں مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی میں ایک ہندسی گرانی دیکھی گئی علاوہ تمباکو اور تعلیم (جس میں نجی اسکولوں اور کالجوں کی جانب سے چارج کی جانے والی فیس بھی شامل ہے) کے۔ اس کا اہم عامل ٹرانسپورٹ گروپ تھا جس کی قیمت میں سہ ماہی کے دوران 10 فیصد کمی دیکھی گئی (جدول 3.5)۔ تاہم یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹرانسپورٹ گروپ کے کرایوں میں صرف 4.8 فیصد کمی واقع ہوئی۔

اینڈھن کی قیمتوں میں کمی کا اثر سرکاری اشاریہ قیمت سے بھی نمایاں ہے۔ یہ اجزاء کا ایک ذیلی اشاریہ ہے جس کی قیمتوں کا تعین حکومت کرتی ہے۔ سرکاری اشاریہ قیمت میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 0.6 فیصد گرانی رہی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے 7.4 فیصد کے مقابلے میں خاصی کم ہے۔

اگرچہ نومبر 2014ء میں حکومت نے بجلی کی قیمتوں میں 1.8 فیصد کمی کر دی تھی لیکن اینڈھن کی قیمتوں میں کمی سے اس کا اثر زائل بالکل زائل ہو گیا۔ مزید برآں، جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں گندم کی اوسط قیمتوں میں بھی 5.6 فیصد کمی ہوئی جس نے نہ صرف سرکاری اشاریہ قیمت گرانی بلکہ صارف اشاریہ قیمت گرانی کو بھی محدود رکھا۔<sup>15</sup>

#### گرانی کی توقعات

اگرچہ بظاہر تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کا عمل رک گیا ہے لیکن یہ ابھی تک جون 2014ء کی سطح سے کافی نیچے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 15ء کے بقیہ مہینوں میں اینڈھن کی گرانی کا اوسط عمومی گرانی پر اثر کمزور رہے گا۔ مزید برآں، مستحکم پاکستانی روپیہ (ادائیگیوں کے توازن اور زرمبادلہ کے ذخائر کی اطمینان بخش صورت حال) اور قرض گیری کے لیے حکومت کے اسٹیٹ بینک کے بجائے کمرشل بینکوں پر انحصار سے بھی گرانی کی توقعات کو پست سطح پر رکھنے میں مدد ملی۔

<sup>15</sup> پاکستان میں قلیل تا اوسط مدت کے دوران مجموعی گرانی کو متاثر کرنے میں گندم کی قیمتوں کے کردار کو دستاویزی حیثیت دی گئی ہے:

Khan, M. S. and Schimmelpfennig, Axel (2006), Inflation in Pakistan: Money or Wheat?; SBP-Research Bulletin Volume 2, Number 1, 2006

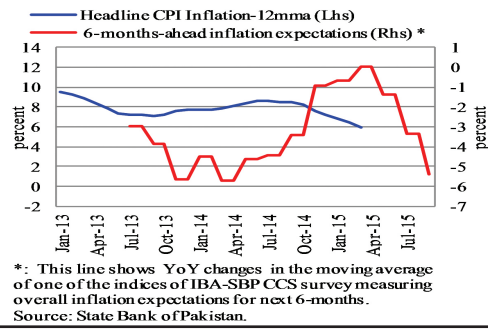
مالی سال 2015ء کی تیسری سہ ماہی رپورٹ

جدول 3.5: صارف اشاریہ قیمت میں سال بسال گرانی									
(فیصد)									
	مالی سال 14ء			مالی سال 15ء			جولائی تا مارچ مہ 14ء		جولائی تا مارچ مہ 15ء
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی			
غذائی گروپ	9.1	10.7	8.0	8.2	6.6	3.6	1.9	9.3	4.0
غذا و مشروبات	8.8	10.5	7.5	7.5	5.8	2.7	0.9	8.9	3.1
تباکو	14.6	14.9	16.0	22.2	22.4	21.7	20.2	15.2	21.4
غیر غذائی گروپ	7.3	9.0	8.2	8.9	8.2	5.5	4.2	8.2	5.9
لباسات و جوتے	15.0	13.4	11.7	11.3	9.4	8.6	7.7	13.3	8.6
مکانات	6.5	9.5	9.3	9.7	8.9	5.8	5.7	8.5	6.8
مکان کا کرایہ	8.2	7.9	8.0	8.6	7.8	7.6	7.5	8.0	7.6
بجلی کے چارجز	0.0	15.8	15.8	15.8	15.8	1.2	1.8	10.5	5.8
گیس کے چارجز	7.0	7.0	0.9	0.6	0.0	0.0	0.0	4.9	0.0
مزدور کی اجرتیں*	10.8	11.0	10.1	10.0	7.8	7.4	7.6	10.6	7.6
دیگر مکانات**	8.0	9.8	10.0	9.3	7.4	4.9	2.9	9.3	5.0
آرائش و مرمت	8.4	8.7	8.8	9.6	8.8	7.2	6.0	8.6	7.3
صحت	7.0	6.4	6.4	7.3	6.8	5.8	5.4	6.6	6.0
ٹرانسپورٹ	2.6	6.9	4.7	4.5	4.9	-1.8	-10.0	4.7	-2.4
مواصلات	4.9	4.8	0.9	0.9	0.2	0.2	0.3	3.5	0.2
تفریح و ثقافت	9.4	9.9	9.0	6.6	4.7	3.7	3.4	9.4	3.9
تعلیم	8.0	8.6	7.9	15.8	15.7	14.5	14.2	8.1	14.8
رہنہ و رہائش	10.4	12.2	12.9	13.4	10.6	7.7	5.5	11.9	7.9
متفرق	5.7	4.6	5.1	5.9	7.1	5.3	4.5	5.1	5.6
مجموعی صارف اشاریہ قیمت	8.1	9.7	8.1	8.6	7.5	4.7	3.2	8.6	5.1
* اجرتیں: بشمول غیر منظم مزدور، بڑھتی، راج مسٹری، پلہ اور الیکٹریسیٹن									
** بشمول سینٹ، اینٹیں، بلاک، پیپٹ، بجری، ریت، سریا، لکڑی، آگ جلانے کی لکڑی، مٹی کا تیل اور پانی کے چارجز									

سروے پر مبنی گرانی کی توقعات کا اظہار یہ جس کی پیمائش آئی بی اے ایس بی پی اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) سے کی جاتی ہے، اس سے بھی اس مالی سال کے بقیہ حصے اور آئندہ مالی سال کے ابتدائی حصے میں پست گرانی کی توقعات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ وسط مدتی گرانی کی توقعات (آئندہ 6 ماہ کی گرانی) میں، جن کی پیمائش سروے کے ایک سوال سے ہوتی ہے، مارچ 2015ء میں منعقد ہونے والے مسلسل تیسرے سروے میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔

سروے پر مبنی اظہار یہ کے مطابق گرانی کی توقعات کے مالی منڈی کے پیمانے میں بھی مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بہتری

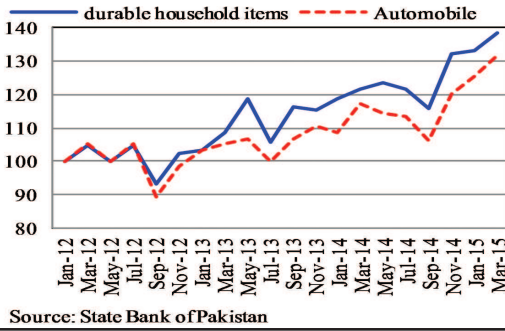
شکل 3.10: گرانی کی توقعات بمقابلہ عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



آئی ہے جس کی عکاسی دسمبر 2014ء سے طویل مدتی شرح ہائے سود (10 سالہ پی آئی بیز) میں 209 بی پی ایس کی کمی سے ہوتی ہے۔<sup>16</sup> مجموعی طور پر ستمبر 2014ء تا آخر مارچ 2015ء کے دوران 10 سالہ پی آئی بی کی یافیتوں میں 410 بی پی ایس کی کمی واقع ہوئی۔

جیسا کہ شکل 3.10 میں دکھایا گیا ہے، جنوری 2012ء میں آئی بی اے ایس بی پی کے اعتماد صارف سروے کے آغاز سے عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں آئندہ چھ ماہ کی گرانی کی توقعات (آئی بی اے ایس بی پی اعتماد صارف سروے کا ایک پیمانہ) معتدل رہی ہیں۔ اس اظہاریے کی مستقبل کی سمت کے ساتھ اسٹیٹ بینک سے محدود حکومتی قرض گیری اور شرح مبادلہ میں استحکام کے باعث توقع ہے کہ بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باوجود اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اپنی موجودہ سطح سے مزید نیچے آسکتی ہے۔

شکل 3.11: آئی بی اے ایس بی پی اعتماد صارف سروے: آئندہ چھ مہینوں کی خریداری



اس سے قطع نظر تیل کی مستقبلات منڈی کے حالیہ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ تیل کی عالمی قیمتیں آئندہ دو برسوں تک کم رہیں گی، جس کی وجوہات میں امریکی ڈالر کی مضبوطی کے امکانات اور ایران پر پابندیوں کے ممکنہ خاتمے کے بعد خام تیل کی رسد کا بڑھنا شامل ہیں۔

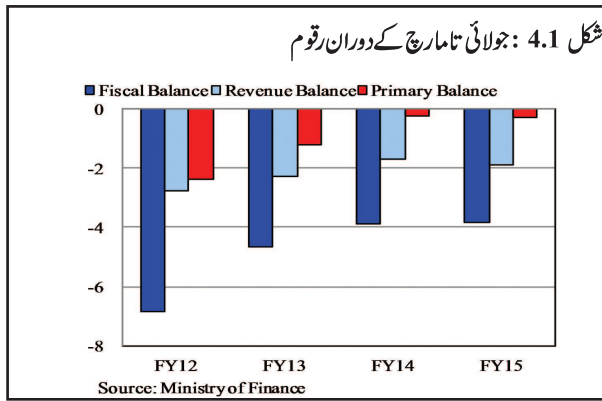
تیل کی عالمی قیمتوں میں نرمی کے تسلسل اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے موافق زری پالیسی موقف کو مد نظر رکھتے ہوئے مارچ 2015ء میں منعقد ہونے والا آئی بی اے ایس بی پی کا اعتماد صارف اشاریہ (سی سی آئی) مزید بڑھ کر 156.8 تک پہنچ گیا<sup>17</sup> جبکہ آئی بی اے ایس بی پی کے اعتماد صارف سروے میں جواب گزاروں کی جانب سے آئندہ چھ مہینوں کے دوران پائیدار اشیا کی خریداری کے متعلق جوابات بھی پاکستانی معیشت کے روشن امکانات کو ظاہر کر رہے ہیں (شکل 3.11)۔

16 گرانی کی توقعات کی سروے پر مبنی پیمائش میں جواب گزاروں سے متوقع گرانی کے متعلق براہ راست سوال کیا جاتا ہے جبکہ گرانی کی توقعات کی پیمائش کے لیے مالی منڈی کا پیمانہ خط یافت سے وسط تا طویل مدتی گرانی کی توقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ خصوصاً طویل مدتی حکومتی بانڈز پر بازار زر کی شرح ہائے سود سے مختلف میعادوں کے بانڈز پر متوقع گرانی کی تلافی کی عکاسی ہوتی ہے جبکہ یہ موجودہ صرف کوئلہ کی کرنے کے لیے ایک انعام اور سیالیٹ پر بحیم کو بھی ظاہر کر رہا ہے۔

17 بلند ترین سطح جس پر یہ اشاریہ اپنی تخلیق کے بعد سے پہنچا ہے۔

## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 مالیاتی کارروائیاں



جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران میزانی خسارہ جی ڈی پی کا 3.8 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں یہ 3.9 فیصد تھا (شکل 4.1)۔ اس خسارے میں دو چیزوں کا حصہ تھا، محاصل جمع کرنے میں سست رفتار نمو، اور ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے اضافہ۔ ترقیاتی اخراجات میں اضافہ تو حوصلہ افزا ہے تاہم محاصل جمع کرنے میں سست روی تشویش کا باعث ہے۔ مالیاتی استحکام میں مدد دینے کے لیے محاصل جمع کرنے کی زیادہ سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

محاصل کی مجموعی صورت حال میں مئی 15ء کے پہلے نو ماہ کے دوران 8.3 فیصد کی معقول نمو ہوئی جو گذشتہ سال کی حاصل کردہ نمو کا نصف ہے۔ ٹیکس سسٹم میں ساختی مسائل (مثلاً ٹیکس گزاروں کی کم تعداد اور انتظامی مسائل) برقرار ہیں تاہم تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی نے بھی محاصل پر منفی اثرات ڈالے۔ ایف بی آر جو مجموعی ٹیکسوں کا 80 فیصد سے زائد اکٹھا کرتا ہے، اس بار بھی اپنا ہدف پورا نہیں کر سکا۔<sup>1</sup> مزید برآں، غیر ٹیکس محاصل 2.5 فیصد کم ہو گئے، جس کی پہلے ہی توقع تھی کیونکہ گذشتہ سال ملنے والی بعض یکبارگی وصولیاں اس سال نہیں ملنی تھیں (جدول 4.1)۔

دریں اثنا، جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران اخراجات میں 8.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 8.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اخراجات جاریہ 10 فیصد بڑھے جس کا بنیادی سبب انتظام عامہ اور سلامتی سے متعلق اخراجات اور صوبوں کی جانب سے انتظامی اخراجات ہیں۔ تاہم مالیاتی پیش رفت کا نمایاں وصف ترقیاتی اخراجات میں، خصوصاً صوبوں کی جانب سے، اضافہ ہے جو زیر جائزہ عرصہ کے دوران 46 فیصد بڑھ گئے۔

1 جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی اس مدت کے لیے آئی ایم ایف کے علامتی ہدف سے 71 ارب روپے کم تھی (آخر مارچ مئی 15ء کے لیے آئی ایم ایف کا علامتی ہدف 1,846 ارب روپے تھا)۔

جدول 4.1: مالیاتی کارروائیوں کا جائزہ (جولائی تا مارچ)				
رقم ارب روپوں میں، نمونہ فیصد میں				
سال بسال نمو	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء
الف۔ محاصل	8.3	16.6	2,682.6	2,477.4
ٹیکس محاصل	12	18.2	2,063.2	1,841.8
جس میں سے ایف بی آر ٹیکسز	12.7	17.9	1,775.1	1,574.8
نان ٹیکس	2.5	12.1	619.5	635.6
ب۔ اخراجات	8.3	8.7	3,731.6	3,446.3
جاری	10.1	9.9	3,199.1	2,904.6
ترقیاتی	23.4	5.7	579.7	469.9
خالص قرض گاری	—	—	14.3	85.9
شمار پائی تفرق	—	—	-61.4	-14.1
مجموعی رقم	8.3	-7.4	-1,048.9	-968.9
رقم بطور فیصد جی ڈی پی				
مالیاتی			-3.8	-3.9
محاصل			-1.9	-1.7
ہیادی			-0.3	-0.2
ماخذ: وزارت خزانہ				

خسارے کی مالکاری کے اجزا  
میزانی خسارے کی مالکاری کے اجزا بیرونی وسائل کی نسبتاً زائد دستیابی سے بہتر ہو گئے۔ جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران بیرونی وسائل سے 137.8 ارب روپے کی خالص آمد کا اندراج ہوا جو کہ گذشتہ سال 107.1 ارب روپے رہا تھا۔ اس میں عالمی مالی منڈیوں میں ایک ارب ڈالر کے صکوک کا اجراء، اور کثیر طرفی رقوم شامل ہیں۔

ملکی ذرائع (بینک اور غیر بینک) سے مالکاری کا رجحان م 15ء کے دوران بھی لگ بھگ گذشتہ سال ہی کی طرح رہا (جدول 4.2)۔ تاہم بینکاری نظام میں حکومت نے فمرشل بینک مالکاری پر انحصار کیا اور مرکزی بینک کی بھاری رقوم واپس کیں (جیسا کہ باب 3 میں بحث ہو چکی ہے)۔

جدول 4.2: میزانی خسارے کی مالکاری (جولائی تا مارچ)			
ارب روپے			
م 15ء	م 14ء	م 13ء	
1,048.9	968.9	1,046.2	مجموعی مالکاری
137.8	107.1	-4.1	بیرونی
911.1	861.7	1,050.3	ملکی
469.4	436.9	856.6	بینک
426.5	424.8	193.7	غیر بینک
15.2			نچکاری
ماخذ: وزارت خزانہ			

وسائل کی قلت کی شکار معیشت میں بیرونی رقوم کی آمد اگرچہ خوش آئند ہے تاہم بیرونی قرضے کی واپسی مستقبل کے لیے اضافی خطرات رکھتی ہے۔ اسی طرح فمرشل بینکوں پر بھاری انحصار بقیہ معیشت کو قرضہ کی فراہمی متاثر کر سکتی ہے اور بینکوں میں خطرات سے گریز کا رویہ پروان چڑھا سکتی ہے۔

## 4.2 محاصل

پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس شرح میں اضافے، ریگولیٹری ڈیوٹیز کے نفاذ، اور ممکنہ ٹیکس گزاروں کو نوٹس کی ترسیل جیسے اضافی ٹیکس اقدامات پر عمل درآمد کے باوجود ایف بی آر کی ٹیکس وصولی توقعات کے مطابق نہ بڑھ سکی۔ جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران ٹیکس وصولی میں 12.7 فیصد کی معقول نمو دیکھی گئی جو کہ گذشتہ سال اسی عرصہ کے دوران 17.9 فیصد رہی تھی۔ اب م 15ء کی آخری سہ ماہی میں ایف بی آر کو وصولیاں 20.6 فیصد کی شرح سے بڑھانی ہوں گی تاکہ 2,605 ارب روپے کا نظر ثانی شدہ ہدف پورا کیا جاسکے۔<sup>2</sup>

<sup>2</sup> م 15ء کے وفاقی بجٹ میں ایف بی آر کا ہدف 2,810 ارب روپے مقرر تھا، دسمبر 2014ء میں نظر ثانی کر کے اسے 2,691 ارب روپے کیا گیا، جسے مزید کم کر کے 2,605 ارب روپے کر دیا گیا۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی (جولائی تا مارچ)					
ارب روپے					
فیصد نمو	حقیقی		میزانی تخمینہ م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء
برائے راست	17.2	21.9	701.5	598.8	1,149.0
بالواسطہ	10.0	15.6	1,073.6	975.9	1,661.0
کسٹمر	23.4	-0.7	208.9	169.3	284.0
سیلز ٹیکس	6.1	20.5	760.3	716.8	1,206.0
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	16.0	14.0	104.3	89.9	171.0
مجموعہ	12.7	17.9	1,775.1	1,574.8	2,810.0
ماخذ: ایف بی آر					
جدول 4.4: غیر ٹیکس حاصل					
ارب روپے					
حقیقی جولائی تا مارچ	میزانیہ م س 15ء (پورا سال)		م س 14ء	م س 15ء	
مارک اپ (پی ایس ایز اور دیگر)	5.1	62.3	26.0		
منافع منقسمہ	54.8	46.3	82.0		
اسٹیٹ بینک کا منافع	222.5	205.0	270.0		
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	154.3	77.8	140.0		
گیس اور تیل پر رائلٹی	61.0	59.5	81.0		
پاسپورٹ اور دیگر فیس	12.0	13.1	20.0		
خام تیل پر حاصل رعایت	6.7	13.6	20.0		
خام تیل کے عوض ونڈ فال لیوی	10.7	11.0	17.0		
بیرونی گرانٹس	26.7	12.3	35.0		
دیگر وفائی	28.8	32.8	125.0		
صوبائی	36.9	34.7	58.0		
مجموعی غیر ٹیکس حاصل	619.5	635.6	874.0		
ماخذ: وزارت خزانہ					

ایف بی آر کے مجموعی محاصل میں براہ راست ٹیکسوں میں 17.2 فیصد نمو ہوئی، جس میں بڑا حصہ ود ہولڈنگ ٹیکسوں کا تھا۔<sup>3</sup> ایف بی آر کے محاصل کا سب سے بڑا ذریعہ سیلز ٹیکس ہے جس میں جولائی تا مارچ م س 15ء میں نمو صرف 6.1 فیصد ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصہ کے دوران 20.5 فیصد رہی تھی (جدول 4.3)۔ نمو میں اس سست روی کے اہم اسباب یہ ہیں: (الف) پیٹرولیم مصنوعات اور خوردنی تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی کے باعث ان اشیاء کا سیلز ٹیکس (یہ مجموعی سیلز ٹیکس کا تقریباً نصف ہوتا ہے) کم جمع ہوا، اور (ب) کم رسد کی بنا پر کھادا اور قدرتی گیس سے سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی آئی۔

زیر جائزہ عرصہ کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں سال بسال 2.5 فیصد کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ حکومت کی طرف سے دیے گئے قرضوں پر مارک اپ میں کمی تھی (جدول 4.4)۔<sup>4</sup> دریں اثنا، گرتے ہوئے غیر ٹیکس محاصل کو اتحادی سپورٹ فنڈ میں نسبتاً بلند آمد، منافع منقسمہ اور اسٹیٹ بینک کے منافع سے مدد ملتی رہی۔

### 4.3 اخراجات

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران مجموعی اخراجات میں نمو (شمارائی تفضیلات کو منہا کر کے) 9.6 فیصد رہی جو گزشتہ مالی سال کے اسی

عرصہ میں 12.1 فیصد رہی تھی (جدول 4.5)۔ تقریباً تمام بڑے اخراجات کی مددات میں تھوڑا اضافہ ہوا، ماسوائے سرکاری شعبے کے مجموعی

3 ود ہولڈنگ ٹیکس وسیع نوعیت کی اقتصادی سرگرمیوں پر عائد کیا جاتا ہے، مثلاً درآمدات برآمدات، تنخواہیں، منافع منقسمہ، بینک سود اور ترسکات، نقد رقم نکلوانا، کنٹریکٹ، بجلی کے بل، فون، وغیرہ۔ یہ براہ راست مجموعی ٹیکسوں کا 65 فیصد ہیں۔

4 گزشتہ سال سرکاری شعبے کے اداروں سے سودی آمدنی میں تیزی سے اضافہ ہوا جس کی وجہ (م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران) بجلی کے شعبے میں گردش کرنے کی یکبارگی مطابقت تھی۔

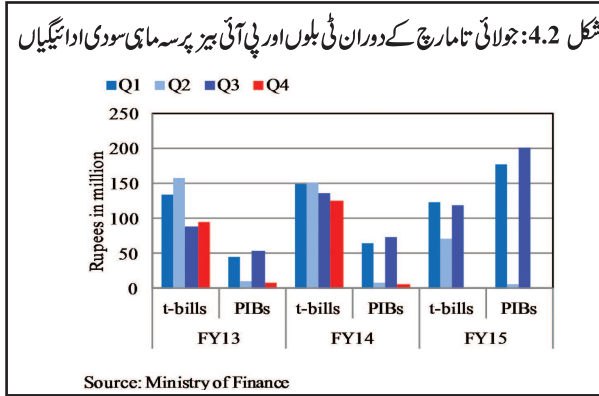


جدول 4.5: جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران مالیاتی اخراجات کا تجزیہ				
ارب روپے				
نمو	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء
اخراجات جاریہ	2,904.6	3,199.1	9.9	10.1
وفاقی	2,083.2	2,255.8	10.4	8.3
جس میں سے				
سودی ادائیگیاں	909.1	974.5	17.7	7.2
دفاع	451.7	485.9	11.3	7.6
سلاستی اور نظم عامہ	60.0	66.4	12.1	10.6
دیگر	662.4	729.0	1.0	10.1
صوبائی	821.4	943.2	8.8	14.8
ترقیاتی اخراجات	469.9	579.7	5.7	23.4
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	393.0	499.4	3.5	27.1
دیگر ترقیاتی اخراجات	77.0	80.2	106.6	4.3
خالص قرض گاری	85.9	14.3	—	—
مجموعی اخراجات*	3,460.4	3,793.0	12.1	9.6
* ماسوائے شماریاتی تفرق کے				
ماخذ: وزارت خزانہ				

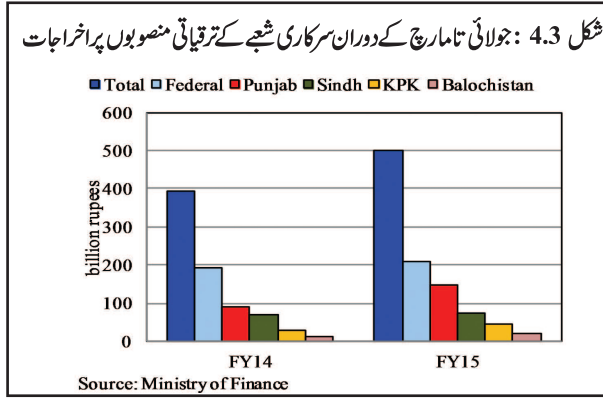
ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) اور صوبائی اخراجات جاریہ کے۔ اس مدت کے دوران سودی ادائیگیاں جنوری 2015ء میں پی آئی بی کوپن ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے کے باوجود صرف 7.2 فیصد بڑھیں جو کہ گذشتہ سال اسی مدت میں 17.7 فیصد بڑھی تھیں۔<sup>5</sup> دراصل تیسری سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں ہونے والا اضافہ م س 15ء کی پہلی ششماہی میں سودی ادائیگیوں میں منفی نمو سے بڑی حد تک زائل ہو گیا (شکل 4.2)۔

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران وفاقی غیر سودی اخراجات جاریہ 9.1 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران یہ 5.3 فیصد بڑھے تھے۔ اس کی بنیادی وجہ گرانٹس (صوبوں کے علاوہ)، دفاع، اور انتظام عامہ اور سلامتی پر اخراجات میں ہونے والا اضافہ ہے۔ صوبائی اخراجات جاریہ بھی اس مدت میں 14.8 فیصد بڑھے جبکہ م س 14ء کی اسی مدت کے دوران یہ 8.8 فیصد بڑھے تھے، یہ آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کے بڑھتے ہوئے کردار کی طرف اشارہ ہے۔

دفاعی اخراجات جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 7.6 فیصد (34.4 ارب روپے) بڑھ گئے۔ اسی طرح انتظام عامہ اور سلامتی کے امور پر اخراجات میں 10.6 فیصد اضافہ ہوا جس کا مقصد دہشت گردی کو کچلنا اور ملک میں سلامتی کی مجموعی صورت حال کو بہتر بنانا تھا۔



5 حکومت کے ملکی قرضے میں پی آئی بیز کے تناسب میں حالیہ اضافے کے ساتھ، قرضے کی واپسی جولائی اور جنوری میں تیزی سے بڑھی جب پی آئی بیز پر 6 ماہی کوپن ادائیگی کا وقت آیا۔ اگر صرف تیسری سہ ماہی کا جائزہ لیا جائے تو ملکی قرضے کی واپسی میں اس سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کوپن کی بنا پر 30.6 فیصد سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔ پی آئی بیز کے 6 ماہی کوپن کی اگلی ادائیگی جولائی 2015ء میں ہوئی ہے۔



تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومت کے ترقیاتی اخراجات جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 23.4 فیصد بڑھے جبکہ م س 14ء کی اسی مدت کے دوران ان میں 5.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 4.3)۔ خاص طور پر صوبائی حکومتوں نے اپنے ترقیاتی مصارف میں تیزی سے اضافہ کیا اور اپنی سالانہ میزانی رقم کا تقریباً 45 فیصد اسی مدت میں استعمال کیا جبکہ م س 14ء کی اس مدت میں یہ شرح 32.5 فیصد تھی۔

#### 4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران صوبوں کے بجٹ فاضل رقوم دکھاتے رہے البتہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت کی رقوم سے کم تھیں (جدول 4.6)۔ معلوم ہوتا ہے کہ صوبوں نے فاضل رقوم جمع کرنے کے بجائے ترقیاتی اخراجات پر توجہ دی ہے۔ نیز، ان کے اخراجات جاریہ میں گزشتہ سال کی جولائی تا مارچ مدت کے مقابلے میں رواں مالی سال کی اس مدت کے دوران 6 فیصدی درجے سے زائد نمو ہوئی۔

مزید برآں، صوبوں نے وفاقی محاصل سے منتقلیوں پر انحصار جاری رکھا ہوا ہے، اور سوائے صوبہ سندھ کے، کوئی صوبہ اپنے محاصل پیدا کرنے

جدول 4.6: جولائی تا مارچ کے دوران صوبائی مالیاتی سرگرمیاں										
ارب روپے										
پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان		تمام صوبے		
م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	
626.7	549.6	387.8	358.1	208.4	212.3	138.3	128.0	1248.0	361.1	الف۔ مجموعی محاصل
515.3	460.9	295.5	280.4	180.1	168.8	116.6	107.6	1017.8	107.5	وفاقی محاصل میں حصہ
70.0	69.0	56.1	65.8	9.0	7.5	2.0	1.8	136.2	145.1	ٹیکس
16.8	15.5	3.9	6.3	11.5	11.6	3.8	2.1	34.7	36.8	غیر ٹیکس
24.6	4.1	17.7	20.1	23.0	9.2	14.6	17.7	59.4	71.6	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
598.7	486.6	338.5	299.5	201.8	158.7	105.5	86.3	1031.1	244.5	ب۔ مجموعی اخراجات
449.0	397.8	264.0	228.8	156.7	130.0	83.3	74.8	831.4	953.0	جاریہ
149.7	88.8	74.5	70.7	45.1	28.7	22.2	11.5	199.7	291.5	ترقیاتی
28.0	63.0	49.3	58.6	6.6	53.6	32.8	41.7	216.9	116.7	مجموعی رقم*
* مالکاری پہلو سے لی گئی صوبائی رقوم شماریاتی تفریق کی بنا پر ان اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتی ہیں۔										
ماخذ: وزارت خزانہ										

میں قابل ذکر کوشش نہیں دکھاسکا ہے۔ یہ صورت حال پاکستان جیسے ملک میں مجموعی وسائل اکٹھے کرنے کے حوالے سے تشویش کا سبب ہے، جس کا ٹیکس اور جی ڈی پی کا باہمی تناسب خطے میں پہلے ہی پست ترین ہے۔ اس صورت حال کا سبب یہ ہے کہ زراعت اور خدمات (جن کا جی ڈی پی میں نمایاں حصہ ہے) اپنی صلاحیت کے مطابق اپنا حصہ قومی خزانے میں نہیں ڈال رہے ہیں، کیونکہ (الف) ایف بی آر کو خدمات پر سیز ٹیکس اور زراعت پر انکم ٹیکس نافذ کرنے کا اختیار نہیں، ان شعبوں پر صوبوں کا اختیار ہے، اور (ب) صوبے ان شعبوں سے محاصل جمع کرنے کے لیے نمایاں کوششیں نہیں کر رہے۔ اس ساختی مسئلے کے حل کے لیے وفاقی اور صوبائی ٹیکس اداروں کے مابین قریبی اشتراک کی فوری ضرورت ہے۔

#### 4.5 سرکاری قرضہ

پاکستان کے سرکاری قرضوں کا حجم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 933.6 ارب روپے بڑھ کر آخر مارچ 2015ء کو 17.4 ٹریلین روپے تک جا پہنچا (جدول 4.7)۔ سرکاری قرضے میں ہونے والا یہ اضافہ پورے کا پورا ملکی قرضے کی بنا پر ہوا جبکہ اس مدت کے دوران بیرونی قرضے میں باز قدر پیمائی کے فوائد کی بنا پر خالص کمی درج کی گئی۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران سرکاری قرضے میں اضافہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رہا۔

جدول 4.7: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ						
ارب روپے						
بہاؤ			اسٹاک			
م س 15ء			جولائی تا مارچ		جون 14ء	
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م س 15ء	م س 14ء	مارچ 15ء	جون 14ء
380.2	332.9	220.5	933.6	1,322.9	17,375.9	16,442.3
413.4	412	191.3	1,016.5	1,314.5	12,044.8	11,028.3
-33.2	-79.0	29.3	-83.0	8.4	5,331.0	5,414.0
-51.6	-126.3	20.3	-157.6	62.3	4,633.8	4,791.3
19.8	58.3	1.7	79.8	-78.2	378.2	298.4
-1.4	-11.1	7.2	-5.2	24.3	319.0	324.2
ماخذ: اسٹیٹ بینک						

#### ملکی قرضہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران تقریباً 13.1 فیصد میزانی خسارہ بیرونی قرض گیری سے پورا کیا گیا، اس کے برعکس گزشتہ مالی سال اس مدت کے دوران تمام کام تمام مالیاتی خسارہ ملکی ذرائع سے پورا کیا گیا تھا۔ نجکاری سے ملنے والی رقوم، کشمیر طرفی رقوم کی بحالی، اور صکوک کے اجرا کی وجہ سے ملکی قرضہ اکٹھا ہونے کا عمل سست ہو گیا ہے (جدول 4.8)۔

پاکستان کا ملکی قرضہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران مطلق معنوں میں ایک ٹریلین بڑھ گیا جبکہ گزشتہ سال اس مدت میں یہ 1.3 ٹریلین بڑھا

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

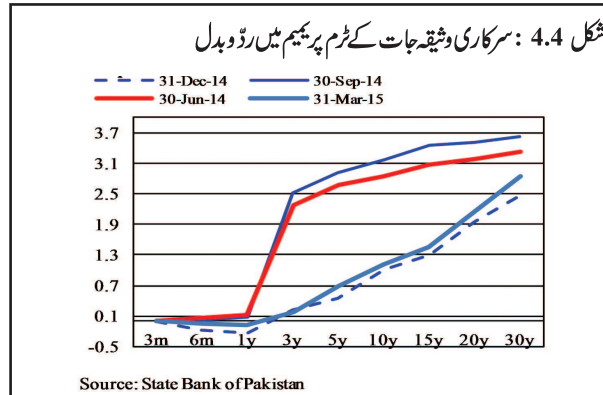
جدول 4.8: حکومت کے ملکی قرضے میں مطلق فرق		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ مہ 14ء	جولائی تا مارچ مہ 15ء	
1314.5	1016.6	حکومت
948.4	829.5	مستقل قرضہ
		جس میں سے
1043.4	779.7	پی آئی بیز
237.4	-33.1	رواں قرضہ
		جس میں سے
-263.6	571.6	ایم ٹی بیز *
501	-604.7	ایم آر ٹی بیز
128.8	220	غیر قرضہ
-0.07	0.12	غیر ملکی کرنسی
* مہ 14 میں 276.1 ارب روپے مالیت کے ایم ٹی بیز کی یکمشت فروخت بھی شامل ہے۔		
ماخذ: اسٹیٹ بینک		

تھا۔ ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی میں گزشتہ سال کی نسبت خاصا فرق آیا ہے، کیونکہ حکومت نے پی آئی بی اور ٹی بلوں کے ذریعے بھاری قرض گیری کی اور ان رقم کی مدد سے مرکزی بینک کا کچھ قرضہ واپس کیا۔

ٹی بلوں کے ذریعے پھر سے رقوم اکٹھی کی

جانے لگیں

مہ 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینک گرائی اور ٹرم پریٹیم میں تیزی سے کمی کی بنا پر اپنی رقوم پی آئی بیز میں لگا رہے تھے تاہم مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹی بلوں میں بینکوں کی دلچسپی بحال ہوتی دکھائی دی۔ صرف تیسری سہ ماہی میں 506.9 ارب روپے کے تیز رفتار اضافے کے ساتھ ٹی بلوں کا



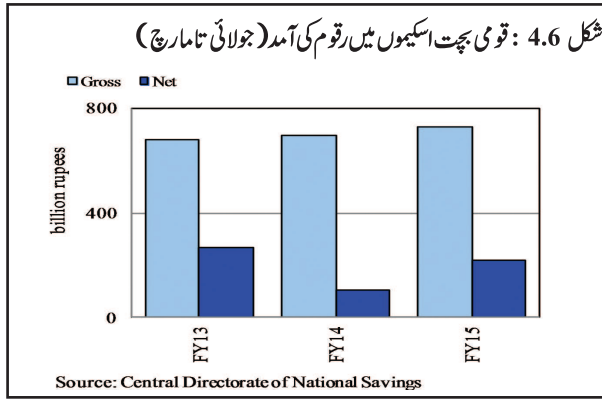
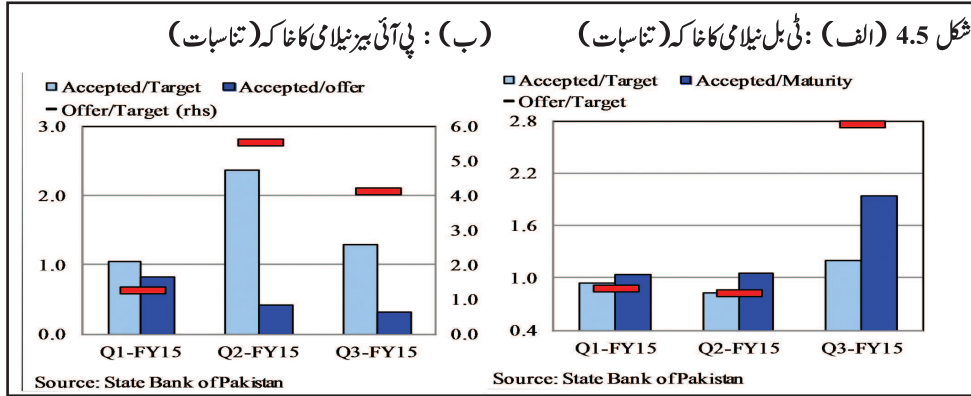
مجموع ملکی قرضے میں آخر مارچ 2015ء تک حصہ 19.3 فیصد تک جا پہنچا جبکہ آخر جون 2014ء تک یہ 15.8 فیصد تھا۔ شرح سود میں کمی کے حوالے سے مارکیٹ کی توقعات نے ٹی بلوں کی طلب بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے، جس کی عکاسی پی آئی بی کے لیے ٹرم پریٹیم میں تیزی سے کمی سے بھی ہوتی ہے۔<sup>6</sup> پی آئی بیز اور تین ماہی ٹی بلوں کے مابین ٹرم پریٹیم سال کے پہلے نو ماہ کے دوران نمایاں طور پر کم ہو گیا (شکل 4.4)۔

ٹی بلوں میں 12 ماہی ٹی بل کمرشل بینکوں کے لیے پسندیدہ وثیقہ بنے رہے۔ ٹی بل کی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں کی پیش کردہ رقم مہ 15ء کی تیسری سہ ماہی کے اہداف سے نمایاں طور پر بلند تھی (شکل 4.5)۔ اسی طرح حکومت نے بھی ہدف سے زائد حجم کی بولیاں منظور کیں۔

تیسری سہ ماہی میں، ٹی بلوں کی طرح پی آئی بیز کے لیے پیش کردہ رقوم بھی ہدف سے خاصی بلند تھیں۔<sup>7</sup> اسی طرح حکومت نے بھی ہدف کے

6 مختلف میعادوں کے سرکاری وثیقہ جات پر ٹرم پریٹیم کا تخمینہ 3 ماہی ٹی بل کے حوالے سے لگایا جاتا ہے۔

7 دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی کے دوران پیشکش اور ہدف کا باہمی تناسب گر گیا، تاہم یہ 4 کے قریب رہا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پی آئی بیز میں جدولی بینکوں کی دلچسپی برقرار ہے۔



مقابلے میں پی آئی بی کی بلند رقوم قبول کیں تاہم دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی میں یہ نمایاں طور پر کم رہیں، کیونکہ حکومت قلیل مدتی آلات کی طرف متوجہ ہو گئی۔

قومی بچت اسکیموں یعنی غیر بینک ذرائع سے سرکاری قرض گیری گذشتہ سال کی طرح ہوتی رہی، حالانکہ ان اسکیموں پر شرح منافع کم کر دی گئی تھی۔<sup>8</sup> خام طور پر رقوم جولائی تا مارچ م س

15ء کے دوران 4.7 فیصد اضافے کے ساتھ جمع ہوئیں، تاہم قومی بچت اسکیموں کے ذریعے رقوم کی خالص آمد اس مدت کے دوران تقریباً دگنی ہو گئی، اور اسکیموں کی رقوم میں تبدیلی گذشتہ سال سے نمایاں طور پر کم رہی (شکل 4.6)۔

#### سرکاری بیرونی قرضہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضہ و واجبات کا حجم نمایاں طور پر 12.5 ارب ڈالر کم ہو کر آخر مارچ 2015ء کو 52.3 ارب ڈالر رہ گیا (جدول 4.9)۔ اس کا بنیادی سبب بڑی کرنسیوں کے مقابل امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے 14.4 ارب ڈالر کے قدر پیمائی فوائد (revaluation gain) تھے، جس نے اس مدت کے دوران بیرونی قرضہ و واجبات میں ہونے والے اضافے کو زائل کر دیا۔<sup>9</sup>

آئی ایم ایف کے چھٹے جائزے کی کامیاب تکمیل پر مارچ 2015ء میں پاکستان کو آئی ایم ایف کے تحت 498.3 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران آئی ایم ایف سے رقوم کی مجموعی آمد، اس مدت کے دوران اسے کی گئی ادائیگیوں سے بلند رہی۔ اسی طرح

<sup>8</sup> قومی بچت اسکیموں کی شرح میں مجموعی طور پر 200 بی پی ایس کی ہوئی جس سے وہ یکم اپریل 2015ء کو عشرے کی پست سطح تک پہنچ گئی۔

<sup>9</sup> ڈالر کے مقابل دیگر کرنسیوں میں سے یورو اور جاپانی ین کی قدر میں کی بیرونی قرضہ و واجبات میں بالترتیب ایک ارب ڈالر اور 1.2 ارب ڈالر کی کاباعت ہوئی۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران سرکاری شعبے کو ملنے والے بیرونی قرضے میں نمو 67.3 فیصد رہی (جدول 4.10)۔ دوسری سہ ماہی کے دوران صکوک کے اجرا کے علاوہ بھاری اضافہ اسلامی ترقیاتی بینک، ایشیائی بینک اور چین کی طرف سے قرضے کی فراہمی سے ہوا۔<sup>10</sup>

جدول 4.9: سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات						
ارب ڈالر						
آمد						
اسٹاک			جولائی تا مارچ		م س 15ء	
جنوری 14ء	مارچ 15ء	م س 14ء	م س 15ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
54.8	52.3	0.6	-2.5	-1.8	0.4	-1.1
48.5	45.5	1.0	-3.0	-1.6	-0.2	-1.2
3.0	3.7	-0.8	0.7	-0.1	0.6	0.1
3.3	3.1	0.3	-0.2	-0.1	0.0	-0.1
ماخذ: اسٹیٹ بینک						

جدول 4.10: بیرونی قرضے کی وصولی (جولائی تا مارچ)			
ملین ڈالر			
مطلق فرق	م س 15ء	م س 14ء	م س 13ء
1,521.2	3,781.2	2,259.9	مجموعہ
1,000.0	1,000.0	0.0	بانڈ ہولڈر (صکوک)
578.7	987.4	408.8	آئی بی ڈی
261.0	564.9	303.9	چین
39.3	364.3	325.0	ایشیائی بینک
1.2	244.5	245.6	برطانیہ
29.1	209.4	238.4	آئی ڈی اے
95.1	16.9	112.0	عالمی بینک
29.8	108.2	78.4	جاپان
0.5	77.5	78.0	امریکہ
272.5	50.0	322.5	بینکوں کا کنسورٹیم
34.8	18.0	52.8	سعودی عرب
45.7	140.2	94.5	دیگر
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن، اسلام آباد			

پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی گزشتہ سال کی نسبت جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 31.9 فیصد کم ہو گئی، اس میں آئی ایم ایف اور دیگر کثیر طرفی قرض دہندگان کو واپسی شامل ہے۔<sup>11</sup>

قرضے کی واپسی میں کمی کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ ذخائر میں اضافے کے نتیجے میں ملک کی ادائیگی قرض کی استعداد بہتر ہو گئی۔ بالخصوص بیرونی قرضہ واپسی اور زرمبادلہ آمدنی کا جو تناسب جون 2014ء میں 13.3 فیصد تھا، وہ مارچ 2015ء میں گر کر 9 فیصد رہ گیا۔ تاہم بیرونی قرضے کی واپسی کی ملکی استعداد کے حوالے سے درمیانی مدت میں خطرات سے نمٹنے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ بہ الفاظ دیگر، بیرونی قرضہ کی واپسی کے لیے قرضہ بڑھانے والے زرمبادلہ کی آمد پر انحصار کرنے کے بجائے ضرورت اس بات کی

ہے کہ قرضہ نہ بڑھانے والی رقوم پر زیادہ توجہ دی جائے مثلاً بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، برآمدات وغیرہ۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے

<sup>10</sup> چین کی طرف سے قرضوں کی فراہمی زیادہ تر بجلی کے منصوبوں کے لیے ہے، جبکہ ایشیائی بینک سماجی شعبے کی ترقی کے لیے قرضے دے رہا ہے۔ اسلامی ترقیاتی بینک سے قرض گیری میں قلیل مدتی مالکاری شامل ہے جو غام تیل کی درآمد کی مالکاری کے لیے امر ایجو انظام پر مبنی ہے۔

<sup>11</sup> جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بنیادی رقم کی ادائیگی میں آئی ایم ایف کو ایک ارب ڈالر اور دیگر کثیر طرفی قرض دہندگان کو 935 ملین ڈالر شامل ہیں۔

کہ مستقبل میں قرضے کی واپسی بڑھتی جائے گی کیونکہ:

- (i) 10 سالہ یورو بانڈز جو 2005-06ء میں جاری کیے گئے (500 ملین ڈالر) اور 2006-07ء میں جاری کیے گئے (750 ملین ڈالر) ان کی عرصیت م س 16ء اور م س 17ء میں پوری ہو جائے گی، اور
- (ii) آفیشل ڈیولپمنٹ اسٹینڈسٹنڈ (اوڈی اے) کے تحت ری شیڈول کیے گئے پیرس کلب کے قرضے کی واپسی م س 17ء سے شروع ہو گی۔<sup>12</sup>

12 پاکستان کی طرف سے پیرس کلب کے قرض دہندگان کو واجب الادا 12.5 ارب ڈالر کے مجموعی اسٹاک کاری شیڈولنگ معاہدہ دسمبر 2001ء میں ہوا۔ اس میں 8.8 ارب ڈالر کے اوڈی اے قرضے اور 3.6 ارب ڈالر کے غیر اوڈی اے قرضے شامل ہیں۔

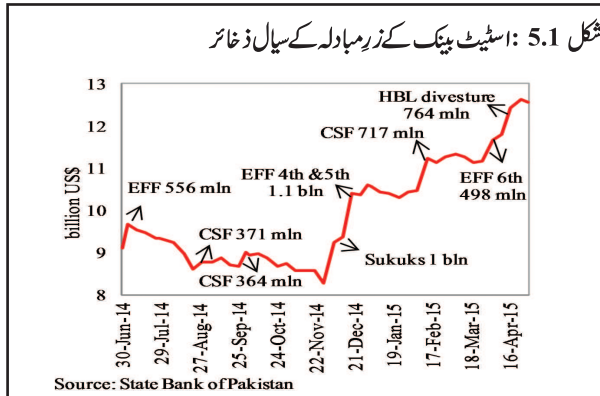
## 5 بیرونی شعبہ

### 5.1 عمومی جائزہ

جدول 5.1: بیرونی شعبے کے منتخب اظہارِے				
ملین ڈالر				
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	
1,887	1,102	642	2,518	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (تبدیلی)
-689	778	-2,692	-1,639	جاری کھاتے کا توازن
-1,042	61	-3,367	-3,091	علاوہ اتحادی سپورٹ فنڈ
-3,830	-3,096	-12,480	-12,923	تجارتی توازن
295	187	741	711	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
16	301	-913	1,029	آئی ایم ایف کے قرضے - خالص
3,794	4,347	11,586	13,329	کارکنوں کی ترسیلات زر
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

پاکستان کے بیرونی شعبے نے مالی سال 15ء کے پہلے 9 ماہ کے دوران نمایاں بہتری دکھائی (شکل 5.1)۔ اسٹیٹ بینک کے زیرمبادلہ ذخائر آخر مارچ تک 11.6 ارب ڈالر تک پہنچ چکے ہیں جو ملک کے تقریباً تین ماہ کے درآمدی بل کو پورا کر سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بین البینک سے اسٹاک خریداری جاری رکھی چنانچہ خالص عالمی ذخائر بھی مستحکم ہوئے۔ حال ہی میں بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستانی معیشت میں مجموعی استحکام کی توثیق کرتے ہوئے بیرونی شعبے کے خطرات پہلے کی نسبت کافی کم رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔<sup>1</sup>

شکل 5.1: اسٹیٹ بینک کے زیرمبادلہ کے سیال ذخائر



ملک کے بیرونی کھاتے میں آنے والی اس بہتری کی بنیادی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ سے زائد رقوم کی وصولی، تیل کے عالمی نرخوں میں یکدم کمی، آئی ایم ایف کا تعاون، اور حکومت کا بیرونی رقوم کامیابی سے اکٹھا کرنا (صکوک کے اجرا اور حصص کی فروخت کے ذریعے) ہے (شکل 5.1)۔ اس کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں مستحکم نمو جاری کھاتے کے لیے سہارا بنی رہی ہے۔

1 موڈیز اور ایس اینڈ پی نے بالترتیب 25 مارچ اور 5 مئی کو پاکستان کا درجہ مستحکم سے مثبت کر دیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر بیرونی سیالیت کی مستحکم پوزیشن کی بنا پر ہوا ہے۔



اس سب کے باوجود، اگر چند منفی عوامل نہ ہوتے تو توازن ادائیگی کی مجموعی کارکردگی بہت بہتر ہو سکتی تھی۔ سب سے پہلے تو مجموعی درآمدات میں تخفیف اتی نہ ہوئی جتنی تیل کی قیمتیں گرنے کے سبب متوقع تھی، کیونکہ تیل کے علاوہ دیگر درآمدات کہیں زیادہ تیزی سے بڑھ چکی ہیں (سیکشن 5.5)۔ اس سے دراصل یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حقیقی پیداوار کے شعبے کی سرگرمی بڑھانے کے لیے درآمدی خام مال اور اشیائے سرمایہ پر پاکستان کا انحصار بڑھتا جا رہا ہے۔ دوسرے برآمدات گر گئی ہیں۔ اگرچہ یورپی یونین میں کساد بازاری سے پاکستان کی برآمدات براہ راست متاثر نہیں ہو رہیں، بلکہ پاکستان کی مصنوعات ہمارے حریف ملکوں کے حصے پر حاوی آتی جا رہی ہیں<sup>2</sup> تاہم بالواسطہ طور پر طاقتور اثرات پڑ رہے ہیں: ہمارے حریف ممالک (خصوصاً چین) ہماری کم قدر کی حامل مصنوعات کے بڑے خریدار ہیں، اور ان ممالک کی طلب معتدل ہونے سے پاکستان کی برآمدات متاثر ہو رہی ہیں (سیکشن 5.5)۔

چنانچہ بڑی حد تک پاکستان کا ساختی خسارہ اب بھی برقرار ہے۔ اسے کم کرنے کے لیے ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جو غیر ضروری رنچ پیداواری درآمدات ملک میں آنے کو روکیں (مثال کے طور پر ڈیہ بند خوراک، موبائل فون، دیگر صارفی اشیاء) جبکہ بعض اقسام کے صنعتی خام مال (مثلاً معمولی ٹیکنالوجی کی مشینری اور کیمیکلز) پر درآمدی انحصار کم کرنے کے لیے درآمد کے متبادل پر بھی غور کیا جاسکتا ہے (سیکشن 5.6)۔ برآمدات بڑھانے کے لیے یہ لازمی ہو گیا ہے کہ ایک صنعتی پالیسی وضع کی جائے جو ملک کے تزویراتی مقاصد کو واضح طور پر بیان کرتی ہو۔ جن شعبوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے ان میں ملک کے وسائل، پیداواریت اور کارگزاری، توانائی کی رسد، اور مؤثر رسدی زنجیر شامل ہیں۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے پاکستان کو اپنے دستیاب زیرمبادلہ ذخائر استعمال کرنے چاہئیں جو اس نے گزشتہ سال کے دوران جمع کیے ہیں۔ اب جبکہ پاکستان کو بین الاقوامی مالی اداروں کی حمایت حاصل ہے (جس کے ساتھ تیل کے نرخوں کے حوالے سے مستحکم صورت حال بھی شامل ہے) پاکستان کو مستقبل قریب میں توازن ادائیگی پر کسی خاص پریشانی کا سامنا نہیں ہوگا۔ تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حکومت رسدی پہلو کی رکاوٹیں دور کرنے میں جتنی تاخیر کرے گی، مستقبل کا زیرمبادلہ کا فرق گھٹانا اتنا ہی دشوار ہوتا جائے گا۔ بیرونی قرضے کی واپسی کا بوجھ عبوری مدت میں بڑھ رہا ہے۔

چنانچہ، مالکاری کو ساختی خسارہ کم کرنے کے ساتھ ساتھ، قرضہ تخلیق نہ کرنے والی رقوم، یعنی بیرونی سرمایہ کاری کی طرف بھی لانا ہوگا۔ اس طرح ملک میں نہ صرف مطلوبہ زیرمبادلہ آئے گا بلکہ مستقبل میں قرضے کی واپسی کی ملکی استعداد بھی مستحکم ہوگی۔ گزشتہ چند برسوں سے پاکستان کی اقتصادی صورت حال بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے لیے سازگار نہیں رہی ہے، تاہم حال میں کچھ پُر امید نمودار ہوئی ہے، آئی ایم ایف کے علاوہ بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسیوں نے بھی پاکستان کا مثبت تجزیہ پیش کیا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری پروگرام بھی ملک میں سرمایہ کاری کی بحالی میں انقلابی قدم تصور کیا جا رہا ہے۔ سب سے بڑھ کر، قبائلی علاقوں اور کراچی میں فوجی آپریشن کو سرمایہ کاروں کے سلامتی کے حوالے سے خدشات کم کرنے میں مدد دینا چاہیے۔

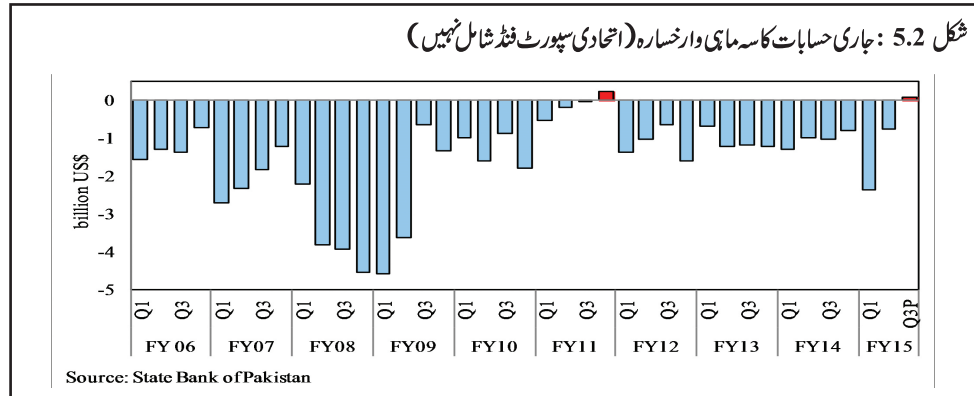
2 ای یو 28 کو پاکستان کی برآمدات جولائی تا فروری 2015ء کے دوران 6.1 فیصد بڑھ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ای یو 28 کی مجموعی درآمدات میں پاکستان کا حصہ بھی اس مدت کے دوران بڑھا ہے (سیکشن 5.6)۔

جدول 5.2: جاری کھاتے کے اجزائے ترکیبی				
ملین ڈالر		تیسری سہ ماہی		
		مئی 15ء	مئی 14ء	مئی 15ء
جاری کھاتے کا توازن		778	-689	-1,639
I۔ تجارتی توازن		-3,830	-3,096	-12,923
برآمدات		6,279	5,933	18,120
درآمدات		10,109	9,029	31,043
II۔ خدمات کا توازن		-621	-124	-1,428
اتحادی سپورٹ فنڈ		353	717	1452
III۔ بنیادی آمدنی		-859	-840	-3,132
سودی ادائیگیاں		190	210	783
IV۔ ثانوی آمدنی		4,621	4,838	15,844
کارکنوں کی ترسیلات زر		3,794	4,347	13,329
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

## 5.2 جاری کھاتہ

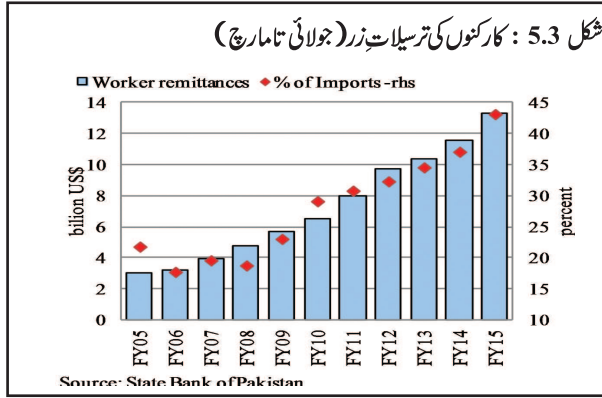
جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ تیزی سے کم ہوا (دیکھیے جدول 5.2)۔ یہ بہتری بنیادی طور پر تیسری سہ ماہی میں ظاہر ہوئی جب 778 ملین ڈالر کی فاضل رقم کا اندراج ہوا۔

تیسری سہ ماہی میں فاضل رقوم کا اہم سبب تین عوامل ہیں: (i) اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت فروری 2015ء میں 717 ملین ڈالر کی آمد، (ii) رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں سال بسال 15 فیصد اضافہ اور (iii) تیل کے درآمدی بل میں تیزی سے کی جس سے تجارتی خسارہ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران سال بسال 19.2 فیصد کم ہو گیا۔ گذشتہ ایک دہائی میں یہ صرف دوسرا موقع ہے کہ جاری کھاتے میں کسی بھی سہ ماہی کے دوران فاضل رقم آئی، پچھلی بار مئی 11ء کی چوتھی سہ ماہی میں ایسا ہوا تھا جب کپاس کی ریکارڈ بلند قیمتوں نے ملکی ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ کر دیا تھا (شکل 5.2)۔



مئی 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارے میں کمی کا بنیادی سبب ملک کے درآمدی بل میں تیزی سے ہونے والی تخفیف ہے جس نے کمزور برآمدی کارکردگی کی تلافی کر دی۔ درآمدات میں، تیل کے عالمی نرخوں میں تیز رفتار کمی نے پیٹرولیم بل گھٹانے میں مدد دی تاہم پیٹرولیم کے علاوہ دیگر درآمدات گذشتہ سال سے بھی زائد رہیں۔<sup>3</sup> ملک میں تعمیرات اور موٹر گاڑیوں کے شعبے فعال ہونے کی پناہ اسٹیل اور

3 کسٹم کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران تیل کے علاوہ درآمدات سال بسال 13.5 فیصد بڑھی ہیں جبکہ مئی 14ء کی اسی مدت کے دوران ان میں صرف 1.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تیل کے علاوہ درآمدات گذشتہ پانچ سال کے دوران اوسطاً صرف 3.8 فیصد بڑھی تھیں۔



مشینری کی طلب خاص طور پر مستحکم رہی۔ جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، چین اور بنگلہ دیش کی طرف سے سوئی خام مال کی کمزور طلب پریشانی کا باعث ہے کیونکہ ان ملکوں کی اضافہ قدر کی حامل برآمدات میں گزشتہ چند ماہ سے کمی آتی جا رہی ہے۔ پاکستان نے باسمتی چاول کی عالمی منڈی میں بھی کافی جدوجہد کی کیونکہ عرب امارات کی منڈی میں بھارتی چاول کی اقسام زیادہ مسابقت کر رہی ہیں (سیکشن 5.5)۔ اس کے علاوہ

اجناس کے نرخوں میں کمی نے بھی پاکستان کی برآمدات (خصوصاً نیفتھا، سوئی دھاگہ اور غیر باسمتی چاول) پر مثبت اثر ڈالا۔

سہ ماہی کے دوران خدمات کے کھاتے میں سب سے بڑا عامل اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کی وصولی تھی۔ تیسری سہ ماہی میں 717 ملین ڈالر کی آمد کے علاوہ پہلی سہ ماہی کے 735 ملین ڈالر ملانے سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران خدمات کے کھاتے کو گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاص کم خسارہ درج کرنے میں مدد ملی۔<sup>4</sup> خدمات کے کھاتے کے دیگر اجزاء میں بھی کچھ بہتری دکھائی دی: مسافروں اور سازو سامان کی نقل و حمل میں خسارہ گزشتہ سال سے کم رہا۔ پی آئی اے کے بیڑے میں نئے طیاروں کی شمولیت کے نتیجے میں بعض ملکی مسافر غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو چھوڑ کر اس طرف منتقل ہوئے ہوں گے، تاہم ایندھن کے کم نرخوں سے بار برداری کی ادائیگیوں کو فائدہ ہوا۔

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں 15 فیصد نمو ہوئی جبکہ حکومت نے 5.7 فیصد سالانہ نمو کا ہدف طے کیا تھا۔<sup>5</sup> ترسیلات زر کی اہمیت یہ ہے کہ ملک کے درآمدی بل کا تقریباً 43 فیصد اس سے پورا ہوتا ہے، اور ایشیا اور خدمات کے کھاتوں کا 94 فیصد خسارہ بھی ان ہی سے پورا ہوتا ہے (شکل 5.3)۔

کارکنوں کی ترسیلات زر میں مسلسل استحکام کئی عوامل کا نتیجہ ہے جن میں چند ایک یہ ہیں: (i) بیرون ملک، خصوصاً خلیج تعاون کونسل کے ملکوں کو جانے والے پاکستانیوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ،<sup>6</sup> (ii) پاکستان ریجی ٹینس انیشی ایٹو (پی آر آئی) کے تحت ملکی بینکوں کی جانب سے کیے گئے اقدامات، جن کے باعث اب پہلے سے زیادہ کارکن پاکستان میں اپنے خاندانوں کو باضابطہ ذرائع سے رقم بھیج رہے ہیں، (iii) رقوم کی منتقلی میں سہولت کے لیے ملکی بینکوں نے جدت پسند مصنوعات متعارف کرائی ہیں اور مارکیٹ کی کوریج میں بھی توسیع کی ہے، اور (iv) ملک میں ایٹمی مٹی لائڈ رنگ قوانین مزید سخت کیے گئے ہیں اور رقوم کی بے ضابطہ منتقلیوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

4 پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کے 371 ملین ڈالر اگست میں، اور 364 ملین ڈالر ستمبر 2014ء میں موصول ہوئے تھے۔

5 سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں حکومت نے گزشتہ سال کی 15.8 ارب ڈالر حقیقی ترسیلات زر کے مقابلے میں 16.7 ارب ڈالر کا ہدف مقرر کیا ہے۔

6 بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایملی انٹرنٹ کے مطابق 2014ء میں 752,466 پاکستانی روزگار کے حصول کے لیے بیرون ملک گئے جبکہ 2013ء میں 622,714 افراد گئے تھے۔

جدول 5.3: سرمایہ اور مالی کھاتہ			
ملین ڈالر			
تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ	مالی سال 14ء	مالی سال 15ء
مالی سال 14ء	مالی سال 15ء	مالی سال 14ء	مالی سال 15ء
1,603	45	1,766	314
576	885	-1,568	-1,117
295	186	741	711
20	-72	125	1,115
-	-	-	1,000
32	-83	5	398
670	595	2,011	2,546
638	512	2,006	2,148

ماخذ: بینک دولت پاکستان

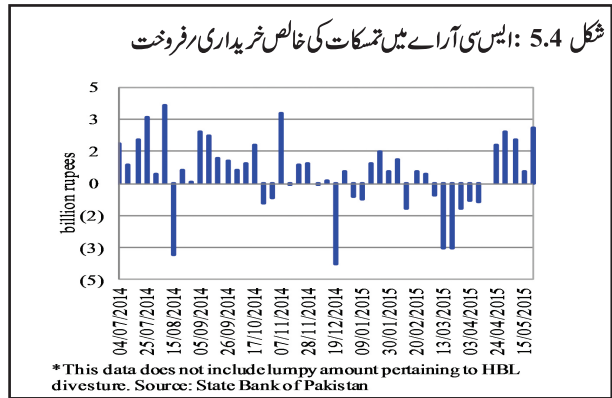
### 5.3 سرمایہ و مالی کھاتہ

میں 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک کے سرمایہ و مالی کھاتے میں مندی کا ایک اور دورانیہ دیکھا گیا۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری دونوں گزشتہ سال سے کم رہیں جبکہ زر مبادلہ قرضوں کے بیشتر وعدے تاحال پورے نہیں ہو سکے۔

سال کے دوران ملک میں کوئی بڑی سرمایہ کاری نہیں ہوئی ماسوائے چین کی سرمایہ کاری کے جو اس نے ٹیلی کام، قابل تجدید توانائی اور موٹر سائیکل انڈسٹری میں کی۔<sup>7</sup> جولائی تا مارچ میں 15ء کے دوران مجموعی

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی (خالص) آمد گزشتہ سال کی نسبت درحقیقت کم ہوئی ہے، اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آنے والی رقم موجودہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع / منافع منقسمہ کی واپسی کے مقابلے میں بہت کم ہے۔<sup>8</sup>

جزدانی سرمایہ کاری کے لیے بھی زیادہ سرگرمی نہیں دیکھی گئی۔<sup>9</sup> تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ میں 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کے ایس



ای 100 اشاریہ میں 15 فیصد کی بڑی حد تک بیرونی فروخت کاری کا نتیجہ تھی (دیکھیے شکل 5.4)۔ تاہم خلیج میں سیاسی کشیدگی جب اپریل میں کسی حد تک کم ہوئی تو ملکی ایکس چینجوں میں سرمایہ کاری سرگرمیاں بحال ہوئیں۔ اس بحالی کو مزید سہارا اپریل کے دوران حبیب بینک کے حصص کی فروخت سے ملا (زر مبادلہ کا حصہ 764 ملین ڈالر تھا)۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مستقبل قریب میں نجکاری سے متعلق مزید قوم آنے والی ہیں جو اگلے مہینوں کے دوران بیرونی سرمایہ کاری کے لیے باعث ترغیب ہوں گی (جدول 5.4)۔<sup>10</sup>

7 چائنہ موبائل کمپنی نے پاکستان میں اپنے ذیلی ادارے چائنہ موبائل پاکستان (سی ایم پاک - زونگ) میں 168 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی جو صارفین کو تھری جی فوری ڈیٹا سروسز کی فراہمی کی غرض سے اپنے نیٹ ورک کی ترقی کے لیے کی گئی۔

8 جولائی تا مارچ میں 15ء کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع کی بیرونی ترسیل 2.2 ارب ڈالر ہوئی۔

9 صرف مارچ 2015ء میں جزدانی سرمایہ کاری میں سے 106 ملین ڈالر اخراج ہوا۔

10 حکومت نے اگرچہ اکثر ڈسکوز، پاکستان اسٹیل، پی آئی اے اور نیشنل پاور کنسٹرکشن کارپوریشن کی نجکاری کے لیے مالی مشیران مقرر کر دیے ہیں تاہم نجکاری کا عمل تاخیر کا شکار ہے۔

جدول 5.4: پی ایس ایز کی نجکاری کا نظام الاوقات		
پی ایس ایز	سودا	نظام الاوقات
نیشنل پاور کنسٹرکشن کارپوریشن	اسٹریٹجک اثاثے کی 88 فیصد فروخت	آخر جون 2015ء
ماری پیٹرولیم لمیٹڈ	حکومت پاکستان کے 18.39 فیصد حصص کی فروخت	آخر ستمبر 2015ء
پاک عرب ریفرنسری لمیٹڈ (پارکو)	10 تا 15 فیصد کھیتی چھس	آخر دسمبر 2015ء
نادر ن پاور جنریشن کپنی لمیٹڈ	اسٹریٹجک اور اثاثے کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
پاکستان اسٹیل ملز (پی ایس ایم)	اسٹریٹجک اور اثاثے کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
کوٹ اوڈ پاور کپنی (کسپکو)	حکومت پاکستان کے 49.25 فیصد حصص کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
پاکستان انڈرٹینشل ایئر لائنز (پی آئی اے)	حکومت پاکستان کے 26 فیصد حصص کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
ماخذ: آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ 162/15		

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستان میں زیر مبادلہ قرضوں کی خالص آمد میں اضافہ ہوا جس کی وجہ بین الاقوامی مالی اداروں سے بھاری رقوم کی وصولی ہے (مثال کے طور پر اسلامی ترقیاتی بینک سے 987 ملین ڈالر، اور ایشیائی بینک سے 364 ملین ڈالر)۔ تاہم م س 15ء کی تیسری سہ ماہی میں رقوم کی ادائیگیاں مجموعی وصولیوں سے بڑھ گئیں (جدول 5.2)، کیونکہ بجٹ میں درج بہت سی رقوم حقیقتاً حاصل نہ ہو سکیں۔ مثال کے طور پر ایشیائی بینک، آئی ڈی اے، اور جپین سے 3 ارب ڈالر کی وصولی کا مالی سال کے بقیہ حصے میں انتظار ہوگا۔<sup>11</sup>

بین الاقوامی مالی اداروں سے زیر مبادلہ قرضوں کی بحالی پاکستان کے توازن ادائیگی کے لیے یقیناً اچھی خبر ہے، تاہم یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ رقوم دراصل مستقبل میں قرضوں کی واپسی کا بوجھ بڑھا رہی ہیں۔ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی 4.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی ہے (عبوری) جو ملک کی برآمدات کے 23 فیصد سے زائد ہے۔ یہ صورت حال دراصل پاکستان کے جاری کھاتے میں بہتری لانے کا تقاضا کرتی ہے، خصوصاً برآمدات کو فروغ دے کر، تاکہ مستقبل میں ادائیگی کی استعداد بڑھائی جائے۔

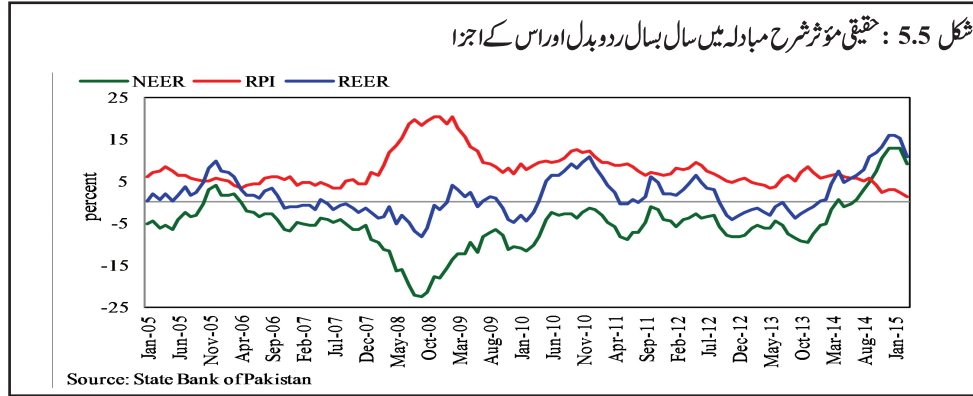
#### 5.4 شرح مبادلہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 3.1 فیصد گر گئی۔ اس کی جزوی عکاسی اسٹیٹ بینک کی بین الیمنٹ بازار سے زیر مبادلہ خریداری سے ہوتی ہے، ویسے توازن ادائیگی کے تسلی بخش ہونے کی بنا پر پاکستانی روپے کے بارے میں احساسات مثبت رہے۔ بہر حال، حقیقی معنوں میں پاکستانی روپے کی قدر اسی مدت کے دوران بڑھ چکی گئی۔<sup>12,13</sup>

11 اقتصادی امور ڈویژن کے مطابق بیرونی اقتصادی تعاون کے لیے م س 15ء کے دوران جپین سے 1.5 ارب ڈالر ملنے کا تخمینہ ہے جس میں سے 565 ملین ڈالر جولائی تا مارچ کے دوران موصول ہو گئے۔ اسی طرح ایشیائی بینک اور آئی ڈی اے سے پورے سال کے بالترتیب 1.1 ارب اور 1.7 ارب ڈالر تخمینے میں سے حکومت کو جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 364 ملین اور 209 ملین ڈالر موصول ہو چکے ہیں۔

12 نامیہ مؤثر شرح مبادلہ ایک پول میں موجود تمام بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں ملکی کرنسی کی مالیت ظاہر کرتی ہے۔ دوطرفہ شرح مبادلہ کے اشاریے کے طور پر اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے جس میں ہر تجارتی شریک ملک کا حصہ وزن شامل ہوتا ہے۔ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ جاننے کے لیے نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کو ملکی قیمتوں اور غیر ملکی قیمتوں کے باہمی تناسب یعنی نسبی اشاریہ قیمت کے ذریعے ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔

13 حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اشاریہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 7.6 فیصد بڑھ گیا ہے۔



جیسا کہ شکل 5.5 میں دکھایا گیا ہے، گزشتہ عشرے کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اضافے کے دوران چنیدہ تھے، تاہم ان میں سے بیشتر میں اضافے کا سبب نسبی اشاریہ قیمت میں ہونے والا اضافہ تھا، نامیہ معنوں میں ان دورانیوں میں روپیہ کمزور ہوا تھا۔ بہر حال حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں حالیہ اضافے میں نسبی قیمتوں کا کردار کم ہے،<sup>14</sup> کیونکہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں خاصا اضافہ ہوا۔ اس اضافے کا سبب کرنسی کی عالمی مارکیٹ میں موجودہ افراطی ہے جس سے امریکی ڈالر کی قدر دیگر مضبوط کرنسیوں کے مقابلے میں تیزی سے بڑھی ہے (شکل 5.6 اور 5.7)۔

عالمی کساد بازاری سے نمٹنے کے لیے کئی سال تک چلائی گئی مربوط پالیسیوں کے بعد ترقی یافتہ ملکوں میں زری پالیسیاں 2014ء کے آغاز سے نمایاں طور پر تبدیل ہونے لگی تھیں۔ ادھر، فیڈرل ریزرو اثاثوں کی خریداری کا اپنا پروگرام منظر عام پر لایا، ادھر یورپی مرکزی بینک اور بینک آف جاپان نے اپنے اپنے بینکاری نظام میں بھاری مقدار میں سیالیت داخل کرنا شروع کر دی۔

فیڈرل ریزرو نے مقداری نرمی (QE) کے اپنے پروگرام میں جنوری 2014ء سے بتدریج تخفیف شروع کر دی تھی جسے امریکہ کی معیشت کے حوالے سے مثبت اشارہ سمجھا گیا تھا۔ چونکہ بتدریج تخفیف کے نظام الاوقات پر سختی سے عمل کیا جا رہا تھا، اس لیے امریکی معیشت کے بارے میں اعتماد مزید مستحکم ہوا۔ اس کے نتیجے میں فیڈرل فنڈ ریٹ میں اضافے کی توقعات سراٹھانے لگیں جس سے بھاری مقدار میں سرمایہ امریکہ میں آیا۔ امریکی ڈالر دیگر طاقتور کرنسیوں کے مقابلے میں طاقتور ہونا شروع ہوا اور اتنا طاقتور ہو گیا کہ 11 سال کی بلندی تک جا پہنچا۔ ابھرتی ہوئی معیشت والے چند ملکوں مثلاً میکسیکو، سنگا پور، ملائیشیا اور انڈونیشیا کی کرنسیاں بھی ڈالر کے مقابلے میں جھک گئی ہیں۔ البتہ چین، تھائی لینڈ، بھارت اور پاکستان پر اس کے اثرات نسبتاً کم پڑے۔

امریکہ کے برعکس، یورپ خطے کے اقتصادی مسائل برقرار ہیں۔ یورپی مرکزی بینک کو 2014ء میں اثاثوں کی خریداری کا اپنا پروگرام شروع کرنا پڑا تھا جس نے شرح ہائے سود پر کمی کا دباؤ ڈالا۔ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ سرمایہ خارج ہونے لگا اور یورو لڑکھڑا گیا۔ یونان کا بڑھتا ہوا بحران،

<sup>14</sup> درحقیقت نسبی اشاریہ قیمت میں سست روی حال میں مستحکم طاقتور پاکستانی روپے سے آئی ہے، جس نے گرانی کی توقعات کو محدود رکھنے میں مدد دی ہے۔

دیوالیہ ہونے کے خدشات اور مشترکہ کرنسی سے یونان کے ممکنہ اخراج نے احساسات کو یورو کے مزید خلاف کر دیا ہے۔ بحیثیت مجموعی، یورو کی قدر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران ڈالر کے مقابل 28.7 فیصد، اور پاکستانی روپے کے مقابل 23.5 فیصد گری۔ چونکہ یورو کا پاکستان کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ باسکٹ میں مجموعی وزن 23.6 فیصد ہے اس لیے اس کی کمزوری سے مجموعی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ بڑھ گئی۔

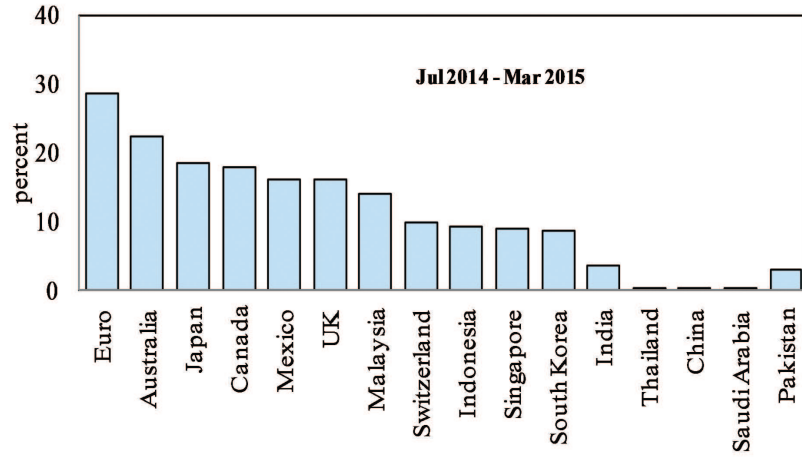
جیسا کہ ہم سیکشن 5.5 میں دیکھیں گے، پاکستان کی برآمدات پر حقیقی پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کے براہ راست اثر کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران یورو کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے سے حجم اور حصہ دونوں کے لحاظ سے یورپی یونین کو پاکستانی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔<sup>15</sup> اس کا سبب یہ ہے کہ یورو کے مقابلے میں نہ صرف پاکستانی روپے کی قدر بڑھی ہے بلکہ دیگر کرنسیوں خصوصاً ہمارے حریفوں کی کرنسیوں کی قدر میں بھی اضافہ ہوا ہے۔<sup>16</sup> حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کے اشاریوں (جے پی مورگن کے اخذ کردہ) سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی روپے، چینی یوآن اور تھائی لینڈ کا بھارت، پاکستان کے مقابلے میں زیادہ مضبوط رہے۔<sup>17</sup>

15 جہاں تک غیر یورپی یونین منڈی کا تعلق ہے، اس کی برآمدات میں کاؤمہ دار بڑی حد تک غیر قیمت عوامل ہیں۔

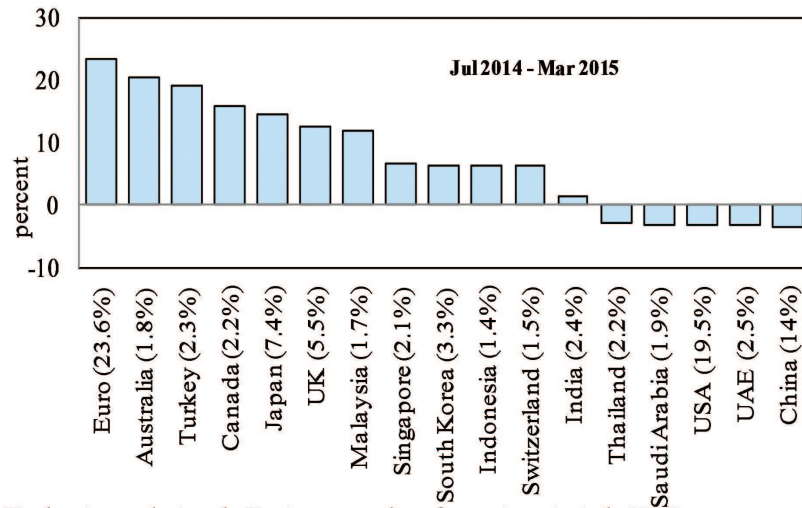
16 مثلاً، مالی سال کے آغاز سے یورو کے مقابلے میں بھارتی روپے کی قدر میں 19.8 فیصد، چینی یوآن کی قدر میں 26.3 فیصد اور تھائی بھارت کی قدر میں 25.7 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

17 حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کے متعلق جے پی مورگن کے اشاریے کو مختلف ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی مسابقت جانچنے کے لیے اخذ کیا جاتا ہے۔ اس ڈیٹا کے مطابق پاکستان کے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں جولائی تا اپریل مالی سال 15ء کے دوران 3.8 فیصد کا اضافہ قدر ہوا جو کہ بھارت کی قدر میں 4.6 فیصد اضافے، چین کے 13.0 فیصد اور تھائی لینڈ کے 8.2 فیصد (ماخذ: ہیور) اضافے سے کم ہے۔ بنگلہ دیش کا ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔

شکل 5.6: امریکی ڈالر کی قدر میں اضافہ کی بمقابلہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ باسکٹ میں شامل کرنسیاں



شکل 5.7: پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ کی بمقابلہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ باسکٹ میں شامل کرنسیاں



Numbers in parentheses is on the X-axis, represent share of respective region in the NEER  
Source: State Bank of Pakistan



## 5.5 تجارتی کھاتہ<sup>18</sup>

جدول 5.5: بیرونی تجارت (کسٹمز کا ڈیٹا)			
تجارتی خسارہ	برآمدات	درآمدات	
قدرار پٹرولیم			
6.5	12.5	6.0	پہلی سہ ماہی م س 15ء
5.6	11.7	6.1	دوسری سہ ماہی م س 15ء
4.0	9.9	5.9	تیسری سہ ماہی م س 15ء
16.1	34.0	17.9	جولائی تا مارچ م س 15ء
14.0	33.0	19.1	جولائی تا مارچ م س 14ء
سال بسال نمو فیصد میں			
44.4	11.6	-10.4	پہلی سہ ماہی م س 15ء
22.8	11.2	2.3	دوسری سہ ماہی م س 15ء
-18.9	-13.3	-9.0	تیسری سہ ماہی م س 15ء
14.9	2.8	-6.0	جولائی تا مارچ م س 15ء
-5.3	0.8	5.9	جولائی تا مارچ م س 14ء

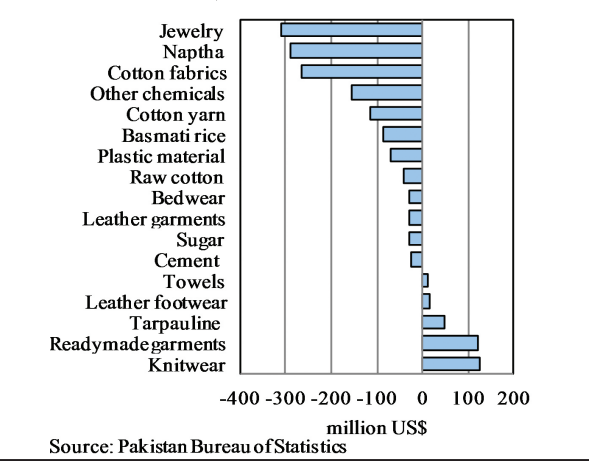
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کسٹم کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران تجارتی خسارے میں 14.9 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ بلند خسارہ زیادہ تر مالی سال 15ء کی دوسرے ماہیوں میں دیکھا گیا جبکہ تیسری سہ ماہی میں درآمدات میں نمایاں کمی کی وجہ سے خسارہ کافی کم ہو گیا تھا (جدول 5.5)۔

## برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران برآمدات میں 6.0 فیصد کمی سال بسال کی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اضافہ ہوا تھا۔ یہ کمی وسیع البینا دھتی لیکن زیورات، نیفتھا، سوتی کپڑوں اور چاول میں بڑی زیادہ نمایاں تھی (شکل 5.8)۔

شکل 5.8: جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران اہم برآمدات (سال بسال تبدیلی)

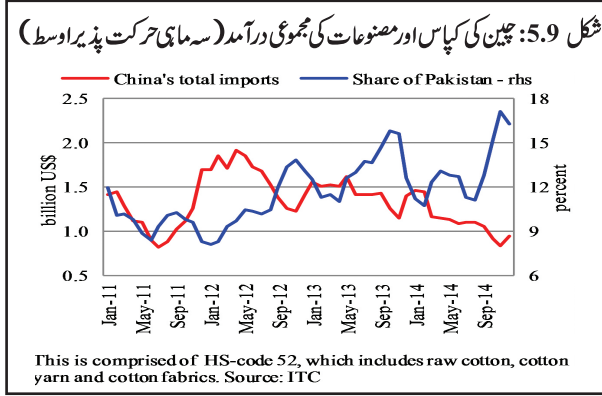


سونے کی درآمد پر پابندیاں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران زیورات کی درآمد میں کمی کا سبب حکومت کی جانب سے سونے کی درآمد پر عائد کی جانے والی پابندیاں تھیں۔ حکومت 2013ء اور 2014ء کے دوران سونے کی درآمد پر معادی پابندیاں عائد کرتی رہی ہے جس کا مقصد بھارت کو اسٹیلنگ

روکنا اور کرب مارکیٹ پر زرمبادلہ کے بوجھ میں کمی کرنا تھا۔<sup>19</sup> وزارت تجارت نے اپریل 2014ء میں ملک میں سونے کی درآمد پر خصوصی

<sup>18</sup> سیکشن پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے دیے گئے کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے۔ ہم اس معلومات کو اس لیے استعمال کرتے ہیں کہ اس میں برآمدات اور درآمدات کی قدر فراہم کی جاتی ہے، جب اشیاء مادی طور پر درآمد ہوتی ہیں۔ ڈیٹا کے اس مجموعے کو تجزیاتی مقاصد کے لیے ادا نیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا پر سبقت بھی حاصل ہے کیونکہ اس کی معلومات میں مقدار اور امکانی قدریں شامل ہوتی ہیں۔ اس سیکشن کی معلومات، ادا نیگیوں کے اندراج شدہ ڈیٹا سے مماثلت نہیں رکھتی جنہیں ادا نیگیوں کے توازن میں درج کیا جاتا ہے۔ ڈیٹا کے ان دو سلسلوں کے درمیان فرق کو زیادہ سمجھنے کے لیے براہ مہربانی دیکھیے اعداد و شمار کی توضیح۔

<sup>19</sup> تفصیلات کے لیے دیکھیے مالی سال 2013-14ء کے متعلق بینک دولت پاکستان کی تیسری سہ ماہی رپورٹ۔



قواعد وضع کیے تھے جن کے تحت ماہانہ درآمدی مقدار پر محدود کر کے ساتھ ساتھ فی سودا حجم پر پابندیاں عائد کی گئیں۔<sup>20</sup> مزید برآں، درآمد کے مقصد کو زیوارت کی برآمد تک محدود کر دیا گیا ہے جو سونے کی درآمد کے 180 دنوں میں حاصل ہونا ضروری ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے زیورات کی مجموعی برآمدات میں سونے کے زیورات کا حصہ 86 فیصد ہے جس کے لیے پاکستان درآمدی سونے پر بھاری انحصار کرتا ہے۔

موجودہ قیمت پر نیفتھا کی برآمد قابل عمل نہیں نیفتھا کی پیداوار میں 18 فیصد نمو کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران اس کی برآمدات میں تیزی سے کمی واقع ہوئی۔ اس کمی کا سبب کمزور عالمی قیمتیں ہیں جنہوں نے اس کی برآمد کو تقریباً غیر نفع بخش بنا دیا ہے۔ فی الوقت مقامی ریفا نریز نیفتھا کو طلب کے حامل پیٹرول میں پروسیس کرنے کے آپشنز کا جائزہ لے رہی ہیں اور آئسو مر انٹرنیشنل یونٹس کے قیام کے لیے بھاری سرمایہ کاری کر رہی ہیں جو نیفتھا کو پیٹرول میں منتقل کر دے گا۔

کمزور چین اور بنگلہ دیش، پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کو متاثر کر رہے ہیں چین پاکستان کی کپاس اور اس کی مصنوعات (دھاگہ اور کپڑا) کا بڑا خریدار ہے۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران سوتی مصنوعات (خصوصاً کپڑوں) کے لیے چین کی طلب کم ہو رہی ہے کیونکہ اسے اپنی بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمد میں سست روی (یورپی یونین کی کساد بازاری، چین کی برآمدات کو متاثر کر رہی ہے) کا سامنا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چین کی منڈی میں پاکستان کے حصے میں مالی سال 15ء کے دوران اضافہ ہوا (شکل 5.9)۔ سوتی دھاگے کی برآمدات کی مقدار تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر رہی ہے لیکن پست اکائی قیمتیں پاکستانی برآمدات کی قدر میں کمی کا باعث بنیں۔

بنگلہ دیش کو دو سال قبل اپنی ایک گارمنٹ فیکٹری میں پیش آنے والے آتشزدگی کے واقعے کی وجہ سے درآمد کنندگان کی جانب سے سخت رد عمل کا سامنا ہے۔<sup>21</sup> امریکہ کے درآمد کنندگان نے فیکٹریوں میں کارکنوں کی حفاظت پر زیادہ سخت موقف اختیار کیا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی

20 ماخذ: ایس آر او 328 (1) / 2014ء، وزارت تجارت، حکومت پاکستان۔

21 بنگلہ دیش کی مجموعی نٹ برآمدات جولائی تا اپریل مالی سال 14ء کے 17 فیصد سے گر کر جولائی تا اپریل مالی سال 15ء کے دوران صرف 2 فیصد رہ گئی ہیں۔ اسی طرح، جالی دار گارمنٹس کی برآمدات میں نمو جولائی تا اپریل مالی سال 14ء کے 14 فیصد سے گر کر جولائی تا اپریل مالی سال 15ء میں صرف 3.9 فیصد رہ گئی ہے (ماخذ: ایکسپورٹ پروموشن بورڈ، بنگلہ دیش)۔

جدول 5.6: چاول کی برآمدات (جولائی تا مارچ)						
ملین ڈالر						
مالی سال 15ء			مالی سال 14ء			
قدر میں تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	قدر میں تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	
	-97.2	-94.5	-2.7	280.1	15.6	264.6
کل	-71.8	32.9	-104.7	69.8	68.0	1.8
دیگر	-25.4	-66.5	41.0	210.4	-7.4	217.7
مغاضہ: پاکستان فوٹر شماریات						

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سال 15ء کے دوران امریکہ کو بنگلہ دیش کی ملبوساتی برآمدات میں 1.6 فیصد کمی آئی ہے۔<sup>22، 23</sup> اس کے نتیجے میں بنگلہ دیش نے پاکستان اور دیگر ممالک سے کپڑے کی کم مقدار درآمد کی ہے۔

#### بھارت، متحدہ عرب امارات کی چاول

##### منڈی پر دوبارہ حاوی ہو رہا ہے

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران چاول کی

برآمدات میں نمایاں کمی ہوئی کیونکہ بازار کاری کے لحاظ سے پاکستان کا باشقی چاول، بھارتی اقسام سے مسابقت کے قابل نہیں ہے۔ بھارت نے 2013ء میں ایران کو باشقی چاول کی بھاری مقدار برآمد کی<sup>24</sup> جس سے اس کے ذخائر کم ہو گئے اور دیگر منڈیوں کے لیے دستیابی میں کمی واقع ہو گئی جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان بھارتی باشقی چاول کی منڈی کا حصہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا تھا، خصوصاً متحدہ عرب امارات میں۔<sup>25</sup> تاہم جنوری 2014ء میں ایران نے معیار کے مسائل کی وجہ سے بھارت سے چاول کی برآمد پر پابندی عائد کر دی تھی جس سے بھارتی اقسام کی اکائی قیمت کم ہو گئی۔<sup>26</sup> اس کے نتیجے میں بھارت کو متحدہ عرب امارات کی منڈی میں اپنا حصہ واپس لینے کا موقع مل گیا اور پاکستان کی برآمدات کم ہونا شروع ہو گئیں۔ خصوصاً جولائی تا فروری مالی سال 15ء کے دوران پاکستانی باشقی چاول کی متحدہ عرب امارات کو برآمدات میں 26.4 فیصد کمی ہوئی ہے۔

جہاں تک غیر باشقی چاول کا تعلق ہے، اس کی برآمدات میں کمی کا بنیادی سبب عالمی قیمتوں میں گراوٹ ہے (جدول 5.6)۔ برآمدات کی مقدار میں اضافہ ہوتا رہا ہے کیونکہ کینیا، موزمبیق اور سیرالیون سمیت متعدد افریقی ممالک میں اس کی مضبوط طلب موجود ہے۔ تاہم، پاکستانی برآمد کنندگان کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ تھائی لینڈ، جو کہ غیر باشقی اقسام کے چاول کا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہے حکومت کی جانب سے ذخائر بڑھانے کا پروگرام ختم ہونے کے بعد بتدریج اپنی برآمدات کو بڑھا رہا ہے۔<sup>27، 28</sup>

22 آفس آف ٹیکسٹائل اینڈ ایپرل (OTEXA)، امریکی محکمہ برائے تجارت۔

23 بھارت اورویت نام امریکی منڈی میں اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہے۔

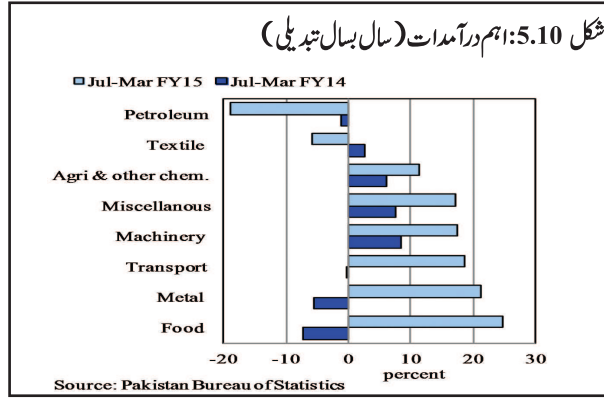
24 ایران دنیا میں باشقی چاول درآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے اور اس کے چاول کا درآمدی بل ایک ارب ڈالر کا ہے۔ 2012ء میں ایران پر پابندیوں کے بعد بھارت نے ایران کے ساتھ باہمی تجارت کا ایک سمجھوتہ کیا جس سے ایران کو بھارتی باشقی چاول کی برآمدات بڑھ گئیں۔ 2013ء میں بھارت نے ایران کو 1.6 ملین ٹن باشقی چاول اور 2014ء کی پہلی ششماہی میں 537 ہزار ٹن برآمد کیا تھا۔

25 پاکستان نے 2013ء میں متحدہ عرب امارات کو 126 ہزار ٹن باشقی چاول اور 2014ء کی پہلی ششماہی میں 94 ہزار ٹن برآمد کیے تھے۔

26 ایران نے نومبر 2013ء میں بھارت سے چاول کی برآمدات پر پابندی عائد کر دی تھی۔

27 تھائی حکومت نے 2011ء میں چاول کی خریداری کا ایک پروگرام شروع کیا تھا۔ اس پروگرام کے مطابق حکومت نے اپنے کاشت کاروں سے چاول بازار کی قیمت سے 40 تا 50 فیصد زیادہ قیمت پر خریدے تھے۔

28 ایف اے او کو توقع ہے کہ تھائی لینڈ کی برآمدات 2014ء کی سطح سے 2 فیصد بڑھ جائے گی اور 2015ء میں 11.2 ملین ٹن چاول برآمد کی جاسکتی ہے۔



#### درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران درآمدات میں 2.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں صرف 0.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں خاصی کمی کا اثر غیر پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں نمایاں اضافے نے زائل کر دیا تھا (شکل 5.10)۔

**جدول 5.7: پیٹرولیم مصنوعات کی مصنوع و درآمدی مقدار**

درآمد ہزار میٹرک ٹن، نمو فیصد میں

پہلی ششماہی		تیسری ششماہی		نمو		
م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	نمو
3,364.8	2,602.4	1,451.4	1,371.0	-22.7	-5.5	فٹنس آئل
1,419.8	1,338.6	423.1	583.9	-5.7	38.0	ڈیزل
1,069.5	1,161.0	513.7	869.7	8.6	69.3	پیٹرول
3,893.1	3,313.6	1,883.1	1,973.8	-14.9	4.8	خام تیل

ماخذ: اوسی اے سی

#### پیٹرولیم درآمدات: قیمت کے اثر کو

##### بالادستی حاصل رہی

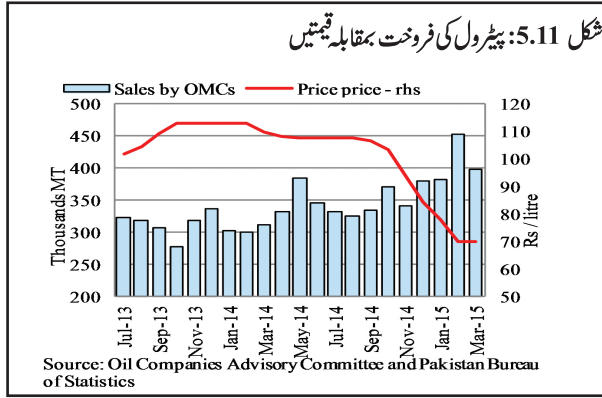
جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران پیٹرولیم کی درآمدات میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 2 ارب ڈالر (19 فیصد) کمی واقع ہوئی۔ اس کی اہم سبب تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی تھی اگرچہ درآمدات کی مقدار بھی 3.4 فیصد کم ہوئی ہے۔

مقدار میں کمی خام تیل میں زیادہ نمایاں تھی۔ مقامی ریفا ئنریوں کے ساتھ نقد رقوم کے مسائل جو گردش قرضے کے دوبارہ ابھرنے سے نمودار ہوئے تھے، انہوں نے گزشتہ برس کی نمو کی رفتار کو برقرار رکھنے کا موقع نہیں دیا۔<sup>29</sup> تیل کی عالمی قیمتوں کی غیر یقینی صورت حال اور اس کے نتیجے میں ذخائر کے نقصانات کے خوف نے بھی خام تیل مزید درآمد کرنے کے لیے ریفا ئنریوں کی حوصلہ شکنی کی۔ اس کے نتیجے میں تیل کی بازار کاری کرنے والی کمپنیوں کو صارفین کی بڑھتی ہوئی طلب پوری کرنے کے لیے تیار مصنوعات زیادہ درآمد کرنا پڑیں (جدول 5.7)۔

پیٹرولیم مصنوعات میں پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی طلب سب سے زیادہ مضبوط رہی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حکومت صارفین کو تیل کی عالمی قیمت میں کمی کا اثر تیزی سے منتقل کر رہی تھی۔ چونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران سی این جی کی قیمتیں تبدیل نہیں ہوئی ہیں، اس لیے ہو سکتا ہے کہ پیٹرول ڈیزل کی قیمتوں میں کمی نے بعض صارفین کو سی این جی کے استعمال کی ترغیب نہ دی ہو۔<sup>30</sup>

<sup>29</sup> جولائی تا مارچ کی بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 15ء میں پیٹرولیم ریفا ئننگ مصنوعات کی پیداوار میں صرف 2.5 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.5 فیصد تھی۔

<sup>30</sup> جولائی 2014ء میں 6 فیصد اضافے کے بعد اگست 2014ء سے سی این جی کی قیمت میں تبدیلی نہیں آئی اور یہ 73.04 روپے فی کلو گرام کی سطح پر رہی ہے۔ اگرچہ سی این جی کی قیمتیں پیٹرول سے کم رہی ہیں لیکن اس کا فرق تیزی سے کم ہوا ہے۔ منتولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پست فرق کی وجہ سے بعض صارفین سی این جی اسٹیشنوں پر قطاروں میں انتظار کرنے کے بجائے ایندھن کے ٹینک بھرے رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔



خصوصاً، دسمبر 2014ء سے قیمت میں کمی کے باعث فروخت مستحکم رہی (شکل 5.11)۔ تیسری سہ ماہی کے دوران پیٹرول اور ڈیزل کی فروخت میں سال بسال بنیادوں پر تقریباً 35 فیصد نمو ہوئی۔<sup>31</sup> منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ کم قیمت کی وجہ سے اپنے ایندھن کے ٹینک بھرے رکھنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جنوری میں اس کی طلب اتنی مضبوط تھی کہ تیل کی بازارکاری کرنے والی مقامی کمپنیاں حیران رہ گئی تھیں کیونکہ ریفرنسز یوں

سے رسد میں کمی کی وجہ سے ملک بھر میں پیٹرول کی شدید قلت پیدا ہو گئی تھی اور ذخائر طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھے۔<sup>32</sup> اس لیے فروری کی درآمدات کی سطح غیر معمولی طور پر بلند تھی۔<sup>33</sup>

جہاں تک فرنس آئل کا تعلق ہے اس کی طلب میں اعتدال رہا ہے۔ اگرچہ فرنس آئل کی قیمتوں میں بھی اس مدت کے دوران تیزی سے کمی ہوئی ہے، لیکن خوردہ پاورٹیف میں اس تناسب سے کمی واقع نہیں ہوئی۔ ایندھن کی لاگت کی مطابقت میں کم از کم دو مہینے (اوسطاً) لگ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں، بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کو بھی گردش قرضے (ریفنانسز یوں جیسے) کے باعث سیالیت کی قلت کا سامنا ہے اس لیے فرنس آئل کے لیے ان کی طلب کم ہو گئی تھی۔

#### غیر تیل درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران فولاد کی درآمدات (اسکرپ اور مصنوعات دونوں) بڑھ کر 2.0 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئیں۔ ان میں 35 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی۔ بلند طلب سرکاری و نجی دونوں شعبوں میں ملکی تعمیراتی سرگرمی میں اضافے کی عکاس ہے۔<sup>34</sup> سرکاری منصوبوں میں راولپنڈی اسلام آباد میٹروپولیٹن، ملتان فیصل آباد موٹروے، پورٹ قاسم پرائیمل این جی ٹرینل قابل ذکر ہیں۔

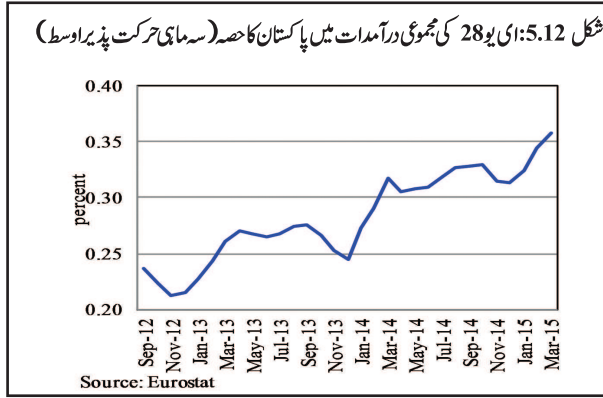
جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران گاڑیوں کی طلب مضبوط رہی جس سے ملک میں مکمل ساختہ نیم ساختہ اکائیوں کی درآمد بڑھ گئی۔ کروڑوں کے نئے ماڈل میں عوام کی انتہائی دلچسپی اور پنجاب حکومت کی یلو کیب اسکیم ملک میں کاروں کی فروخت کو بڑھانے کا سبب بنی (باب 2)۔ مزید برآں، ریلوے سے متعلق سامان کی درآمدات بھی اس مدت کے درمیان مضبوط رہی ہیں۔ یہ درآمدات پاکستان ریلوے کی عملی استعداد

31 جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران پیٹرول کا اوسط صرف گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 18.4 فیصد بلند رہا ہے۔

32 جنوری کے دوران دور ریفرنسز یوں کو آپریشنل مسائل کی وجہ سے بندش کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

33 پاکستان نے فروری 2015ء میں 306 ہزار میٹرک ٹن پیٹرول درآمد کیا جو فروری 2014ء کی درآمدات سے دو گنا تھا۔

34 یہ بات جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران سینٹ کی مقامی ترسیل میں 8.4 فیصد اضافے سے بھی عیاں ہے (ماخذ: اے پی سی ایم اے)۔



بڑھانے اور اس کے نقصانات میں کمی کے اقدامات کی عکاس ہیں۔

## 5.6 امکانات

جغرافیائی لحاظ سے پاکستانی برآمدات کا ارتکاز یورپی یونین اور امریکہ میں رہا ہے۔ یورپی یونین کو درآمدات، خصوصاً ٹ ویسز اور جالی دار ملبوسات جیسی قدر اضافی کی حامل اشیاء، میں مجموعی کمی

کے باوجود یورپی یونین کی منڈی میں پاکستان کی برآمدات ابھی تک مضبوط ہیں۔ اس کا اہم سبب جی ایس پی پلس حیثیت کا ملنا ہے جس سے پاکستان کو دیگر برآمد کنندگان کا حصہ لینے میں مدد ملی (شکل 5.12)۔ تاہم، دیگر منڈیوں کو برآمدات میں کمی واقع ہوئی ہے۔

آئندہ مہینوں میں یہ دیکھنا باقی ہے کہ یوروزون کی معیشت یورپی مرکزی بینک کی جانب سے سیالیت کے ادخالات پر کیا رد عمل ظاہر کرتی ہے۔ یونانی بحران سے متعلق غیر یقینی صورت حال کا حل ابھی تلاش کیا جانا باقی ہے۔ اچھی خبر یہ ہے کہ حالیہ کمزوری کے بعد یورو کی بحالی شروع ہو گئی ہے اور وسط مارچ 35 میں اس کی قدر میں انتہائی کمی کے بعد سے امریکی ڈالر کے مقابلے میں یہ 8 فیصد بڑھی ہے۔ شرح ہائے سود پر امریکی مرکزی بینک کا تذبذب اور بیرونی گاری کے حالیہ اعداد و شمار، اپریل اور مئی میں امریکی ڈالر کو کمزور کرنے والے اہم عوامل تھے۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران اس کی معیشت میں سکڑاؤ دیکھا گیا کیونکہ مضبوط ڈالر نے نہ صرف برآمدات کو متاثر کیا بلکہ اس سے کارپوریٹ منافع پر بھی ضرب لگی ہے۔ خردہ قیمتیں اپریل میں کمزور رہیں، جس کی وجہ سے 2015ء کی دوسری سہ ماہی میں مضبوط بحالی کی امیدیں کم ہیں۔ اس موقع پر فیڈرل فنڈ کے نرخوں میں اضافہ، امریکی ڈالر کے مزید استحکام کے باعث نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے، ہمیں امید نہیں ہے کہ مستقبل قریب میں پاکستان کی برآمدات بڑھیں گی۔

برآمدات میں طویل مدتی نمو کے لیے ہم وسائل کی بنیاد میں توسیع (بلند معیار کے حامل کپاس اور چاول کے بیجوں کی دستیابی میں اضافہ)، مصنوعات کی رینج میں اضافے، منڈی کے تنوع (جیسے افریقہ اور روس میں جگہ بنانا)، اہم درآمدی خام مال (جیسے پولی ایسٹر فائبر) کے ٹیرف میں کمی اور بہتر ٹیکنالوجی کے استعمال جیسے معیشت کو درپیش ساختی مسائل سے نمٹنے پر زور دیں گے۔ جہاں تک درآمدات کا تعلق ہے، پاکستان کو درآمدی توانائی پر اپنے انحصار میں کمی کے لیے سرگرمی کے ساتھ تمام امکانات کو بروئے کار لانا چاہیے۔ ملکی و بیرونی سرمایہ کاروں کو تیل و گیس کی دریافت میں توسیع کے لیے ضروری ترغیبات ضرور مہیا کی جانی چاہئیں جبکہ تھرکول کو قابل استعمال بنانے کے عمل میں تیزی لائی جائے۔ مزید برآں، غیر ضروری درآمدات (خصوصاً تیار غذائی اشیاء اور اشیائے تعیش) کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے جبکہ خوردنی تیل کی پیکلر، پست

35 یورو کی قدر میں 13 مارچ کو صرف 0.95 / امریکی ڈالر اور 6 مئی کو صرف 0.88 / امریکی ڈالر اضافہ ہوا ہے (ماخذ: بلومبرگ)۔

ٹیکنالوجی کی حامل الیکٹرانکس، پلاسٹک اور ربڑ کی قدر افزائی کی حامل صنعتوں کا درآمدی متبادل تلاش کرنا از حد ضروری ہے۔

مختصر یہ کہ متعلقہ فریقوں کو چاہیے کہ وہ مل جل کر بیٹھیں اور ملک کے لیے صنعتی و تجارتی لحاظ سے پائیدار پالیسیاں تشکیل دیں۔ وزارت تجارت، وزارت صنعت، منصوبہ بندی کمیشن، بورڈ آف انوسٹمنٹ، انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ اور ٹی ڈی اے پی کا کردار غیر اہم ہونا جاریا ہے۔

## ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) جی ڈی پی: اسٹیٹ بینک تمام تجزیاتی مقاصد کے لیے پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار استعمال کرتا ہے۔ اصل جی ڈی پی اعداد و شمار نہ ہونے کے باعث اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب کا حساب لگاتا ہے۔ یہ تناسبات معلوم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک جی ڈی پی سے متعلق اپنے تخمینے استعمال نہیں کرتے تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تخمینے سال کی مختلف سہ ماہیوں میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف تجزیہ کاروں کے تخمینے الگ الگ ہوسکتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ایک مختلف جی ڈی پی تخمینے کا بطور نسب نما استعمال کرے تو معاشی مسائل پر بحث بہت الجھ جائے گی۔ چنانچہ معاشی مسائل پر با معنی بحث کے لیے ایک مشترک عدد سے مدد ملتی ہے اور منصوبہ بندی کمیشن کا دیا ہوا عدد اس مقصد کو بہتر طور پر پورا کرتا ہے۔

(2) گرانی: گرانی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط گرانی، (ii) سال بسال یا سالانہ گرانی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ گرانی۔ مدت کی اوسط گرانی کا مطلب ہے جولائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال گرانی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ گرانی سے مراد کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ گرانی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation } (\pi_{Ht}) = \left( \frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation } (\pi_{YoYt}) = \left( \frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation } (\pi_{MoMt}) = \left( \frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں  $I_t$  سے مراد سال کے  $t^{th}$  (تویں) مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔



3) قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری اعداد و شمار کا حساب لگاتے وقت قرض گیری کی بینکاری نظام میں حکومت کی امانتوں سے تطبیق کی جاتی ہے، (ii) قرضے کے اسٹاک میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر متاثر ہوتی ہے، اور (iii) مختلف دیگر ملکوں کی باہمی شرح ہائے مبادلہ میں اتار چڑھاؤ بھی امریکی ڈالر کی قیمت پر اثر انداز ہوتا ہے جس سے بیرونی قرضے میں روپے کی قدر پر اثر پڑتا ہے۔

4) حکومتی قرض گیری: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:

اسٹیٹ بینک سے قرض گیری: وفاقی حکومت براہ راست اسٹیٹ بینک سے ویز اینڈ میز (Ways and Means Advance) کے راستے یا مارکیٹ ریلیلٹڈ ٹریڈری بلز (ایم آر ٹی بلز) کی (اسٹیٹ بینک کے ہاتھوں) خریداری کے ذریعے قرض لے سکتی ہے۔ ویز اینڈ میز ایڈوانس حکومتی قرض کے طور پر سال میں 10 کروڑ روپے تک 4 فیصد سالانہ کی شرح سود پر دیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ رقم اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہ وزن اوسط یافت پرشماہی ایم ٹی بیز کی خریداری کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ اس یافت کا تعین ٹریڈری بلز کی حالیہ ترین پندرہ روزہ نیلامی سے کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومتیں اور حکومت آزاد جموں و کشمیر بھی اپنے ڈیپزٹیلنس (اورڈر افٹ) جس کی ان کے لیے طے شدہ حدود ہیں براہ راست اسٹیٹ بینک سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان قرضوں پر شرح سود ششماہی ایم ٹی بیز کی سہ ماہی اوسط یافت ہوتی ہے۔ اگر اورڈر افٹ حدود کی خلاف ورزی ہو تو صوبے پر 4 فیصد سالانہ کی اضافی شرح سے ہر جائز لیا جاتا ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض گیری: یہ قرض زیادہ تر سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹڈ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز) کی پندرہ روزہ نیلامی کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان، 3، 5، 10، 15، 20 اور 30 سال کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی سہ ماہی نیلامی کے ذریعے بھی قرض لیتی ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) اجناسی مالکاری

وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں دونوں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان اجناس کی فروخت کی آمدنی بعد میں اجناسی قرض کی واپسی میں استعمال ہوتی ہے۔

5) اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات: مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، سرکاری قرضہ، واپسی قرض، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ بعض صورتیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

#### (الف) بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار)

وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زری سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

#### (ب) سرکاری قرضہ (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک):

اسٹیٹ بینک سرکاری قرضے کی شماریات ترتیب دینے میں آئی ایم ایف کے رہنما خطوط پر عمل کرتا ہے جن میں بیان کیا گیا ہے کہ ”سرکاری قرضے میں عمومی حکومت، زری مقتدرہ ادارے اور بینکاری اور دیگر شعبوں کے وہ ادارے شامل ہیں جو سرکاری کارپوریشن ہیں۔“ اس طرح اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار میں یہ اجزاء شامل ہوتے ہیں: (i) حکومتی ملکی قرضہ، (ii) حکومتی بیرونی قرضہ، (iii) آئی ایم ایف کے قرضے، اور (iv) بیرونی واجبات۔<sup>2</sup>

اگرچہ وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک دونوں ملکی سرکاری قرضے کی یکساں تعریف پر عمل کرتے ہیں تاہم وزارت خزانہ کے مرتب کردہ بیرونی قرضے کی کوریج اسٹیٹ بینک سے مختلف ہے۔ وزارت خزانہ قلیل مدتی قرض، فوجی قرض اور بیرونی واجبات کو بیرونی سرکاری قرضے میں شامل نہیں کرتی۔ چنانچہ دونوں اداروں کے مجموعی اعداد و شمار مختلف ہوتے ہیں۔

#### (ج) بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات):

توازن ادائیگی میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات مبادلہ کے ریکارڈ پر مبنی ہوتے ہیں جن کا انحصار زر مبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر ہوتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک برآمدات اور درآمدات دونوں کو بطور فری آن بورڈ (fob) درج کرتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات کی برآمدات کے اعداد و شمار فری آن بورڈ کے اعتبار سے ہوتے ہیں اور درآمدات میں کرائے بھاڑے کی لاگت اور بیمہ (cif) شامل ہوتے ہیں۔

1 ماخذ: آئی ایم ایف (2003ء)، ”بیرونی قرضے کی شماریات، رہنمائے مرتبین واستعمال کنندگان ٹی ٹی۔

2 تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ مفصل معلومات کی عدم دستیابی کے باعث اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار میں پی ایس ایز کا قرضہ شامل نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں درآمدی اعداد و شمار میں فرق کو ریج کے اختلافات کی بنا پر بھی ہوتا ہے مثلاً اسٹیٹ بینک کے درآمدی اعداد و شمار میں غیر مقیم پاکستانیوں کی ناقابل واپسی سرمایہ کاریاں (NRI)،<sup>3</sup> بیرونی امداد کے تحت ہونے والی درآمدات اور افغانستان سے زمینی درآمدات وغیرہ شامل نہیں کی جاتیں۔ برآمدی اعداد و شمار میں یہ اختلافات اس لیے ہوتے ہیں کہ پاکستان دفتر شماریات کے ڈیٹا میں افغانستان کو جانے والی برآمدات، ممکنہ خریداروں کو برآمد کنندگان کی طرف سے بھیجے گئے برآمدی نمونے، ایکسپورٹ پروسیسنگ زونز کی برآمدات وغیرہ شامل نہیں ہوتیں۔

3 ناقابل واپسی سرمایہ کاری (non-repatriable investment) بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی وہ چھوٹی سرمایہ کاریاں شامل ہیں جو وہ ملک میں ایسی مشینری لانے کے سلسلے میں کرتے ہیں جو بیرون ملک خریدی گئی ہو اور خریداری ڈیوٹی فری شاپ سے کی گئی ہو۔

## فرہنگ (انگریزی-اردو)

broad money	زرویچ
commodity finance	اجناسی مالکاری
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
credit	قرضہ
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
deflation	قیمتوں کی تقلیل
disinflation	ارزانی
domestic debt	ملکی قرضہ
financial account	مالی کھاتہ
financing	مالکاری
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
grand total	کامل مجموعہ
inflation	گرانی
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
liquidity	سیالیت
monetary	زری
monetary aggregates	زری مجموعے
money market	بازار زر
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Quantitative Easing	مقداری نرمی
revaluation gain	قدر پیمائی فوائد
revenue	محاصل
slabs	مدارج
unidentified expenses	غیر شناخت شدہ اخراجات

## فرہنگ (اردو-انگریزی)

commodity finance	اجناسی مالکاری
disinflation	ارزانی
money market	بازار زر
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
broad money	زروبیچ
monetary	زری
monetary aggregates	زری مجموعے
liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
unidentified expenses	غیر شناخت شدہ اخراجات
revaluation gain	قدر پیمائی فوائد
credit	قرضہ
deflation	قیمتوں کی تقلیل
grand total	کامل مجموعہ
inflation	گرانی
financing	مالکاری
financial account	مالی کھاتہ
revenue	محاصل
slabs	مدارج
Quantitative Easing	مقداری نرمی
domestic debt	ملکی قرضہ